U32917 P-26-KC

Title - FAREB AMAL.

Creator - John. Golswardi; mutarjuma Jab J Mohan Lal Rawaan.

Publisher - Hindustani Academy (Allahabad)

Date - 1930

~~Subjects~~ Pages. - 293

Subjects - Angrezi Adab - Drama; Angre

یعني

جان گالز وردي کے انگريزي ڈرامہ
"Skin-Game" کا اُردو ترجمہ

از

منشي جگت موہن لال رواں
ایم - اے، ایل ایل بي

الہ آباد

ہندوستاني ایکاڈیمي، یو - پي

۱۹۳۰

Publi
The Hindustani A , U.
Allahabad.

First Editio
Price, Rs. 2

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

عرض

—:—

ہندوستانی ایکاڈیمی نے اہتمام کیا ہے کہ یورپ کے سربرآوردہ ڈرامہ نویسوں کے ڈراموں کا ترجمہ ملک کے سامنے پیش کرے تاکہ اہل ملک کو ڈرامہ سے لطف اُٹھانے کا موقع حاصل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ ہندی اور اردو میں ناٹکوں کی کمی نہیں، لیکن ہمارے ناٹکوں میں خیالوں کی ترتیب واقعوں کی سلسلہ‌بندی اور جذبوں کے بیان کی کمی ضرور ہے۔ اس کا ہمیں افسوس ہے۔ ہندوستان کو یونان کی طرح اس بات کا فخر ہے کہ اس نے ڈرامہ کو پیدا کیا اور ترقی دی۔ پہلے دور کے بعد صدیوں تک یورپ اور ہندوستان میں ناٹک کا فن مردہ حالت میں رہا، لیکن یورپ میں نئے جنم (Renascence) نے اس میں روح پھونکی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کے ہر ملک میں بڑے پایہ کے ڈرامہ نویس پیدا ہوئے اور

(۷)

انھوں نے ایسے ڈرامے رچے جن کو ساری دنیا نے پسند کیا - شیکسپیئر کے زمانے کے بعد ڈرامے کی بستی سونی سی ہو گئی لیکن اُنیسویں صدی میں اس میں پھر بہار آئی - ناروے کا مشہور ڈرامہ نویس ھنرک ابسن (Henrik Ibsen) اس نئے دور کا رھنما ھوا ' اور برنارڈ شا ' گالزورڈی اور دوسرے لکھنے والوں نے اس کی انگلستان میں پیروی کی - فرانس اور جرمنی اور یورپ کے اور ملکوں کے ڈرامہ نویسوں نے اسی کے قدموں پر چل‌کر شہرت حاصل کی -

اُنیسویں صدی میں یورپ کی قوموں میں ایک عجیب تبدیلی واقع ھوئی جس کا گہرا اثر ان کی سماج ' رھنے سہنے کے طرز ' تجارت ' اور صنعت کے طریقہ اور ملکی انتظام پر پڑا - انسان کی زندگی کا کوئی پہلو اس اثر سے نہ بچا - آزادی ' برابری اور وطن کی محبت کے جذبوں نے لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو بدل دیا - اور سچ تو یہ ھے کہ تاریخ میں شاید ھی ایسے بہت کم زمانہ گذرے ھیں جن میں انسان اور سوسائٹی کی زندگی میں ایسا تلاطم برپا ھوا ھو -

هر ایک تحریک میں نئے اور پرانے گذرے ہوئے اور آنےوالے زمانے کي جد و جہد پائي جاتي ھے - هوتا یہہ ھے کہ جب انقلاب کي چال تیز هوتي ھے اور جد و جہد کي کیفیت میں گرمي آتي ھے تو انسان کے جذبوں میں اضطراب هوتا ھے اور وہ عمل کي راہ تلاش کرتے هیں - نہ دبنےوالے احساسات بھڑک اُٹھتے هیں' لکھنےوالے کا دل تھیس کھاتا ھے' اور اسے مجبور کرتا ھے کہ اُس روحاني کشمکش کو ڈرامے کي شکل میں ظاهر کرے - اس لئے ڈرامہ انسان کي زندگي کا آئینہ ھے جس میں اس کي جد و جہد کي صورتیں نظر آتي هیں - اُنیسویں صدي میں انسان کي غیرت گوارا نہیں کرتي کہ اُس کے پیر پراني بیڑیوں سے بندھے رهیں' اس کو اپنے وقار کا نیا احساس مساوات اور آزادي کي نئي راهوں پر چلاتا ھے اور اس کے دل میں نئي رسموں' نئے رواجوں' زندگي کے نئے طریقوں کي خواهش پیدا هوتي ھے - اس کا پرتو اس کے ڈرامے میں دکھائي دیتا ھے -

هندوستان میں بھی آج کچھ، ایسے هي خیال

اور جذبے موجزن ہیں - ہماری زندگی میں بھی
ایک عجیب ہلچل ہے جو یورپ کے اُنیسویں
صدی کے انقلاب سے بھی زیادہ اہم ہے - یہاں
بھی نئے اور پرانے دور کی کشمکش نے بھیانک
صورت اختیار کر لی ہے - اس کشمکش کا اثر
رسم و رواج پر، مذہب پر، سوسائٹی پر، غرض
قوم کی زندگی کے ہر پہلو پر نظر آتا ہے - یہ
ممکن نہیں کہ اس سے دلوں میں جذبش نہ ہو،
خون جوش میں نہ آئے، اس عالمگیر لڑائی کے
اثر سے جذبوں میں بےچینی اور خیالوں میں
حرکت پیدا نہ ہو، اور تڑپتے دل بیتابی کے
اظہار کے لئیے ڈرامہ کو روحانی تسکین کا ذریعہ
نہ بنائیں -

ہماری خواہش ہے کہ ہمارے اہل قلم ان
ڈراموں کی طرف توجہ کریں اور اہل وطن ان
میں دلچسپی لیں - یہ تو سب مانیںگے کہ انسان،
یورپ کے ہوں یا ایشیا کے، انسان ہیں - رسم و رواج
کے باریک پردہ اُن میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ
نمودار کریں، وہی جذبہ وہی خیال سب جگہ
حاوی ہیں - اگر یورپ کے ڈرامے ہندوستانی زبان

میں پیش کئے جائیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ان کو دیکھ کر ہمارے ملک میں برنارڈشا، گالزوردی اور میز فیلڈ کے سے ڈرامہ نگار پیدا ہو جائیں -

ہمارا یہ دعوی نہیں ہے کہ یہ ترجمے محاورہ اور زبان کے اعتبار سے کامل ہیں - ان میں نقص ہونا ضروري ہے - وجہ یہ ہے کہ ابھي ہماري زبان ڈرامہ سے نا واقف سي ہے اور اس میں اصلاح کي کافي گنجایش ہے - ہمیں اُمید ہے کہ یہ ترجمے اس کمي کے پورا کرنے میں مدد دینگے -

مارچ سنہ ۱۹۳۰ع

تارا چند
سکریٹري

مضامین

—|-*-|—

صفحہ

ڈرامہ کے اشخاص

—|—*—|—

هل کرایسٹ	ایک زمیندار
آمي	اس کي بیوی
جل	اس کي لڑکي
ڈاکر	اس کا منتظار
هارن بلوئر	ایک شخص جو ابھي دولتمند هوا هے
چارلس	اُس کا بڑا لڑکا
کلو	چارلس کي بیوي
رولف	هارن بلوئر کا چھوٹا لڑکا
فیلوز	هل کرایسٹ کا خانساماں
آنا	کلو کي خادمہ
جیکمون	میاں بیوي

ایک نیلام کنندہ

ایک منتظار عام

دو اجنبي

پہلا ایکٹ

پہلا سین

ھل کرایست کا دفتر – نہایت خوشنما کمرہ – الماریوں میں نفیس کتابیں چنی ہوئی – دیواروں پر تصویریں لگی ہیں جن سے واضح ہے کہ اس خاندان کے لوگ دور دور کا سفر کر چکے ہیں – تاج محل کی ایک بڑی تصویر ایک جانب – امریکہ کے پہاڑوں کا منظر – مصر کے مناروں کا سماں سب جدا جدا تصویروں سے نمایاں - داھنے کو ایک خانہ‌دار منبر ہے جس پر ریاست کے کاغذات جمع ہیں – دو لومڑیوں کی پوری کھالیں لگی ہوئی ہیں – گلدانوں میں پھول – کشادہ آرام کرسیاں – پشت پر ایک بڑی کھڑکی جس میں خوبصورت شیشے جڑے ہوئے – سامنے حد نظر تک دلکش منظر – اگست کی صاف دھوپ میں کسی قدر بلند سطح پر ہرے کھیتوں کی بہار - بائیں کو پتھر کا خوبصورت خوش قطع آتشدان – بغل میں دروازہ جوابی دروازہ – داھنی جانب تمام کمرہ کا رنگ ایسا پختہ جیسے پورا کمرہ پتھر کا بنا ہوا ہے – ھلکا لاھی رنگ بیل بوٹوں سے رنگ کی خوبصورتی دوبالا –

[هل کرایست ایک گھومتي کرسي پر بیٹھا هے اور ریاست کے کاغذات
دیکھنے میں مصروف هے — اس کو گٹھیاباٸي کي شکایت هے
اور اس کے باٸیں پاؤں میں پٹي بندھي هے — دبلا پتلا
آدمي جسم میں هڈي چمڑے کے سوا گوشت کا نام
نهیں — عمر کوئي پچپن سال — صورت سے تهذیب نیک مزاجي
اور کسی قدر سنک کے آثار نمایاں — پاس هي اس کي سر و
قامت ۱۹ ساله لڑکي جِل کھڑي هے — گندھے هوئے بال کسي
قدر مردانه مگر خوبصورت چهره —]

جِل — ابّا آج کل تو بڑے گل کھل رهے هیں یهاں -

هل کرایست — هاں ، شهدے تو شهدے -

جِل — ابّا ، شهدا کسے کهتے هیں ؟

هل کرایست — شهدا اسے کهتے هیں جو اپني هي
کهے دوسروں کي نه سنے - خود غرض ،
خود بیں -

جِل — اس هارن بلوئر کو لے لیجئے - دور کیوں
جائیے -

هل کرایست — میں هارن بلوئر کا ذکر بهي سننا
نهیں چاهتا -

ے — آپ ذکر نہیں سننا چاہتے! میں کہتی ہوں
وہ یہاں تک گیا ہے آکے - دیکھئے چارلی —
چیرلی — چارلی کیوں کہوں' خاص نام نہ
لوں' وہ اور ہی بات ہے -

ہل کرایست — ارے توبہ! تم ان کے خاص نام بھی
جانتی ہو -

جل — ابّا جان کچھ خبر بھی ہے؟ ان کو یہاں
رہتے سات سال ہو گئے -

ہل کرایست — اگلے وقتوں میں تو ہم کو خاص
ناموں کا پتہ صرف سنگ مزار سے ملتا تھا -

جل — چارلی ہارن بلوئر! یہ نام تو پھر اور ناموں
کو دیکھتے ہوئے اچھا ہے - خرابی سے دور -

ہل کرایست — کسی قدر زد میں تو ہے - میرے ذہن
میں اکثر شکار کے استعارات آتے ہیں -

جل —

[بڈھے کے بالوں کو ہاتھ سے جنبش دیتے ہوئے]

اچھا اب ان کی بیوی کلّو کی بابت کیا رائے ھے ؟

ھل کرایست — خدا کی پناہ ! تمہاری ماں کو غش آ جائیگا اگر تم کو کلّو کہتے ہوئے سن لیںگی -

جِل — بڑا چٹ پٹا نام ھے -

ھل کرایست — کلو ، ھونھ ! میرے ایک کتے کا بھی یہی نام تھا -

جِل — ابّا ! آپ بڑے تنگ نظر ھیں - ذرا دنیا کو آنکھیں کھول کے دیکھئے - ایسے کام نہیں چلیگا - کلونے دنیا دیکھی ھے - اور تو خیر کیا ، مگر کلو ھے بڑے مزے کا نام - آپ فکر نہ کریں - امّی جان کمرے میں نہیں ھیں -

ھل کرایست — لے تم نے تو جِل اب —

جِل — حد کر دی ! اچھا ، رولف کو آپ کیا کہتے ھیں ؟

نرایست — آیں ' یہ رولف کیا ؟ کیا کسی دوسرے
کتے کا نام ہے؟ بڑے میاں تو بڑے چھوٹے
میاں سبحان اللہ !

جل — خوب ' رولف ہارن بلوئر ! چوتھی کا شخص
ہے - حقیقت میں رولف ہارن بلوئر ہے
بڑی خوبیوں کا آدمی -

ہل کرایست —
[کسی قدر تیز نگاہ ڈالتے ہوئے]
اچھا ' ہارن بلوئر بڑی خوبیوں کا آدمی ہے !

جل — جی ہاں - بڑی خوبیوں کا آدمی ہے - آپ
جانتے ہیں ابّا جان ! بڑی خوبیوں کا
آدمی کس کو کہتے ہیں ؟

ہل کرایست — اگلے زمانے میں تو میں جانتا تھا
لیکن اب نہیں جانتا ہوں خوبیوں کا
آدمی کون ہوتا ہے -

جل — مجھ سے سنئے میں بتاؤں - پہلی خوبی
تو یہ ہے کہ وہ شوقین مزاج نہیں ہے -

ھل کرایست — کیا ؟ خیر، یہ تو اطمینان کے قابل
بات ھے -

جل — لیکن یوں بات چیت میں خندہ پیشاني ،
بامذاق، دلچسپ آدمي ھے -

ھل کرایست — کس کے لئے دلچسپ آدمي ھے ؟

جل — سب کے لئے - میرے لئے خود -

ھل کرایست — یہ کہاں ؟

جل — سب جگہ - کیا آپ سمجھتے ھیں کہ میں
گھر کے احاطہ ھي میں قید رھتي ھوں ؟
آپ تو خوب واقف ھیں میرے پاؤں ایک
جگہ نہیں تھمتے -

ھل کرایست — تم نے کبھي کہا نہیں ایسا ؟

جل — دوسري خوبي اس میں یہ ھے کے وہ زیادہ
ادب قاعدے کي پابندي کا قایل نہیں -

ھل کرایست — یا خدا ! اور اس کي یہ تعریف !

—— تیسری خوبی یہ ھے کے وہ اپنے باپ کو
خاطر میں نہیں لاتا -

ھل کرایست —— اچھا ، تو اچھی لڑکیوں میں بھی
یہ خوبی ضروری معلوم ھوتی ھے !

جل ——

[بڈھے کے بالوں کو کسی قدر اُلجھا کے]

آپ رھنے دیجئے ! چوتھے یہ کہ اس کے
خیالات بہت ھی پاکیزہ ھیں -

ھل کرایست —— یہ تو ظاھر ھے -

جل —— مثلاً میرا جیسا اس کا بھی خیال ھے کہ ——

ھل کرایست —— پھر کیا کہنا ! ھاں ، ھاں -

جل ——

[پیار سے بڈھے کے بالوں کو کھینچتے ھوے]

اس کا خیال ھے کہ یہ بڈھے لوگ فضول بات
کا بتنگڑ بنایا کرتے ھیں حد سے زیادہ -
ان کو ایسا نہیں کرنا چاھئے - ذرا سا
کسی نے کچھ کہہ دیا اور ان کی تیوری

چڑھ گئي ، بس چھوئي موئي بالکل
ابّا جان ، کیا آپ بھي چھوئي موئي ہیں ؟

ھل کرایست — البتہ ، ھوں تو میں - لیکن اب
چھوئی موئي کي بابت کیا کہوں ؟

جل — رولف کا خیال ھے کہ جب تک ایک بڈھا
بھي دنیا میں رھیگا تو جوانوں کي زندگي
وبال ھي رھیگي - ان کو کل کو کسي اونچے
درخت پر چڑھا دینا چاھئے اور پکے آموں
کي طرح ایک ھي جھونکے میں گرا دینا
چاھئے -

ھل کرایست —

[خشک انداز سے]

اچھا ، یہ نمونہ ھے پاکیزہ خیالات کا !

جل — ورنہ جس طرح یہ پرانے چنڈول ایک
دوسرے کي حق تلفي کي فکر میں رھتے
ھیں ، ان کے مارے تو نو جوانوں کي زندگي
ھي عذاب ھو جائیگي -

ھل کرایست — ان کے باپ جان کا کیا خیال ھے ؟
وہ بھی بیٹے کی رائے سے اتفاق کرتے ھیں ؟

جل — باپ سے تو رولف بات بھی کرنا پسند نہیں
کرتا - ان کا منھہ ھے کہ پہاڑ - ابا جان ،
آپ نے کبھی دیکھا ھے کہ نہیں ؟

ھل کرایست — ھاں ، ھاں - دیکھا کیوں نہیں ؟

جل — کیا بڑا بھاری منھہ ھے !
[بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کرتے ھوے]
ابّا جان ! ایک آپ کا منھہ ھے - کیسا ننھا
سا ! جیسے بات بھی نہیں کرنا جانتے -

ھل کرایست — ذرا دیر میں بدل جائیگا - میری
گنٹھیا کی تکلیف کا بھی کچھہ خیال ھے
کہ نہیں ؟

جل — چہ ، چہ ! ابا جان ، یہاں آپ کو رھتے
کتنا زمانہ ھوا ؟

ھل کرایست — کم سے کم ملکہ الزبتھہ کے زمانہ سے
تو مستقل طور سے یہاں رھتے ھیں -

جل —

[پاؤں کي طرف دیکھتے ہوے]

ابا جان ! بہت دن تک ایک هي جگه رهنا
بهي اچها نہیں هوتا ! کیوں ابا جان ، آپ
کا کیا خیال هے هارن بلوئر کے باپ تها
کہ نه تها ؟ مجهے تو بالکل خود رو
معلوم هوتا هے - هاں خوب یاد آئي ، آخر
هارن بلوئر کے خاندان کے ساتھ آپ لوگوں
کا یه برتاؤ کیوں رهتا هے ؟

[جل منهہ بناکے ایسا اشارہ کرتي هے جیسے کوئي
کسي کو چلے جانے کے لئے اشارہ کرتا هے]

هل کرایسٹ — اس لئے کہ وہ بڑے چلتے پرزے هیں -

جل — آپ بهي امّی جان کي سی باتیں کرتے
هیں ! هم لوگ یہاں کے باشندے هیں ، ان
کو جمعه جمعه آٹھ دن هوئے هیں آے
یہاں - اب ایسا کیوں نه کیا جائے کہ وہ
بهي هماری طرح یہاں کے باشندے هو
جائیں ؟

کرایست — یہ ناممکن ھے -

جل — یہ کیوں ؟

ھل کرایست — اس کے لئے زمانہ چاھئے - ایک
پشت میں انسانیت تو کیا رواداري بھی
نہیں آتی - ایسے لوگوں کا تو یہ حال ھے
کہ انگلي پکڑتے پھونچا پکڑتے ھیں - ایک
اِنچ زمین پا جائیں تو دنیا آباد کرنے کے
لئے ھاتھہ پیر مارنے لگیں !

جل — لیکن اگر پھونچا پا جائیں تو اُنگلی کي
طرف ھاتھہ نہ بڑھائیں - آخر اس نوچ
کھسوٹ سے کیا حاصل ؟ ھر شخص کو
نفسي نفسي پڑی ھے !

ھل کرایست — "نفسي نفسي" ! جل - یہ زبان تم
نے کہاں سیکھي ھے ؟

جل — آپ تو تالنے لگے -

ھل کرایست — زندگي نام ھي اسي نوچ کھسوٹ کا

ہے - کوئي بڑا کوئي چھوٹا ' کوئی مہذب کوئي انیلا ' کسي کا اثر کم کسي کا زیادہ ' کوئي دولتمند ' کوئي محتاج ' سب میں جدھر دیکھو وهي نوچ کھسوٹ - اسي کو جنگ حیات کہتے هیں - اب کہو گزر کس طرح هو؟ سو اس کے سوا اور چارہ کار نہیں کہ اس کشاکش کے قاعدے معین کر لئے جائیں اور انہیں کو آپس میں برتا جائے - تم هي دیکھو کہ هارن بلوئر وغیرہ کے جیسے لوگوں کو تو یہ ابتدائي قاعدے بھي معلوم نہیں ' ان کا تو ایک هي اصول ہے - جو کچھ ملے سمیٹ سمیٹ -

جل — ابا جان ' آپ کي بھي کیا باتیں هیں ! جیسے اور بھلے مانس هوتے هیں وہ بھي هیں اور یوں تو جس پر چاهئے پانی پھیر دیجئے -

هل کرایست — جب میں نے لانگ میڈو اور شاگرد پیشہ ان کے هاتھ بیع کیا تھا جب ان میں

اتنی خود غرضی نہ تھی - لیکن اب تو انسانیت باقی ہی نہیں رہی -

[کسی قدر جوش میں آ کے]

ڈیپ واٹر میں اس کا رنگ اب بہت خراب ہے - اس کاسہ گری نے تو بستی ہی تباہ کر دی - میں کیا کہوں یہاں کی تو جیسے اس کمبخت نے فضا ہی تبدیل کر دی ہے - خداوندا ! کون سے منحوس وقت اس نا معقول نے یہاں کی مٹی برتنوں کے لئے پسند کی تھی ! پہلے یہ لوگ یہ گل کٹ طریقہ جانتے ہی نہ تھے ، یہ سب بیل اسی کے بوئے ہیں - شرافت کا نام نہیں ہے -

جل —— " گل کٹ " طریقے کیا معنی ؟ کیا ہمارا گلا کاٹ لینا چاہتے ہیں ؟ ابا ، آخر آپ شریف کسے کہتے ہیں ؟

ہل کرابیسٹ —— شریف کسے کہتے ہیں ؟ شریف کی تعریف الفاظ میں یہاں مشکل سے ہو

سکتی ہے - قرینہ رویہ سے خود شریف رذیل
سے ممتاز ہو جاتا ہے -

جل — پھر بھی -

ہل کرایست — شریف ! شریف کی تعریف ! بس
یہ سمجھ لو کہ کسی حال میں بھی
اُصول کی پابندی اور وضعداری کو ہاتھ
سے نہ دے -

جل — اور جو اس کے اصول ہی نیچے درجے کے
ہوں تو ؟

ہل کرایست —

[کسی قدر متانت سے]

بہر حال اتنا تو مسلم ہے کہ شریف آدمی
میں ایمانداری ، مروت ، غریب نوازی ، ایثار
نفس ہونا چاہئے - غرض کا بندہ نہ ہونا
چاہئے -

جل — غرض کا بندہ ! ابّا ، سچ کہئیگا - ہم سب

غرض کے بندے ہیں - کم سے کم میں تو
ہوں -

ہل کرایست ---

[ہنستے ہوئے]

تم !

جل ---

[حقارت کے انداز سے]

ہاں میں ' کل کی چھوکری !

ہل کرایست --- اس میں کچھ راے نہیں قایم کی
جا سکتی - جب تک آگ میں نہ پڑے
سونے اور پیتل میں فرق ذرا دشوار ہے -
کوئی کچھ نہیں کہ سکتا -

جل --- سواے آمّی جان کے -

ہل کرایست --- اس کے کیا معنی ؟ سواے آمّی
جان کے !

جل --- آمّی جان ! ہاں آمّی جان ہی جیسی
عورتوں سے تو انگلینڈ کا نام زندہ ہے - ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ غلطی کا امکان ہی نہیں
ہے — جو یہ کہ دیں وہی درست!

ہل کرایسٹ — تمہاری ماں کا کیا کہنا! مکمل،
بے عیب!

جل — یہی تو میں بھی کہہ رہی تھی لیکن آپ!
— آپ کو تو کوئی مکمل نہیں کہہ سکتا -
سب سے بڑا عیب تو یہ ہے کہ آپ کو گٹھیا
بائی کا مرض ہے -

ہل کرایسٹ — البتہ، ہاں ذرا فیلوز کو تو بلا لینا -
گھنٹی بجا دو -

جل —

[گھنٹی تک جاتے ہوئے]

میں بتاؤں میں کس کو شریف کہتی ہوں؟
— جو ہارن بلوئر کے ساتھ کوتاہی نہ کرے -

[گھنٹی بجاتی ہے]

میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ہی کو ہارن بلوئر
کے یہاں رسمی ملاقات کے لئے ضرور جانا

چاھئے - رولف کہتے تھے کے ھارن بلوئر کو
اس کا بڑا رنج ھے - تین سال ایک جگہ
رھتے ھوئے اور کبھي امّي جان ان کي
بہو سے دعا سلام کی بھي روادار نہیں
ھوئیں -

ھل کرایست -- میں تمھاري امي کے ایسے کاموں
میں دخل نہیں دینا چاھتا - وہ اگر شیطان
سے بھي ملنے جائیں تو اپني جگہ پر
مجھے اعتراض نہیں ھے -

جل --- یہ تو میں جانتی ھوں کہ آپ کے اور
امي کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق
ھے -

ھل کرایست --- ھاں ، البتہ - یہ بات حفظ مراتب
کي ھے -

جل --- ابّا ، آپ کا غصہ تو کبھي ظاھر نہیں ھوتا -
لیکن ان کي بھوں تو بات بات پر تنتي
ھے اور درگزر اور معافي کا تو انھوں نے

سبق هي نهيں سيکها - کوئي گلا
لينے جائے تو ان کے هاں سے داغ ليکے
آئے -

هل کرايست — جل، تمهاري زبان کيا هے، بس —

جل — ابا جان، اب بات ٹالئے نهيں - ميں يه که
رهي تهي کہ امی جان کو اب هارن بلوئر
سے ملنا چاهئے -

[کوئي جواب نهيں]

هل کرايست — اصل بات يه هے کہ ميں کسي سے
الجهنا نهيں - جو جس کي خوشی هو
وهي مناسب — ارے رے، آج تو پاؤں کا
درد مارے ڈالتا هے!

[بائيں جانب سے فيلوز ملازم داخل هوتا هے]

فيلوز، ذرا کسي کو بازار بهيج کے اس دوا
کي ايک بوتل اور منگوا لو -

جل — ابّا جان، ميں خود جاتی هوں -

[باپ کا بوسه ليتي هے اور کهڑکي تک جاتي هے]

کرایست — باورچي سے کہ دینا کے آج یخنی
کے سوا اور کچھ نہ کھاؤنگا - آج خالی
یخني پکیگي - آج بہت تکلیف ہے
پاؤں میں -

فیلوز —

[ہمدردي سے]

بڑي تکلیف ہے حضور کو !

ہل کرایست — اب کے تیسرا دورہ ہے -

فیلوز — واقعي طبیعت کیسے نہ پریشان ہو !

ہل کرایست — اب اس کي نہ پوچھو - بھلا کبھي
تم کو بھي کوئي شکایت ہوئي ہے ؟

فیلوز — جي ہاں ، مجھے موچ آ گئي ہے -

ہل کرایست —

[خوش ہوکے]

کہاں ، کہاں موچ آ گئي ہے ؟

فیلوز — میري کاگ کلائی میں -

ھل کرایست — تمہارے کہاں ؟ کیا کہتے ھو ؟

فیلوز — یعنی اس کلائی میں جس سے میں
بوتلوں کی کاگ کھولتا ھوں -

ھل کرایست —

[زور سے قہقہہ لگا کر]

والد صاحب کے وقت میں تم ھوتے تو
کلائی ٹوٹ ھی جاتی -

فیلوز — معاف کیجئیگا ! لیکن جو شراب آپ پیتے
ھیں اس سے زیادہ سخت کاگ تو دنیا
میں کسی بوتل میں نہ لگتی ھوگی -

ھل کرایست — فیلوز ' وہ زمانے ھی نہیں رھے - تم
دیکھتے ھو کہیں ان باتوں کا پتہ بھی ھے !

فیلوز — اب تو حضور ' رنگ ھی بدلتا جاتا ھے -

ھل کرایست —

[محسوس کرتے ھوئے]

سچ ھے ' سچ ھے - ڈاکر آے کم نہیں ؟

فیلوز — ابھی تو نہیں آے ھیں - جیکمین صاحب اور ان کی بیگم آپ سے ملنا چاھتے ھیں -

ھل کرایست — کیوں ' کیسے آے ھیں ؟

فیلوز — حضور ' مجھے تو معلوم نہیں -

ھل کرایست — اچھا ' بلا لو -

فیلوز —

[باھر جاتے ھوے]

بہت خوب ' حضور -

[ھل کرایست کرسی گھما لیتا ھے - جیکمین اندر آتے ھیں - دراز قامت کوئی ۵۰ سال کا سن معمولی مزدوروں کی پوشاک - آنکھیں زبان سے زیادہ عرض حال کی کوشاں - جیکمین کی بیوی پستہ قد بڑھاپے کے آثار نمایاں اور زبان آنکھوں کے مقابلے کی]

ھل کرایست — آداب عرض ! آج بہت روز کے بعد ملاقات ھوئی - کیا ارشاد ھے ؟

[اپنا پاؤں سرد آہ بھرتے ھوے سمیٹتا ھے]

جیکھین --

[افسردہ انداز سے]

هم کو تو مکان خالي کر دینے کے لئے
نوتس دے دیا گیا !

هل کرایست -- کیا ؟

[بہت زور دے کے]

جیکھین -- اسي هفته میں مکان خالي کر دینا
پڑیگا -

بیگم جیکھین -- جي هاں ! اب یه نوبت هے -

هل کرایست -- یه کیسے ؟ لیکن جب هم نے لانگ
میڈو اور شاگرد پیشه بیچا هے تو خاص
طور سے یه بات طے هوئي تهي که جو
لوگ رهتے هیں بدستور رهینگے -

بیگم جیکھین -- یه سچ - لیکن اب تو کوئي صورت
نظر نہیں آتي - هم لوگ سب مکان خالي
کر دینگے - بیگم آروی اور ڈروز هم سب
اسي مصیبت میں هیں - اور یہاں تمام

بستي میں کوئي دوسري عمارت خالی
نہیں ھے - کوئي مکان اور نہیں ملتا -

ھل کرایست — یہ میں جانتا ھوں - مجھے خود
چرواھے کے لئے ضرورت ھے وھي جو گائے چراتا
ھے - یہ تو کچھ اچھی بات نہیں ھے -
خیر، اور یہ پتہ کیسے ملا ؟

جیکھین — خود ھارن بلوئر صاحب سے - ابھي تو
تشریف لائے تھے - ابھي ایک گھنٹہ بھي
نہ ھوا ھوگا - خود آئے اور کہا کہ ھم کو
بہت افسوس ھے لیکن آپ لوگ مکان خالی
کر دیجئے -

بیگم جیکھین —

[ترشروئي سے]

شرافت تو چھو ھي نہیں گئي اس کو !
آئے اور نہایت بے مروتي سے کہا آپ
لوگ مکان خالي کر دیجئے - آپ خیال
کریں ۳۰ سال ھو گئے اس مکان میں رھتے ،
اور اب حکم ھوتا ھے کہ دوسرا دروازہ

دیکھو - کیا کریں، میرے مولا! ایسی
مصیبت نہ ہوتی تو آپ کو بھلا تکلیف
دینے کیوں آتے! میں خیال کرتی ہوں کہ
میرا قصور قابل معافی ہے -

ہل کرایست — یہ کیا فرماتی ہیں؟ ہونہہ!

[کھڑے ہوکے لکڑی کے سہارے آتشدان تک لنگڑاتے
لنگڑاتے جاتا ہے]

یہ بے مروتی! یہ تو سراسر بے ایمانی ہے!
میں اُن کو لکھونگا - توبہ! اگر مجھے پہلے
سے معلوم ہوتا تو کون مردود اس کے ہاتھ
ایک بسوہ زمین بھی بیچتا -

بیگم جیکھین — وہ تو معلوم ہو گیا - یہ سب
انہیں برتنوں کے کارخانہ کا نتیجہ ہے -
اب اس میں کاریگر لوگ رہینگے -

ہل کرایست —

[غصہ سے]

ہاں ہاں، یہ سب صحیح، لیکن پھر

مجھے کیوں یقین دلایا کہ کرایہ‌دار بدستور
رھینگے -

جیکمین —
[بھاري آواز سے]
خبر تو یہ ھے کہ انھوں نے سنتري خرید
لي ھے اور وھاں نئي چمني لگائینگے اور
اسي سلسلہ میں یہ مکانات بھي خالي
کرائے جا رھے ھیں -

ھل کرایست — کیا ؟ کیا ؟ سنتري ! یہ کیسے ھو
سکتا ھے ؟

بیگم جیکمین — جي حضور اور کیا ' کیسي عمدہ
جگہ ھے ! یہاں سے منظر تو جیسے بہشت
کا نظر آتا ھے -

[کھڑکي سے باھر دیکھ کر]
یہاں تو کوئي ایسي جگہ ھي نہیں -
میں تو ھمیشہ کہتي ھوں کہ بس سنتري
ساري بستي کي جان ھے ' اور یہ تو آپ
کي موروثي جائداد ھے - حضور کے دادا جان

کے وقت سے ھے حضور کے پاس - کیا
کہیں کس بری ساعت اس کا بیعنامہ ہوا ،
حضور معاف کریں !

ھل کرایست — سنتری !

[گھنٹي بجاتا ھے]

بیگم جیکمین —

[ذرا خوش ہوکے]

خدا کا شکر ھے ! اب حضور کي بدولت
مصیبت سے بچ جائینگے ، نہیں ہم کو تو
کسي کام کا نہ رکھا تھا ! ہم کر ھي کیا
سکتے ھیں ؟ کس کي چوکھٹ پر سر
پٹکتے جاکے ؟ میں نے تو کہہ دیا تھا کہ
ہمارے حضور کبھی یہ گوارا نہ کرینگے کہ
ہم لوگ مارے مارے پھریں ، لیکن وہ تو
ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے - کہنے لگے
ھل کرایسٹ کوئي چیز نہیں ....
حضور معاف کریں گستاخي ! مروت تو وہ
خدا کا بندہ جانتا ھي نہیں کس کو

کہتے ہیں ؟ کہنے لگے اس میں اگر مگر
کی گنجائش نہیں ہے ! بس اپنا تنگ
توبڑا اُٹھائیے یہاں سے ! ہم لوگ کے ناموں
سے بھی واقفیت نہیں لیکن باتیں سنئے
تو توبہ ہی بھلی ! میں نے ایسا آدمی
ہی نہیں دیکھا ، شکل دیکھئے تو معلوم
ہوتا ہے کوئی اجگر چلا آ رہا ہے —

[کسی قدر مروت آمیز حقارت سے]

سنا اُتّر کے رہنے والے ہیں ، جب ہی
تو ! —

[بائیں جانب سے فیلوز آتا ہے]

جیکمین — هارن بلوڈر صاحب خود ہی حضور
سے ملنے آنے والے ہیں ، جب ہی تو ہم
نے کہا کہ پیش قدمی کر کے پہنچ جانا
چاہئے -

ھل کرایسٹ — بہت اچھا کیا !

بیگم جیکمین — میں نے تو صاحب سے پہلے

هي کہا تھا کہ حضور سے ہم لوگوں کی
ذلت دیکھی نہ جائیگی - حضور سو پشت
کے رئیس ہیں ' اور اس کو تو نہ ہمسائے
کا خیال نہ کسي کا ' جیسے آدمیوں میں
رہنا هي نہیں ! روپیہ ' روپیہ ' بس روپیہ
کے سامنے سب کچھہ ہیچ ! بس تھسک
سے اور روپیہ سے کام ! میں نے پہلے هي کہ
دیا تھا کہ شریف لوگ شرافت پر جان
دیتے ہیں -- ان کے یہاں اس طرح دولت
چھپر پھاڑ کے نہیں آتي اور نہ اتني جلدي
دولت کا نشہ آتا ھے - یہ تو نو بڑھیا میں
ان سے اور کیا ہوتا ! کوئي شریف ہوتا
تو ایسي حرکتیں کبھي نہ کرتا -

هل کرایست —

[خیالات میں محو]

سچ ھے ! سچ ھے !

[اپنے آپ]

سنتري ! یہ تو نہ ہوگا !

[بیگم ھل کرایست تشریف لاتي ھیں - صاف ستھرا لباس - وضعداري کا نمونہ - چھرے سے مستقل مزاجي هویدا - نک سک سے درست —]

کچھ سنا آپ نے ؟ جیکمین اور بیگم جیکمین اپنے مکان سے نکال دئے گئے اور مسٹر آروي اور ڈروز بھي - جب کہ ھارن بلوئر کے ھاتھ بیعنامہ کیا گیا تھا تو صاف لفظوں میں اقرار کر لیا گیا تھا کہ ان کو بدستور رھنے دیا جائیگا —

بیگم جیکمین — بس سنیچر تک اور میعاد ھے - ایک ھفتہ کا وقت کُل ملا ھے - اب کہاں جائینگے میرے الله ! حضور دیکھیں تو کیسي مشکل ھے - جیکمین صاحب کا کارخانہ سے زیادہ دور رھنا نہیں ھو سکتا — نہیں تو کام کیسے چلیگا ؟

ھل کرایست —

[فیصلہ کن انداز سے]

خیر ، اب تم اس کي فکر نہ کرو - اچھا

آداب عرض ! آداب عرض ! میں قابل معافی ہوں - گٹھیا کی وجہ سے اُٹھ کے آپ لوگوں کو رخصت بھی نہیں کر سکتا -

بیگم جیکسن — ہم لوگوں کو آپ کو اس طرح بیمار دیکھ کر بڑا صدمہ ہوتا ہے - آپ نے حضور بڑی مہربانی کی -

[باہر جاتے ہیں]

ھل کرایست — غضب خدا کا ! ۳۰ سال کے کرایہ دار نکالے جائیں ! میرے جیتے جی تو یہ نہ ہونے پائیگا - یہ تو سراسر بے ایمانی ہے -

بیگم ھل کرایست — کیا خوب ! گویا ہارن بلوئر آپ کی پروا کرتا ہے ! وہ اپنے سامنے کسی کو سمجھتا کب ہے -

ھل کرایست — اس کو سمجھنا پڑیگا - اگر ذرا بھی شرافت ہے تو مانیگا اور پھر مانیگا -

بیگم ھل کرایست — شرافت اسے چھو بھی نہیں گئی -

ہل کرایست —

[جلدي سے]

جیکمین تو کہتے تھے کہ ہارن بلوئر نے
سنتری خرید لي ہے اور وہاں نئي
چمنیاں بنائے جا رہي ہیں -

بیگم ہل کرایست — خیر ' یہ تو نہیں ہو سکتا -
خدا نہ کرے !

[کھڑکي سے باہر دیکھتے ہوئے]

سارے منظر پر اوس پڑ جائیگي اور ہم
لوگوں کا ڈیوک خاندان سے باہر کوئي واسطہ
نہ رہیگا - یہ ناممکن بات ہے - مس ملنز
کبھي بغیر ہم سے پوچھے سنتري بیچ نہیں
سکتیں -

ہل کرایست — خیر ' اس کي بابت آیندہ دیکھا
جائیگا - اُس شاگرد پیشہ کا معاملہ پہلے طے
ہونا چاہئے -

بیگم هل کرایست —

[زیر لب جس میں بڑانے کا انداز پایا جاتا ھے]

تو پہلے ھي آپ کو دیکھ بھال لینا چاھئے تھا - آپ کا کیا خیال ھے ' ساري دنیا آپ جیسي ایماندار بستي ھے ! ڈاکر سے کہا ھوتا کہ اقرارنامہ لکھا لے - ھمیشہ ایسی باتیں لکھا لیلی چاھئے اور ڈاکر کے سپرد کرنی چاھئے -

هل کرایست — اب اس کی تو بات ھی دوسری ھے' نہیں تو جب ھم نے صاف صاف کہ دیا کہ آپ کو ان کرایہ داروں کو نکالنے کا اختیار نہ ھوگا اور ھارن‌بلوئر نے منظور کر لیا تو اور کیا چاھئے ؟ اگر یہ بھی قابل اعتبار نہیں تو ستم ھے !

بیگم هل کرایست — آدمی آدمی میں فرق ھوتا ھے - ایسے آدمی بس اپنے مطلب کے ھوتے ھیں اور کسی بات کی پروا نہیں کرتے -

[باھر دیکھتے ھوئے]

اگر سنتری بک گئی اور چمنیاں یہاں لگ
گئیں جب تو پھر ٹھہرنا ھی دشوار ھو
جائیگا -

ھل کرایست — والد صاحب کی روح قبر میں
بیچین ھو جائیگی -

بیگم ھل کرایست — اِس سے تو بہتر تھا کہ وہ سنتری
فروخت کر دیتے اور باقی ریاست محفوظ
رھتی - ھارن بلوئر --- ھارن بلوئر ھم لوگوں
کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ھے - وہ سمجھتا
ھے کہ ھم لوگ اس کو ذلیل سمجھتے
ھیں اور اس کو قریب نہیں آنے دیتے -

ھل کرایست — خیر، یہ تو ٹھیک ھی ھے -

بیگم ھل کرایست — دنیا میں کون ایسا ھے جو ان
کو ذلیل نہ سمجھیگا - کہیں اِن کے باپ
دادا کا پتہ ٹھکانا بھی ھے ! بالکل قلمی
معلوم ھوتے ھیں، بس کسی بات سے مطلب
ھی نہیں ھے - روپیہ ھی روپیہ کی دھن
ھے -

هل کرایست — خدا نہ خواستہ ! کمبخت نے ہم لوگوں کی بات نہ مانی تو بیچارے جیکمین کو بڑی دشواری ہوگی -

بیگم هل کرایست — وہ دو کمرے جن میں بہور رہا کرتا تھا — اصطبل کے دو منزلہ پر وہ خالی ہیں - وہی دے دینگے -

[فیلوز آتا ہے]

فیلوز — حضور ! ڈاکٹر صاحب آئے ہیں -

[ڈاکٹر بسنتی تن - لمبائی چوڑائی برابر - جھولا سا آدمی ہے - چہرہ سرخ سفید شلا سوار بنے ہوئے ' گینس لگائے ہوئے -]

هل کرایست — ڈاکٹر ' ہم کو تو پھر وہی گنٹھیا کی شکایت ہو گئی -

ڈاکٹر — خدا جلد صحت دے ! بڑی تکلیف ہو جاتی ہے حضور کو - بیگم صاحب ' آپ کا مزاج تو اچھا ہے ؟

هل کرایست — جیکمین سے ملاقات ہوئی تھی -

ڈاکٹر — جي -

[ڈاکٹر صاحب کبھي پوري بات نہیں کہتے - ایک لفظ ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسرا لفظ لے اڑتے ہیں]

ڈاکٹر — یہ ہارن بلوئر بڑا چلتا ہوا آدمي ہے - ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتا ہے ہر وقت -

ہل کرایست — چلتا ہوا ؟

ڈاکٹر — اب اپنے پڑوسیوں کي شان میں اور کیا کہا جائے -

بیگم ہل کرایست — شہدہ ہے ، پورا شہدہ !

ڈاکٹر — بیگم صاحب ، آپ نے صحیح کہا - ذرا خیال تو کیجئے - اُسے جب سوجھتي ہے اپنے فائدے کی -

ہل کرایست — سنتري کا حال کل معلوم ہوا -

ڈاکٹر — ہاں سنا کہ ہارن بلوئر خریدنے کي فکر میں ہیں ، بہت دن سے دانت لگائے ہیں -

ھل کرایست — میرا تو خیال ھے کہ مس ملنز
بیچینگي نہیں - تمہارا کیا خیال ھے ؟

ڈاکر — نہیں حضور ' بیچنا تو چاھتی ھیں -

ھل کرایست — غضب ھو گیا ! سنتري بیچ ڈالینگي -

ڈاکر — بات یہ ھے کہ داموں کا ھارن بلوئر کے
یہاں کوئي سوال ھي نہیں ھے -

بیگم ھل کرایست — بھلا کتنے کی بکیگي سنتري ؟

ڈاکر — اب یہ تو اس امر پر منحصر ھے کہ
کس ضرورت سے خریدی جائیگي -

بیگم ھل کرایست — اس کو بدلہ لینے کي ضرورت
ھے ' ھم کو اپني بات رکھنے کي ضرورت
ھے -

ڈاکر — قیمت کي کوئي بات نہیں - جتنے کي آپ
چاھینگي مل جائیگی لیکن ھارن بلوئر
مالدار ھے -

بیگم ھل کرایست — خدا کي مار !

ڈاکر ـــ

[ھل کرایست سے]

حضور ، اپنا عندیہ دےدیں - میں کوشش کرونگا کہ ھارن بلوئر سے پہلے ھي میں بڑي بي سے بات چیت کر کے سودا چکا لوں -

ھل کرایست ـــ

[غور کرتے ھوئے]

میں خریدنا نہیں چاھتا ، لیکن جب کوئي اور صورت نہ ھوگي تو مجبوری ھے - بہر حال روپیہ جایداد مکفول کرکے لینا ھوگا اور جایداد میں گنجائش ھي کتني ھے ! ایسي حیوانیت کي تو امید نہیں رکھہ سکتا - اس مکان کے سامنے ۳۰۰ گز کے اندر اندر ! مجھے تو خیال ھي سے وحشت ھوتي ھے -

بیگم ھل کرایست ـــ میرے خیال میں تو آپ پہلے ڈاکر سے کہئے - معاملہ کر لیں ، اس کے بعد دیکھا جائیگا -

ھل کرایست —

[بے چینی سے]

جیکمین کہتے تھے کہ ھارن بلوئر مجھ سے
ملنا چاھتا ھے ، آئیگا تو میں اُس سے بھی
پوچھونگا ، دیکھوں کیا جواب دیتا ھے —

ڈاکر — خواہ مخواہ اس کی آگ اور بھڑکاتا ھے -
پہلے معاملہ کی فکر کرنا چاھئیے —

ھل کرایست — جیسے کو تیسا ، ارے توبہ ! اس درد
کے مارے تو جان عذاب میں ھو گئی —

[بمشکل اپنی کرسی پر واپس آتا ھے]

سنا ڈاکر ! میں نے تو تم کو پھاٹک کے
معامہ میں کچھ بات چیت کرنے کے لئے
بلایا تھا —

فیلوز —

[اندر داخل ھوتا ھے]

ھارن بلوئر صاحب آئے ھیں !

[ھارن‌بلوئر داخل ھوتا ھے]

[اوسط قد خوب چوڑا سینہ تنا ہوا جیسے مارے
غرور کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے – کالے کالے موتے
بھدے گھنے بال حال ہی کے ترشے ہوئے – موٹی بھویں –
بڑا سا منھہ – بہت ہی معمولی پوشاک جیسے کسی نے
بہت سمجھہ بوجھہ کے بنوائی ہو – کوٹ میں چھوٹا سا
گلاب کا پھول لگا ہوا – ٹوپی ہاتھہ میں لئے ہوئے جیسے
سر پر چھوٹی ہوگی –]

ہارن بلوئر — آداب عرض ہے ! سلام ہے ڈاکٹر صاحب !
کہئے کیسے مزاج ہیں ؟ آج کیا خوب
موسم ہے ، کیسی سہاونی صبح ہے !

[اس کی آواز میں عجب پھناٹا ہے نہ شمالی نہ
اسکاٹلینڈ کی آواز معلوم ہوتی ہے]

ہل کرایست صاحب ، آپ سے تو بہت عرصہ
کے بعد ملاقات ہوئی ہے –

ہل کرایست —

[کھڑے ہوکے]

جی ہاں ، جب سے لانگ میڈو اور شاگرد
پیشہ کا بیعنامہ ہوا بس اس کے بعد سے

ملنے کا اتفاق آج ہوا ہے -

ہارن بلوئر — خوب ! خوب !! اور اسی ضرورت سے میں آج حاضر بھي ہوا ہوں -

ہل کرایست —

[پھر کرسي میں بیٹھتے ہوئے]

معاف کیجئیگا ' تشریف رکھئے -

ہارن بلوئر —

[کھڑے کھڑے]

کیا آپ کو گٹھیا بائي کی شکایت ہے ؟
بڑا خراب مرض ہے مجھے کبھي ایسی کوئي
شکایت نہیں ہوئي ' مجھے ایسے مرض
کسی سے میراث تو ملے نہیں ' یہاں تو
یہ جھنجھٹ ہي نہیں ہے - بس -
" این دفتر بے معني غرق مے ناب اولی "
والا مقولہ ہے -

ہل کرایست — آپ بڑے خوش نصیب ہیں -

ہارن بلوئر — آپ کی بیگم صاحبہ کا تو ایسا خیال نہیں ہے - کیوں جناب بیگم صاحبہ آپ کی کیا رائے ہے؟ یہاں ماضی کا تو سوال ہی نہیں، مستقبل ہی ہے جو کچھ ہے - آپ مجھے اپنا مستقبل درست کرنے کے متعلق خوش قسمت سمجھینگے یا بد قسمت؟

بیگم ھل کرایست — آپ کو یہ کیونکر یقین ہو گیا کہ آپ کا مستقبل بن رہا ہے؟

ہارن بلوئر —

[قہقہہ لگاکر]

آخر آپ نے کتار کا ایک ہاتھ لگا ہی دیا! بس آپ لوگوں کے اس رسمی اخلاق کی تہ میں چھریاں بھری ہوتی ہیں - آپ لوگوں کی نرم اور ریشمی آستیں میں ہمیشہ خنجر ہی ملتا ہے - خیر بیگم صاحبہ، آپ اطمینان رکھیں میرا مستقبل میرے قابو میں ہے اور بن رہا ہے -

هل کرایست — هارن بلوٹر صاحب ' جیکمین صاحب میرے پاس سے هوکے گئے هیں -

[معنیخیز انداز سے]

هارن بلوٹر — یه کون جیکمین ؟ وه تو نهیں جن کي گنتھ سي بهوي هے - زبان قینچي سي چلتي هے - بس بزم میں شعلهنوائي سے اجالا کر دیتي هے -

هل کرایست — وه بهت معقول لوگ هیں - اور اس مکان میں پورے ۳۰ سال سے نهایت سلامتروئی سے رهتے هیں -

هارن بلوٹر —

[اپني کلمه کي انگلي هلاتے هوے جو اس کا مخصوص انداز تقریر هے]

اچها تو میں یه چاهتا هوں که ذرا آپ لوگوں کو ذرا رنگ پر لاؤں - لانگ میڈو کے لوگوں کو ذرا ٹهیک کرنے کي ضرورت هے - اور حقیقت تو یه هے که جهاں جهاں میں پهنچا لوگوں کو ٹهیک کرکے چهوڑا — جلد هي

لوگ رنگ پر آ گئے - آپ دل میں کہ رہے
هونگے کہ هارن بلوئر رنگ پر تو کیا لائینگے۔
رنگ میں بهنگ کر دینگے -

[هنستا هے]

بیگم هل کرایست — بہر حال ' یہ تو هم لوگ هر
شریف آدمی سے توقع رکھتے هیں کہ وہ
بات کا دهنی هوگا -

هل کرایست — کیوں جی ؟

بیگم هل کرایست — نہیں ' کوئی بات نہیں - کچھ
میں کہتی تھوڑا هی هوں - میں ایسی
ایسی باتوں سے ناخوش نہیں هوتی -

[بیگم هل کرایست ڈاکر کو اشارہ کرتی هے اور وہ
دبے پاؤں کھسک جاتا هے -]

هل کرایست — آپ کو یاد هے کہ آپ نے وعدہ اور
پکا وعدہ کیا تھا کہ آپ کرایہداروں کی
سکونت میں مخل نہیں هونگے -

هارن بلوئر — هاں ' یهی تو میں کہنے آیا هوں

کہ یاد ہے ' لیکن ضرورت کا بھی تو خیال
کیجئے - جب وہ بیعنامہ ہوا تھا تو
ضرورت ہی کیا تھی ؟ اُس وقت میرا
خیال تھا کے ڈیوک صاحب نرم گرم
معاملہ کر لینگے ' لیکن نرم کی کون کہے
وہ گرم معاملہ بھی آسانی سے نہیں کرتے -
اور اب تو ہمارے مزدوروں کے لئے اشد
ضرورت ہے - آپ جانتے ہیں کہ ہمارے
کیسے کیسے غیر معمولی کام چھڑے ہوئے
ہیں -

ہل کرایست ---

[کسی قدر برہم ہو کے]

جیکمین بھی معمولی لوگ نہیں ہیں -
وہ بھی انہیں مکانوں پر مدت سے لو لگائے
ہوے ہیں -

ہارن بلوئر --- کیا خوب ! کسی کا ہاتھی مرا کسی
کی ہانڈی پھوٹی - میرے کام سے تو ہزاروں
بندگان خدا کا پیٹ پلتا ہے اور میں اُن

پر لو لگائے ہوں - اور اُسی پر کیا ہے '
میرے لئے تو اکسیر ' کیمیا جو کچھ کہئے
وہی لوگ ہیں - کچھ میں پست ہمت
کم حوصلہ تو ہوں نہیں ' میں تو جس
کام میں ہاتھ لگاتا ہوں اُسے ختم کرنے کے
لئے پوتے ٹیک دیتا ہوں - اب ایسی ذرا
ذرا سی باتوں کا خیال کروں تو ہر پھر
کے دائرے ہی میں قدم رہ جائے -

ہل کرایست —— ہاں ' لیکن ایسا طریقہ تو کوئی
بھی روا نہیں رکھتا -

ہارن بلوئر —— کیوں ؟ آپ روا نہ رکھتے ہونگے اور
ضرورت ہی آپ کو کیا ہے ؟ آپ لوگ تو
یہاں اطمینان سے باپ دادا کی میراث لئے
بیٹھے ہیں ' اسی دائرے میں ساری دنیا
ہے ! اُس کی کہئے جو ترقی کی شاہ راہ
پر ہے - آپ کے باپ دادا کا دل جانتا
ہوگا کہ کیسے کیسے ایک ایک بسوہ زمین
ملتی ہے -

هل کرایست — بدعہدی سے تو هرگز حاصل نه هوئي هوگي اور چاهے جو کچھ بھی هوا هو !

هارن بلوئر —

[اُنگلی کے بل بات کرکے]

کہنے کی باتیں هیں ! ضرور وعدہ خلافی بد عہدی تو ان کا شعار هی رہا ہے - ایسے ایسے کتنے هی جیکمین کو وہ دم زدن میں فنا کر دیتے ! " سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا " -

بیگم هل کرایست — هارن بلوئر صاحب ' ایسی اهانت آمیز باتیں کرنا آپ کو لازم نہیں ہے -

هارن بلوئر — اسے اهانت کہتے هیں یا جواب باصواب کہتے هیں - ایسے هی آپ کو جیکمین عزیز هیں تو ان کے لئے آپ دوسرا مکان بنوا دیجئے - خدا کے فضل سے آپ کو جگه کی کوئی کمی نہیں ہے -

هل کرایست — یه دوسري بات هے، آپ نے هم سے
وعدہ کیا تها اور همارے آپ کے معاملے میں
یه خاص شرط تهي جب میں نے بیعنامه
کیا تها -

هارن بلوٹر — هاں، تو یه بهي شرط تهي کہ هم
کو ڈیوک سے اور زمین مل جائیگي -

هل کرایست — هم کو اس قصه قضیه سے کوئي
واسطه نہیں هے - ڈیوک کا معامله ڈیوک
سے چکائیے -

هارن بلوٹر — غرض کیسے نہیں هے؟ اب غرض
معلوم هو جائیگي - ذرا مکانات میرے قبضه
میں آ جانے دیجئے، اور اب آتے هي هیں -
آئینگے کیسے نہیں!

هل کرایست — میري نظر میں تو یه.........
[اپنے غصه کو روک لیتا هے]

هارن بلوٹر — واضح رهے کہ شاید آپ کو مجهه
جیسے آدمیوں سے ابهي واسطه نہیں پڑا

ہے - خدا نے مجھے حوصلہ دیا ہے ' زمین
دی ہے - میں خزانہ پر کا سانپ نہیں
ہوں کہ دولت کی حفاظت کرتا رہوں!
میں نے ترقی کی راہیں سیکھی ہیں -
میں اپنی قوت پر بھروسہ کرتا ہوں -
ایسی ایسی بے تکی باتوں کی ذرا بھی
پروا نہیں کرتا - جیکسین کے خاندان کے ۴۰
آدمیوں کی میری نظر میں ذرہ برابر وقعت
نہیں ہے - آپ یہ جذبات محبت لئے
بیٹھے رہئے - میں کاروباری آدمی! میرے پاس
ان فروعات کی گنجائش نہیں ہے -

ہل کرایست —
[ناراض ہوکر]
باتیں مارنا ' شیخی کی اُڑانا ' یہ میں
خوب سمجھتا ہوں -

ہارن بلوئر — جی نہیں ' میں صاف آدمی ہوں '
جو دل میں آتا ہے وہی زبان سے نکلتا
ہے - میں چاہتا نہیں کہ مقامی انتظامات

دقیانوسي کیلنڈے پر رهیں - میں تجدید
کرنا چاهتا هوں - آپ خوب سمجھ لیجئے
کہ همارا آپ کا گزر ایک جگہ ذرا مشکل
ھے -

هل کرایست —— اچھا تو یہ کہئے ' آپ کب تشریف
لے جائیگا ؟

هارن بلوئر —— اس دھوکے میں نہ رهئیگا ! میں
"تشریف" نہ لے جاؤنگا -

هل کرایست —— کیا کہوں میں اس درد کے هاتھوں
شرمندہ هوتا هوں - آخر آپ کا مطلب کیا
ھے ؟ ذرا میں بھي سنوں -

هارن بلوئر —— مطلب ؟ واہ واہ واہ ! اجی جناب
میں هوں شمال کا رهنے والا -

[معني خیز هنسی هنستے هوئے]

هل کرایست —— خیر نہ بتائیے ! مجھے سب خبر
مل چکی ھے ' آپ سنتري خرید کے یہاں
نئي چمنیاں لگانے والے هیں اور ——

[کھڑکي کے باھر اشارہ کرتے ھوئے]

اس کا خیال نہیں کہ ھم جس مکان
میں سو پشت سے رھتے ھیں وہ غارت
ھوگا کہ رھیگا - ھمارا آرام ' ھماري خوشي '
چولھے بھاڑ میں گئي - کیوں ؟

ھارن بلوئر — آپ کي باتیں بھی خوب ھوتي ھیں!
آپ کا خیال ھے کہ آپ کے بزرگوں نے آپ
کے لئے پر فضا مکان بنا دیا تو پوري فضا
کي فضا آپ کي میراث ھو گئي - کیوں ؟
اور مکان کي اگر کھئے تو اس میں صرف
پڑے پڑے آپ کو روٹی کھانا ھے - کھایا
کیجئے - کام کاج تو کچھہ آپ کو ھے نہیں!
یہ تو ظاھر ھے کہ کچھہ کام کاج ھوتا تو ایسي
ایسي نہ سوجھتي - واہ ري بیکاري! کیسے
کیسے نفع ھیں -

ھل کرایست — بس اور سب کچھہ کیجئے ' میرے
سر کاھلي اور بیکاري کا الزام نہ رکھئے -
ڈاکر! کہاں گیا ڈاکر؟ اگر میری طرح

ریاست کے کاغذات کی چکی پیسنا پڑے تو
آنکھیں کھل جائیں! تو کیا سنٹری خریداری
کی خبر سچ ہے؟

هارن بلوئر — صحیح! آیت وحی کی طرح صحیح!
آپ جاننا هی چاهتے هیں تو سن لیجئے -
اسی وقت میرا لڑکا چارلی خرید رہا ہوگا -

هل کرایست —

[دوسری طرف گھوم کے]

کیا؟ کیا؟

هارن بلوئر — جی، اس وقت بڑی بی سے بات
چیت هو رهی هوگی - منهه مانگے دام
جیسے تیسے بھی نہیں!

بیگم هل کرایست —

[بہت بگڑکر]

اس کو نوچ کھسوٹ نہیں کہئے تو اور
کیا؟

هارن بلوئر ـــ فقرے بھي آپ کو خوب یاد هیں -
" نوچ کھسوٹ " ! هاں کیا گالي دینے سے
هڈی توٹتي جاتي هیں ؟ کسي کے جسم
پر اُچھل تھوڑا هي آتي هے ! لیکن گالی
دل کو پتھر کر دیتی هے - بیگم صاحبه
نه هوتیں یہاں تو آپ بھي جانتے کہ گالي
کا جواب گالي هے -

بیگم هل کرایست ـــ میري وجه سے آپ اپنے پر جبر
نه کیجئے -

هارن بلوئر ـــ هاں بےشک مجھے جبر نه کرنا
چاهئے - آپ هي هماري سد راہ هیں اور
میری راہ روکنا آسان کام نہیں هے - یا تو
میرا راسته چھوڑ دینا هوگا یا پھر وهي
هوگا جو میں چاهتا هوں ، اور میری مرضي
آپ کو معلوم هے - سنتری اور سنتري میں
چمنیاں - آپ کچھ خدا تو هیں نہیں کہ
آپ کا چاها همیشه هوا کرے -

هل کرایست ـــ سچ هے ، سچ هے ! اور اسي کا نام

همسایه نوازی هے !

هارن بلوئر — جي هاں ! اور آپ نے هي تو همارے ساتھ بڑی همسایه پروری کي هے - مانا که میرے بیوی نهیں هے بهو تو هے ' آج تک کبھي بیگم صاحبه آپ نے بھي قدم رنجه فرمایا ؟ میں تو یهاں چار دن سے رهتا هوں اور آپ لوگوں کو مدتیں هو گئیں آپ هم سے نفرت کرتے هیں - هماري ترقی دیکھ کے جلتے هیں - هم گرجا جاتے هیں وه بھي آپ کي آنکھوں میں کھٹکتا هے - هم چیزیں بناتے هیں فروخت کرتے هیں ' یه بھي آپ کو پسند نهیں آتا - هم زمین خریدتے هیں وه بھي آپ کو ناگوار هوتا هے - اغل بغل سے منظر خراب هوا جاتا هے ! اب هوا جاتا هے تو هو جائے - همیں آپ دشمن کي نگاه سے دیکھتے هیں تو هم بھي آپ کو دوست نهیں سمجھتے ! بهت دن آپ کي نبھي اب خدا حافظ هے ایندہ -

ھل کرایست — مطلب یہ ھوا کہ آپ وہ مکانات خالي ھي کرا لینگے !

ھارن بلوئر — جي ھاں ! جي ھاں ! ھم مکانات خالی کرا لینگے - ھم کو مکانات کي ضرورت ھے ' بغیر مکانوں کے ھمارا کام نہیں چلتا - نئے نئے کام چھڑنے والے ھیں -

ھل کرایست — تو گویا آپ نے لڑائي چھیڑ دي !

ھارن بلوئر — سچ ' بالکل سچ ! میں نے چھیڑ دي یا آپ نے لیکن خیر میں ھوں تو میں ھی سہي - میں خورشید صبح آپ ھیں آفتاب شام بقول کسي شاعر -

ھل کرایست —

[گھنٹي میں ھاتھہ لگاکے]

میں دیکھونگا کہ یہ سختي آپ کی کتنے دن چلتی ھے ! ابھي تک تو ھر بات وضعداري سے کي جاتی تھي لیکن اب آپ ان باتوں پر اترائے ھیں تو ھم بھي

جو کچھ بن پڑیگا اُٹھا نہ رکھینگے -

[فیلوز سے جو دروازہ پر کھڑا ھے]

جیکسین ابھی یہیں ھیں ؟ ھوں تو ذرا
بلا لو -

ھارن بلوئر —

[کسی قدر پریشان ھوکے]

میں ان لوگوں سے مل چکا ھوں - مجھے
اب ان سے کچھ نہیں کہنا ھے - میں نے
ان سے پہلے بھی کہ دیا ھے کہ پانچ پونڈ
نقل مکان کے لئے ان کو دئے جائینگے -

ھل کرایست — آپ کو یہ نہیں سوجھتا کہ چھوٹا
آدمی ھو خواہ بڑا آدمی ھو وہ کوئی بھی
دوسروں کا محتاج ھونا نہیں پسند کرتا -
آزادی انسان کی فطرت ھے -

ھارن بلوئر — کل تک میں خود آزاد نہ تھا - اور
میں کیا کوئی نہیں ھو سکتا - قسمت فقط
ھمت کا نام ھے باقی مکاری ، فریب ، اور

کچھ نہیں - آپ لوگ جنگلی دیہاتی
ہیں سب کے سب مکار ہوتے ہیں - تکلف '
تہذیب ' بس یہی آپ کا معیار حیات ہے -
جب قابو حاصل ہوتا ہے تب یہ باتیں
خوب کرتے بنتی ہیں - لفافہ ہی لفافہ ہوتا
ہے ! ڈھول کے اندر سوا پول کے اور ہے ہی
کیا ؟ سچ پوچھئے تو آپ مجھ سے کہیں
زیادہ سنگ دل ہیں -

بیگم ہل کرایسٹ —

[جو خاموش کھڑی یہ سب باتیں سن رہی تھی]

یہ محض آپ کا حسن ظن ہے !

ہارن بلوئر — اس میں حسن‌ظن کا سوال نہیں ہے -
جہاں تک آپ دیکھیںگی ہر مذہب اسی
بات پر متفق ہے کہ خدا بھی اُسی کی
مدد کرتا ہے جو ہمت رکھتا ہے - میں
ہمت رکھتا ہوں لہذا خدا میری مدد
کرنا چاہتا ہے -

بیگم هل کرایست — واقعي آپ کا تبحّر علمي قابل داد هے !

هل کرایست — هم لوگ حق بجانب هیں اور خدا ....

هارن بلوئر — کاش آپ یهي سمجھتے تو پھر کیا تھا ! لیکن آپ میں یه سمجھنے کي قدرت هی نهیں !

بیگم هل کرایست — نه اتنا غرور هے !

هارن بلوئر —

[ایک اُنگلي اُٹھا کے بات کرتا هے]

اپنی طاقت پر بھروسه کرنے کو غرور نهیں کهتے - هاں ' شرط یه هے کے کافي اسباب هوں -

[جیکمین داخل هوتے هیں]

هل کرایست — بیگم جیکمین صاحبه ' مجھے سخت افسوس هے ' لیکن آپ خود دیکھ سکتي هیں کہ میں نے کوئي دقیقه کهنے سنے

میں اُٹھا نہیں رکھا -

بیگم جیکمین — جی ہاں -

| مشکوک انداز سے |

لیکن میں سمجھتی تھی کہ ان پر آپ
کے کہنے کا بھی کوئی اثر نہ ہوگا طوطاچشم
ہیں بالکل !

ہارن بلوئر — کیوں ؟ گھر تو گھر - جیسے یہ گھر
ویسے دوسرا گھر - رہا نقل مکان کا صرفہ
سو میں نے پانچ پونڈ دینے کو کہہ ہی
دیا - اب اس میں بات ہی کیا رہی !

جیکمین —

| آہستہ سے |

پانچ پونڈ کی خوب کہی ! پچاس پونڈ
دیں جب بھی ہم مکان نہ چھوڑینگے - تین
بچے ہمارے اسی مکان میں پالے پوسے گئے
ہیں اور دو بچوں کو اسی مکان سے ہم
دفن کر آے ہیں - یہ گھر چھوڑا تھوڑا ہی

جاتا ہے ہم سے !

بیگم جیکھین — ہم کو اس مکان سے محبت ہو گئی ہے - اس پر ہماري لو لگی ہے !

هل کرایست — اور جو کوئي آپ کو آپ کے مکان سے نکالے تو کیا ہو ؟

هارن بلوئر — یہ کون سي بات ہے ؟ لیکن بڑي ضرورتوں کے آگے چھوٹي ضرورتیں رد کرني پڑتي ہیں - خیر ' اب ہم دس پونڈ دے دینگے اور ایک گاڑي بھي اسباب لے جانے کے لئے بھیج دینگے - اب تو کوئي شکایت کا موقع نہیں رہا - چلئے جھگڑا مٹا لیکن اب آیندہ کچھ گنجایش نہیں ہے -

[جیکھین اور ان کي بیوي ایک دوسرے کي طرف دیکھتے ہیں - ان کے چہرے سے سخت غصہ ظاہر ہوتا ہے - گویا یہ سوال ہے کہ پہلے کون جواب دے]

بیگم جیکھین — میت پڑے ایسے دس پونڈ پر !

[اپنے خاوند سے]

آپ کیا کہتے ہیں ؟

جیکھین ــ نام نہ لو! کچھ آج سے ہم لوگ اس مکان میں رھتے ھیں؟ میں اس مکان میں آیا جب شادی بھی نہ ھوئی تھی!

ھارن بلوئر ــ تم لوگ بڑے ناعاقبت‌اندیش ھو -

ھل کرایست ــ آپ ان کو لکچر نہ دیجئے! ان باتوں میں وہ آپ سے کوسوں آگے ھیں!

ھارن بلوئر ــ

[غصہ سے]

یوں تو میں ایک ھفتہ کی مہلت دے دیتا لیکن اب اگر ایسی ھی بات ھے تو اگلے سنیچر تک مکان خالی ھو جانا چاھئے - اگر ایک مدت کی بھی دیر ھوئی تو سامان نکلوا کے پھکوا دونگا چاھے پانی ھی کیوں نہ برستا ھو -

بیگم ھل کرایست ــ

[بیگم جیکھین سے]

خیر، میں آپ کا سامان اپنے یہاں منگوا

لونگی - جب تک آپ ہمارے یہاں چلئے
رہئے - خدا کی خدائي میں کیا وہی ایک
مکان ہے !

[بیگم جیکمین شکریہ ادا کرتي ہے — آنکھوں سے
جیسے شعلے نکل رہے ہیں -]

جیکمین —

[گھونسہ دکھاتے ہوئے]

تم کو شریف کون کہتا ہے ؟ بس اب زیادہ
غصہ نہ دلاؤ -

ہل کرایست —

[آہستہ سے]

جیکمین !

ہارن بلوئر —

[مغرور انداز سے]

آپ سن رہے ہیں ؟ یہ آپ کے پروردہ صاحب
ہیں ! لیکن ان کو سمجھا دیجئے کہ
میرے منھ نہ لگیں ، تو نہیں میں ان کو

ٹھیک ھي کر دونگا - میں اِن کو پولیس
کے حوالہ کر دونگا، درست ھو جائینگے -
یہ دھمکي دینا بھول جائینگے! کوئي
دل‌لگي نہیں، ھم سے بگڑینگے تو بن
جائینگے -

ھل کرایست --- جیکمین صاحب، میرے خیال میں
آپ جائیے - اب یہاں ٹھہرنا بیکار ھے -

[جیکمین دروازہ کي طرف سے چلے جاتے ھیں]

جیکمین— خیر خدا چاھیگا تو اس کا نتیجہ آپ
بھي دیکھ لینگے -

[باھر جاتے ھیں - بیگم ھل‌کرایست بھي ساتھ ساتھ
دروازہ تک جاتي ھے]

ھارن بلوئر — خوب! میں کہتا ھوں کیسے بےعقل لوگ
ھیں - اپنے فائدہ نقصان کا جیسے احساس
ھي غائب ھے - میں نے تو ایسے لوگ
دیکھے ھي نہیں -

ھل کرایست --- میں نے آپ جیسے متمرّد نہیں
دیکھے -

هارن بلوئر — یا خدا! یہ متمرّد کون بلا ھے - جو کچھہ کہنا ھو صاف کہئے - یہ بڑے بڑے الفاظ کي آڑ کیوں لیتے ھیں؟ اب تو وہ بیگم صاحبہ جو شرافت کي دیوي تھیں وہ بھي گئیں -

هل کرایست — میں آپ سے تو تو میں میں نہیں کرنا چاھتا، لیکن یہ طریقہ آپ کا بہت نفرت انگیز ھے -

هارن بلوئر — ادھر دیکھئے - خیر، آپ کو تو میں قابل اعتراض نہیں سمجھتا - آپ اپني شان شوکت اور گٹھیا بائي لئے بیٹھے رھئے، لیکن یہیں تک آپ کي حد ھے؛ اِس سے آگے بڑھے تو خیریت نہیں - آپ کو معلوم ھے کہ نہیں کہ یہاں میں اپنے دم سے نئي روح پھونکنا چاھتا ھوں؟ میرے حوصلے بلند، میري ھمت عالي، میں پارلیمنٹ کے لئے امیدوار ھوں - میں چاھتا ھوں کہ اِس بستي میں ھن برسے -

اگر آپ مجھ سے اچھي طرح ملینگے تو
میں بھي بھلا آدمي ھوں - آپ نے مجھے
محض پڑوسي کہ کے چھوڑ دیا ھے - میں
آپ کي خاطر نئي چملیوں سے کرنا چاھتا
ھوں - ھاتھ لانا یار ، کیوں کیسي کہي !

[ھاتھ بڑھاتا ھے]

ھل کرایست —

[نظر انداز کرتے ھوئے]

آپ کا یہي مطلب ھے - جب غرض ھوئي
وعدہ کر لیا اور جب موقع ملا وعدہ خلافي
کي !

ھارن بلوئر — آپ تو اپني ھي دُھن میں ھیں ،
آپ ھم سے ملینگے تو ھم سا دوست کوئی
نہیں اور ھم سے عداوت رکھینگے تو ھم سا
دشمن بھی کوئی نہ ھوگا - کھڑکی سے چملی
بہت خراب معلوم پڑیگی - کیوں ؟

ھل کرایست —

[بہت غصہ سے]

ھارن بلوئر صاحب ، اگر آپ یہ سمجھتے
ھوں کہ جیکمین کے اس معاملے کے بعد
بھی میں آپ سے کوئی واسطہ رکھونگا تو
یہ آپ کی غلطي ھے - آپ چاھتے ھیں
کہ آپ ان پر ستم ڈھائیں اور میں مروت
کروں - یہ غیر ممکن ھے - خیریت اسي
میں ھے کہ آپ جیکمین وغیرہ کو بدستور
رھنے دیجئے ورنہ کم سے کم ھمارا آپ کو
ھمیشہ کے لئے سلام -

ھارن بلوئر — خیر ، اس کي تو پروا نہیں ھے - اس
میں میرا کیا بگڑیگا - لیکن آپ اپني جگہ
پر ذرا پھر سوچ لیجئے - آپ کو ھے گٹھیا
اور اسي سے آپ ھر بات میں جلدي کرتے
ھیں - میں ایک بار پھر کہونگا کہ ھم سے
دشمني آپ کے حق میں اچھي نہیں ھے ،
یا آپ ھم سے میل کیجئے یا آپ اپنے
مکان کي خوبصورتي سے ھاتھ دھو ڈالئے -

[موٹر کي آواز سنائي دیتي ھے]

اچھا ہمارا موٹر آ گیا ! میں نے چارلی
اور بھو کو بھیجا تھا کہ سنڈری کا معاملہ
آج طے ہو جائے - یقین ہے کہ بیعنامہ جیب
میں لائے ہونگے - پھر نہ کھٹیگا ' آج سے
معاملہ ختم ہوتا ہے - میں ذاتی طور سے
آپ کو برا آدمی نہیں سمجھتا - میں تو
جانتا ہوں کہ پرانے چندولوں میں آپ سے
بہتر کوئی نہیں ہے - ہاں سوسائٹی میں
البتہ آپ ہم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں -
لے بس آؤ -

[ہاتھ بڑھاتا ہے]

ہل کرایست —- یوں تو خیر کیا ' اگر آپ دس مرتبہ
بھی سنڈری خرید لیں جب بھی ہمارا
آپ کا میل نہیں ہو سکتا - آپ کے ہمارے
طریقے جدا ' انداز قرینے مختلف !

ہارن بلوئر —

[بہت غصہ میں]

اچھا تو یہ کہئے ! خیر معلوم ہوا - اب

میں آپ کو سکھا هي دوں اور جلدی هي
سکھا دوں - هوش کي دوا کیجئے آپ گھبرے
هوئے هیں، بالکل گھبرے هوئے - ۔

[هاتھ سے آهسته آهسته هوا میں جیسے دایره
کھینچتا هے]

آپ هِل میں نے خرید هي لیا هے،
یہاں سب کام پھیلا هوا هے - لانگ
میڈو کي کوئی بات هی نهیں - سلتری
ابھی ابھي مول هی لے لي هے - آپ کو
صرف کھیتوں سے معلوم هوا کریگا که هم
بھی دنیا میں هیں - سو آپ کے مکان اور
کھیتوں کے درمیان بھي عام سڑک هے -
شمال کی طرف میں سڑک تک قابض هو
گیا هوں، اور پچھم طرف گھر تک میں
بڑھتا چلا آتا هوں - جب نیا کارخانه کھلیگا
تو خواه مخواه تھیلوں کے آنے جانے کے لئے
راه بنانی پڑیگی کیونکه ادھر هی سے سب
مال مسالا جائیگا، جب حال معلوم هوگا !

ابھی بیٹھے بیٹھے مزہ کیا کرتے ہو - کیوں
جناب ؟

[مارے غصہ کے ھل کرایسٹ جامہ سے باہر ہے یہاں تک
کہ مارے غصہ کے منھہ سے آواز نہیں نکلتی - کھڑکی تک
بغیر لٹھیا لئے ہوئے چلا جاتا ہے - ھ'رن بلونڈر کی طرف
پیٹھہ کئے کھڑا ہے - اتنے میں دروازہ یکبارگی کھلتا ہے اور
آگے جل داخل ہوتی ہے اس کے پیچھے چارلس اور
اس کی بیوی کلو اور رولف داخل ہوتے ہیں -

[چارلس خوبصورت سا آدمی - مونچھیں ایسی جیسے
اس کی وجاہت میں قرار واقعی ترقی ہو رہی ہے -
عمر کوئی ۲۸ سال وسٹکوٹ کے کالر میں سفید
حاشیہ --

[چارلس کلو کے بغل میں اس طرح ہاتھہ دئے چلا
آ رہا ہے جیسے پلٹ پڑنے سے روکنے کا ارادہ ہو --
کلو حسین نو جوان عورت -- سیہ چشم - ہونٹ بالکل
سرخ جیسے پوڈر لگا ہو -- اور لباس مقامی حالتوں
کو دیکھتے ہوئے کسی قدر کم حیثیت --

[رولف جو سب سے پیچھے آ رہا ہے -- ایک بیس
سالہ نو جوان ہے - کشادہ چہرہ اور بھورے بھورے

سخت بال - جل اپنے باپ کے پاس سیدھی دوڑی چلی
جاتی ھے - باپ اب تک کھڑکی میں کھڑا ھے - جل کے
ھاتھ میں ایک بوتل ھے -]

جل ——

[خاص آواز سے]

ابّا جان، میں ٹھیک وھی دوا لائی -
خاص وھی دوا جو بہت فائدہ کرتی ھے -
- وھی چیز ابّا جان کم نہیں ؟ آئیں یہ
معاملہ کیا ھے ؟

[یہ بات کچھ اس انداز سے کہی گئی جیسے کمرہ کی
حالت سے اُس نے تاڑ لیا ھو کہ کچھ جھگڑا ھو رھا ھے -
ھل کرایست اپنی جگہ یعنی کھڑکی کے پاس سے جہاں
کھڑا ھے جنبش نہیں کرتا اور وھیں کھڑے کھڑے اِشارے
سے جواب دیتا ھے - جل اسی کے پاس کھڑی ھو جاتی
ھے - کبھی اپنے والد کی طرف گھور کے دیکھتی ھے
کبھی ھارن بلوئر کی طرف - اس کے بعد جیسے دونوں کے
درمیان میں کھڑی ھو کے باپ سے مخاطب ھوتی ھے -
چارلس اپنے باپ کے پاس کھڑا ھو جاتا ھے جو کینہ
سے اب تک جوں کا توں کھڑا ھے جہاں سے اُس نے

آخري تقرير كي تهي - كلو اور رولف پس و پيش كے
عالم ميں آتشدان اور دروازہ كے درميان كهڑے هيں -]

هارن بلوئر — چارلي كهو - بيٹے ' كيا هوا ؟

چارلس — معامله طے نهيں هو سكا ؟

هارن بلوئر — نهيں هو سكا ' كيا معني ؟

چارلس — بس وہ كه هي رهي تهي كه " دو تين
هزار پانسو پر طے " كه اتنے ميں ڈاكر
پهنچ گيا -

هارن بلوئر — يه ڈاكر كهاں سے پهاند پڑا بيچ ميں !
كُتا كهيں كا ! ابهی ابهي تو يهاں تها -
اچها اب ميں سمجها -

چارلس — بس سرپٹ پهنچا اور بڑي بي كو عليحدہ
لے جا كے كچهہ بات چيت كي - اب كيا بات
چيت هوئي يه مجهے معلوم نه هو سكا -
ليكن پلٹنے كے وقت بالكل اُلّو كي شكل
تهي اور الو سے بهي زيادہ هوشيار معلوم

ہوتا تھا - بڑی بی نے پہلے تو فرمایا کہ
میں ذرا سوچ لوں پھر سوچلے سے یہ
معلوم ہوا کہ اور باتوں پر بھی غور کرنا
ہے -

ہارن بلوئر — تم نے کہا تھا کہ دأم چاہو اسی وقت
لے لو ؟

چارلس — جی ہاں ! قریب قریب انہیں لفظوں
میں کہا تھا -

ہارن بلوئر — پھر کیا کہا ؟

چارلس — کہا کہ زیادہ مناسب یہی معلوم ہوتا
ہے کہ نیلام کر دیا جائے تاکہ کسی کو شکایت
نہ ہو اور یہی باتیں دریافت ہوئیں - وہ
تو بالکل حرص کی تصویر ہے -

ہارن بلوئر — نیلام ! خیر ، اگر ابھی تک بولی
ختم نہیں ہوئی جب تو ہم لے بھی
لینگے - یہ سب اسی مردود ڈاکر کی

کارستانی ھے - ھل کرایسٹ سے تو ھم سے
تھن گئی -

چارلس —— میں پہلے ھی سمجھ گیا تھا -

[وہ ھل‌کرایسٹ کی طرف متخاطب ھونے کو مڑتا ھے
کہ جل آگے بڑھ کے آ جاتی ھے -]

جل ——

[چہرہ تمتمایا ھوا - انداز رعب دار بنا کے]

ھارن بلوئر صاحب ، یہ کون سی شرافت
ھے ؟

[اس کے الفاظ سن کے رولف بھی آگے بڑھ جاتا ھے]

ھارن بلوئر —— مس صاحب ، آپ دونوں فریق کو
سن لیجئے جب کچھ کہئے - یہ یک‌طرفہ
فیصلہ ٹھیک نہیں -

جل —— اس میں سننا کیا ھے ؟ جب آپ نے وعدہ
کر لیا تھا تو اب اس کے خلاف جیکمین
کو نکالنا بہت بیہودہ بات ھے - اس کا

اور مطلب هي کیا هو سکتا هے؟

هارن بلوئر — مطلب کیا هو سکتا هے، بڑے غضب کي بات هے! میں تو اس دهن میں هوں کہ اس بستي کي حالت کچھ سنبھل جائے اور یہاں ذرا ذرا سي باتوں پر میرے انتظام کو ملیا میٹ کر دینے کی فکر هو رهي هے!

جل — اب تک تو میں آپ کی طرف هوکے ابّا جان سے لڑائي لڑتي تهي اب میں باز آئي -

هارن بلوئر — توبہ، توبہ! آخر میري بات بھي کوئي سنیگا -

جل — خیر، اور حالات تو میں نہ جانتي هوں، نہ جاننا چاهتي هوں لیکن اتنا ضرور کهونگي کہ غریبوں کو گھر سے خارج کرنا بڑي شرم کي بات هے -

ھارن بلوئر — خدا کي پناہ ھے !

رولف — کیوں ابّا جان، کیا یہ باتیں سچ ھیں ؟

چارلس — چپ رھو، رولف ! تم بیچ میں کیوں دخل دیتے ھو ؟

ھارن بلوئر —

[رولف پر ٹوٹ پڑتا ھے]

اچھا ! یہ چھوکروں کي جماعت ھے - ذرا آپ چھوٹے منھہ بڑي بات کرنے کو رھنے دیجئے - بڑوں کو معاملہ طے کرنے دیجئے - آپ لوگ اس کو جانیں کیا جو بیچ میں کترنے لگے -

[ڈانٹ پڑنے سے رولف اپنے ھونٹھہ چباتا کھڑا رہ جاتا ھے بعد کو سر اُٹھاتا ھے -]

رولف — مجھے اس سے نفرت ھے کہ ایسے برتاؤ —

هارن بلوئر —

[گویا زهر اُگل رها هے]

کیا ؟ اگر تجھکو نفرت هے تو نکل همارے گھر سے !

جل —— یه تو صاف کهنے کي سزا هوئي ! هارن بلوئر صاحب ' اس میں جامه سے باهر هونے کي کیا بات هے ؟

هارن بلوئر — مس صاحب ' آپ نے واجب بات کهي - آپ کي خاطر سے کهئے مکان میں رهنے دیا جائے لیکن آینده سے اس کو تمیز سے بات کرنا چاهئے - چلو چارلي چلیں -

جل ——

[بهت نرمي سے]

هارن بلوئر صاحب ' ذرا......

هل کرایست ——

[کهڑکي کے پاس سے]

جل !

جل — آخر اس سے حاصل ؟ تھوڑي سي تو زندگي
ھے اس میں ھنسنا کھیلنا چاھئے کہ یہ
دنیا بھر کے بکھیڑے مول لینا چاھئے !

رولف — آفریں ! آفریں !

هارن بلوئر —

[جس کے انداز سے معلوم ھوتا ھے کہ کچھہ سوچنے
کے بعد اس کے ارادوں میں پستي آچلي ھے]

دیکھو ، ذرا خیال کرو ، میں اپنے گھر میں
شورش نہیں برداشت کر سکتا - تم کو سمجھنا
چاھئے کہ جس شخص نے اتني ترقي
کي ھے ، جس نے دنیا دیکھي ھے ، جس
نے جان توڑ کے محنت کي ھے ، اُسے
نیک بد سمجھنے کي بھي تمیز ھے -
اگر نہیں ھے تو ، خدا کے یہاں اس کا
انصاف ھوگا ، لیکن میں لونڈے لپاڑیوں سے
انصاف نہیں چاھتا —

جل — "خدا" واہ رے "خدا" !

هارن بلوئر —

[جس کو اس سے سخت صدمہ پہنچا ھے]

ھت تیرے کافر شباب کي !

[رولف سے]

آپ بھي تو اسي مرض میں مبتلا ھیں ،
کیوں نہ ھو !

ھل کرایست —

[جو قریب آ گیا ھے]

جل ، خدا کے لئے تم اپني قینچي سي
زبان بند کرو -

جل — میں کیا کروں ؟

چارلس —

[ھارن بلوئر کے ھاتھوں میں ھاتھ دے کر]

چلئے ، دیکھا جائیگا - ھاتھ کنگن کو آرسي
کیا ؟ زبان سے کہنے سے کیا حاصل ؟
عمل سے ثابت کرینگے جو کچھ کہنا ھے -

ھارن بلوئر — اور نہیں کیا ؟

[ڈاکر اور بیگم هل کرایست کھڑکی سے داخل ہوئے]

بیگم هل کرایست — سب ٹھیک هو گیا ! خدا نے خیر کی -

[سب لوگ آنے والوں کو دیکھنے لگتے ہیں]

هارن بلوئر — اچھا ، تو یہ کہئے آپ نے اپنا کُتا للکار دیا ؟

[ڈار کی طرف اُنگلی کا اشارہ کرتا ہے]

بڑا تیز ہے ، واہ شاباش !

بیگم هل کرایست —

[کلو کی طرف اشارہ کرکے جو سخت پیچ‌تاب کے عالم میں کھڑی ہے]

آپ کی تعریف ؟

[کلو متعجب ہوکے پلٹ پڑتی ہے اور اس کا پاؤں کپڑوں پر سے کھسک جاتا ہے -]

هارن بلوئر — دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے ، آپ خوب جانتی ہیں -

جل — امّی جان ، ان کو میں اپنے ساتھ لائی تھی -

[کلو کي جانب کھسک کے اس کے پاس کھڑي ھو جاتي ھے]

بیگم ھل کرایست — کیا ان کو پھر تم اپنے ساتھہ لاؤگي ؟

ھل کرایست — سنا جي، تم کو یاد رکھنا چاھئے کہ —

بیگم ھل کرایست — کہ جہاں تک عورتوں کا تعلق ھے اس گھر میں میرا فیصلہ قطعي ھوگا۔

جل — امّي جان !

[متحیر ھوکر کلو کي طرف دیکھتي ھے - کلو خود کچھہ کہنا چاھتي ھے لیکن زبان ساتھہ نہیں دیتی اور ایک عجیب انداز سے ڈري ڈري سي کبھي بیگم ھل کرایست کي طرف دیکھتي ھے کبھي ڈاکٹر کي طرف -]

[کلو سے]

مجھے سخت رنج ھے لیکن خیر دیکھا جائیگا - آؤ چلیں !

[بائیں جانب سے دونوں چلے جاتے ھیں - رولف جلدي جلدي ان کے پیچھے آتا ھے]

چارلس — آپ لوگوں نے همارے گھر کے لوگوں کي توهین کي - کیوں ؟ اس کا اور کیا مطلب هے ؟

[بیگم هل کرایست صرف مسکرا کے رہ جاتي هے]

هل کرایست — میں معافي چاهتا هوں ! واقعي یه قابل افسوس هے ' اور مجھے سخت رنج هے - همارے تمہارے جھگڑوں میں عورتوں کو پڑنے کي ضرورت نہیں هے - اگر هماري تمہاری لڑائي بھي هو جب بھي شرافت کو هاتھ سے نه دینا چاهئے -

هارن بلوئر — باتیں بنانے سے کیا فائدہ ؟ اب هماري تمہاري نوچ کھسوٹ هي هوگي ' دستانے اُتار کے کھلے کھلے پنجوں اور ناخنوں سے نوچ کھسوٹ هوگي ایسي ویسي بھي نہیں ! اس کے بعد جس کو خدا دے وہ لے - میں تو کوئي کسر اُتھا نه رکھونگا - آگے خدا مالک هے - کیوں بے ڈاکر ! اپنے کو بہت هوشیار سمجھتا هے ؟ کُتا کهیں کا ! تو روک سکتا

ہے - سنتری خریدي ہو اور پھو خریدی ہو
جب تو سند! چارلي ' آو چلو -

[فریب سے دونوں گزرتے ہیں اور جل دو بارہ کمرہ
میں داخل ہو رہي ہے - دروازہ میں آمنا سامنا ہو
جاتا ہے -]

ھل کرایست — کہو ڈاکر ' کیا حال ہے ؟

ڈاکر — سر دیست تو ہوا موافق ہے - بڑي بي نے اب
نیلام کي ٹھاني ہے - آگے ٹس سے مس
نہیں ہوتي - کہتي ہے میں دونوں کو ہمسایہ
دونوں کو عزیز جانتي ہوں ' کسي سے
بھي مروت نہیں توڑ سکتي - لیکن اگر
سچ پوچھئے تو اس کي نظر روپیہ پر ہے -
باقی خیر صلاح !

جل —

[آگے بڑھتے ہوے]

آمّي ، جان ! اب ؟

بیگم هل کرایست — اب کیا ؟

جل — آپ نے اس خاتون کی توهین کیوں کی ؟

بیگم هل کرایست — میں نے صرف یه کہا تها که
هوا کهانے ساته چلی جانا - یه کب کہا
تها که یہاں لے کے چلی آنا ؟

جل — چاهے کسی رئیس کی بیٹی شریف زادی
هی کیوں نه هو ؟

بیگم هل کرایست — بیٹی جل ! اب اس معامله
میں دخل نه دو - همیں کو طے کرنے دو که
کس سے هم سے میل رهے اور کس سے
بگاڑ رهے -

[ڈاکر کی طرف دیکهتی هے]

بیگم هل کرایست — بوکهلا گئی یا بالکل بدحواس
هو گئی !

جل — امّی جان ، آپ تو پہیلیاں بُجهاتی هیں -

اگر آپ کوئي خاص بات جانتي هیں تو
کہتي کیوں نہیں ؟

بیگم هل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

کیوں ! کیا اب کہ هي دوں ؟

هل کرایست — ڈاکر صاحب ، ذرا آپ معاف کیجئیگا !

[ڈاکر سر تعظیم خم کر کے کھڑکي سے باهر نکل
جاتا هے]

جل ، تم کو بڑوں کے سر نہ چڑھنا چاهئے -
یہ بات چیت تمہارے منھہ سے اچھي نہیں
معلوم هوتي -

جل — ابّا جان ، میں اس کي قایل نہیں - میرا
تو همیشہ کے لئے سر نیچا هو گیا - یہ
بھي کوئي بات هے کہ کسي بیچارے نے
زبان نہیں کھولي اور آپ توهین پر توهین
کئے چلے جا رهے هیں - اگر هارن بلوئر کو

آپ شہدہ کہتے ہیں تو اس برتاؤ کو آپ کیا کہتے ہیں ؟

بیگم هل کرایست — چھوکری ، کچھ سمجھنی بوجھنی بھی ہے یا قینچی سی زبان ہی چلتی ہے ؟

هل کرایست — آخر ماجرا کیا ہے ؟ هارن بلوئر صاحب کی بہو کا کیا قصہ ہے ؟

بیگم هل کرایست — میں اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتی وہ کچھ ہی قصہ کیوں نہ ہو !

[جل کی جانب سخت نگاہ سے دیکھتی ہے اور کھڑکی سے باہر چلی جاتی ہے -]

هل کرایست — جل ، تم نے اپنی والدہ کو بہت پریشان کیا ہے !

جل — جی نہیں ! ڈاکر نے کچھ ماں سے لگائی بجھائی کی ہے - اسی نے کوئی قصہ گھڑا ہے - میں تو جب ہی سمجھ گئی تھی

جب چبکے چبکے کانا پھوسی ہو رہی
تھی - میں تو اس ڈاکر کو دیکھے خار
کھاتی ہوں! لفنگا ہے لفنگا اچھا خاصہ!

ہل کرایست — اب تمہاری طرح ساری دنیا تہذیب
کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نہیں رہتی -
بڑے کام کا آدمی ہے ڈاکر - جل کو
اپنی ماں سے معافی مانگنا چاہئے -

جل —

[اپنے بندھے ہوے بالوں کو جنبش دے کے]

ابا جان ، یہ بات نہیں ہے - ایک ذرا سا
بھی آدمی اگر ان کے چکمہ میں آ جاے تو
نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچا دیں - امی
جان تو جب اپنی بات پر آ جاتی ہیں
تو بالکل زہر کی پڑیا ہو جاتی ہیں -
جانا کہ ہارن بلوئر لچّا ہے ، شہدہ ہے ،
سب کچھ ہے ، لیکن اس کا مطلب یہ
تو نہ ہوا کہ ہم سب بھی اسی کے ساتھ
ساتھ لچے بن جائیں -

ھل کرایسٹ ـــ تو گویا ھم لوگ بھي شھدپن کرنے
کي صلاحیت رکھتے ھیں! چلو یہ سند
خوب ملي!

جل ـــ نھیں ابّا جان، یہ بات نھیں - میں نے تو
صرف اتنا کہا تھا کہ آپ جو چاھے آپ
برتاؤ ھارن بلوئر کے ساتھ کیجئے، امّي جان
اس کو اچھا ھي کھے جائینگي - ان کا
خود اور ڈاکر کا تو کہنا ھي کیا ھے!

ھل کرایسٹ ـــ اخّاہ، آج تو تم نے سنجیدگي اور
متانت کي حد کر دي!

جل ـــ نھیں، حقیقت یہ ـــ

[اس کي آواز گلو گیر ھو جاتي ھے]

اب تو ذرا میرے ھنسنے کھیلنے کے دن آئے
تو یہ دنیا بھر کي آفتیں آ گئیں - امّي
جان کے غصے کي اگر یہي حالت رھي تو
زندگي زھر ھو جائیگي - اوروں کے ساتھ
پڑکے ابّا جان آپ کو یہ طریقے نہ سیکھنے

چاهئے - آپ کا درد اب کیسا ھے ؟

هل کرایست -- اچھا ھے - اب تو بہت افاقه ھے -

جل — دیکھا ! اس سے تو معلوم هوتا ھے کہ آپ کے لئے چاھے دلچسپي کا سامان هو لیکن همارى خدا هي خیر کرے !

هل کرایست — معلوم هوتا ھے تم سے اور اس کا کیا نام ھے -- رولف سے -- کچھہ ساز باز هو چلا - کیوں ؟

جل -- نہیں ، مگر اب اس سے کیا ؟ وہ گھرونداا بن کے بگڑ گیا !

[اپنے هونٹھہ دانت کے نیچے دباتي ھے -]

هل کرایست — مجھے تو اس کا ذرا بھي افسوس نہیں -

جل — میں کچھہ شباب اور عاشقي کے خواب نہیں دیکھنا چاهتي لیکن بهرحال راه و رسم میں کوئي هرج هي نہیں سمجھتی - میں تو چاهتي هوں کہ دل خوش رکھوں ،

هر چیز سے لطف اُٹھاؤں - لیکن جب هر
آدمی منافرت کا وظیفہ پڑھتا هے تو دل
خوش رکھنا معلوم ! آپ تو انھیں باتوں
میں آلودہ رهنا چاهتے هیں ' رهی
میں سو میں کیا ! میري قسمت میں بھي
یھي پریشاني لکھی هے - هماري قسمت
پھوٹي هے ! دن رات ' صبح شام ' سوائے
نفرت کے اور کوئي خیال هی کسي کے
ذهن میں نهیں آتا !

هل کرایست — تم کو اپنے گھر سے تو محبت هے نهیں !

جل — محبت ؟ میں تو اپنے گھر پر جان دیتي هوں -

هل کرایست — یہ بات هے تو خوب یاد رکھنا کہ جب
تک اس موذي کو روکا نہ جائیگا اس گھر
میں رهنا محال هو جائیگا - چمني ' دھواں
هر طرف یهی سامان دکھائی دیگا - درخت
سب پتڑا هو جائینگے ' خدا کي پناہ !
ذرا خیال کرو وهاں !
[اشارہ کرتا هے]

ذرا سوچو تو!

[اس طرح اشارہ کرتا ھے گویا جیسے اس کو صاف دکھائي دے رھا ھے کہ چمنیاں بلند ھو رھي ھیں اور دھواں نکل رھا ھے -]

میں یہیں پیدا ھوا ' میرے باپ یہیں پیدا ھوئے ' سب ان درختوں اور مرغزاروں کو دیکھ کے جیتے تھے - اور اب یہ جنگلی جانے کہاں سے "ترقي" کا خبط لے کے آ گئے ھیں! انہیں سنٹري کے سبزہزاروں میں میں نے گھوڑے کي سواری سیکھي ' دنیا بھر میں ایسے سبزہزار ڈھونڈھے سے نہیں مل سکتے ' ایک ایک درخت پر میں چڑھا ھوں - ھائے کس منحوس ساعت میرے باپ نے اس کو بیچا! لیکن اِس دن کي ان کو کیا خبر تھي! کیا کہیں! مصیبت بھي ایسے وقت میں آئي جب روپیہ پیسہ کا توڑا ھے -

جل —

[اس کے بازو سے چھوٹ کے]

ابّا جان !

ھل کرایست — ھاں کیا ھے ؟ لیکن جتنی محبت
ھم کو اس مکان سے ھے تم کو نہیں ھے —
کبھی کبھی تو میں خیال کرتا ھوں کہ
تم چھوکرے چھوکریاں دنیا میں کسی
چیز سے محبت نہیں کرتے -

جل — ابّا جان ! میں تو محبت کرتی ھوں ،
ضرور محبت کرتی ھوں -

ھل کرایست — تم تو دیکھ ھی رھی ھو ، اب اس
زندگی میں ایسی عمدہ جگہ ایسا پر فضا
منظر نصیب نہیں ھو سکتا ، چاھے جو
ھو - لیکن بغیر اچھی طرح لڑائی لڑے
تو میں اس مکان کو برباد ھونے نہ دونگا -

[اس بات کا احساس کرتے ھوئے کہ اس کے خلاف خیالات
کا اظہار ھوگیا اُٹھہ کے کھڑا ھو جاتا ھے اور کھڑکی تک
ٹہلتا ھوا چلا جاتا ھے ، داھنی جانب مڑ جاتا ھے — جل
کھڑکی تک پیچھے پیچھے چلی جاتی ھے اس کے بدن انگڑائی
لے کے دونوں ھاتھہ بلند کرتی ھے -]

جل — اوهو ! اوهو !!

[پشت پر سے آواز آتی ھے "جل !" — مڑ کے دیکھتي ھے اور حیرت زدہ ھو کے پیچھے پلٹ جاتي ھے اور کھڑکي کے داھنے بازو کا سہارا لے کے کھڑي ھو جاتی ھے ، بائیں طرف سے رولف آتا ھے -]

کون ھے ؟

رولف —

[کھڑکي کے پاس بازو کا سہارا لئے ھوئے کھڑا ھے ،]

دشمن ! کلو کے بٹوا کو تلاش کرتے آیا ھوں -

جل — چلے جاؤ ، دشمن ! خیریت نہیں ھے -

[رولف کھڑکي سے نکل آتا ھے اور کلو کا بٹوا جہاں گرگیا تھا وهاں سے اُٹھا لیتا ھے پھر پلٹ کے اسي کھڑکي کے بائیں جانب سہارا لے کے کھڑا ھو جاتا ھے -]

رولف — معاملہ کچھ سلجھتا نظر نہیں آتا ! کیوں ؟

جل — ھے تو ایسا ھي -

رولف — بزرگوں کے گناہ اور پڑیں ھمارے سر ، بھگتیں ھم لوگ !

جل -- تین چار پشت تک چھاؤں پڑتی ہے - آخر ابّا جان نے کون سا گناہ کیا ؟

رولف -- ایک طرح سے کوئی گناہ نہیں کیا ! البتہ یہ سمجھ میں نہیں آتا ' اور میں نے تم سے اکثر کہا بھی ہے کہ آخر تم لوگ ہم کو باہری ' غیر کیوں سمجھتے ہو ؟ مجھے تو یہ بات کچھ اچھی نہیں لگتی -

جل -- لیکن اس میں آپ لوگوں کو یا کم سے کم آپ کے والد صاحب کو تو برا ماننا نہیں چاہئے -

رولف -- انسان تو دونوں ہیں - آپ کے والد صاحب بھی اور میرے والد صاحب بھی - وہ بھی تو ہم لوگوں سے وابستہ ہیں - یہ جتنی ترقی ہو رہی ہے آخر کس کے لئے ہو رہی ہے ؟ ہمارے لئے تو - بھلا جیسا برتاؤ تمہاری ماں نے کلمو کے ساتھ

کیا ھے ویسا کوئي تمھارے ساتھ کرے تو کیا
ھو؟ اور تمھاري ماں نے ایسے طریقے برت کے اور
لوگوں کے بھي سر پھرا دئے ھیں - کوئي شخص
بھي تو بیچاري کلو سے ملاقات کرنے نہیں آتا -
اور کیوں نہ ھو! میں تو سمجھتا ھوں
یہ حد درجہ ذلیل بات ھے کہ کسي کو
محض اس لئے متروک کر دیا جائے کہ وہ
باھري ھیں یا نو وارد ھیں ' اُن کي حیثیت
کا اندازہ اُن پر نہ چھوڑا جائے بلکہ اُن کی
حیثیت آپ خود اپنے طریقوں سے بنائیں
بگاڑیں -

جل — یہ اس لئے نہیں کہ آپ لوگ نووارد ھیں -
اگر آپ کے والد صاحب شرافت کا برتاؤ اور
لوگوں کے ساتھہ کرتے تو اور لوگ بھی اُن
کو شریف سمجھتے -

رولف — یہ کہئے - مجھے تو یقین نہیں آتا - میرے
والد کی قابلیت میں کس کو شک ھو
سکتا ھے؟ اُن کا خیال ھے کہ اس مقام پر

اُن کا دباؤ لوگوں کو ماننا چاھئے ' بجائے
اس کے ھر شخص خود اُن کو دبانے کی
فکر میں ھے - ھاں ' ھر شخص اسی دُھن
میں لگا ھوا ھے - وہ بھی جھلّا جاتے ھیں
اور سونچتے ھیں کہ جس طرح ھو اپنی
بات کی پچ کی جائے - جل ' تم کو تو
انصاف ھاتھ سے نہیں دینا چاھئے - تم
کو تو حق بجانب رھنا چاھئے -

جل --- میں بالکل حق بجانب ھوں -

رولف --- تم ھی حق بجانب ھوتیں تو پھر کیا
تھا ! ذرا خیال کرو کلو ' --- بچاری کلو --- اور
چارلی غریب نے کیا قصور کیا ھے ؟ اس
معصوم کی تو جان پر بن گئی ھے - جب تک
چارلی کی شادی نہیں ھوئی تھی جب
تک کا کوئی مضایقہ نہ تھا - والد صاحب
بھی یہ امید نہ رکھتے تھے کہ لوگ ملنے
جائینگے ' لیکن چارلی کی شادی کے بعد
بھی لوگوں کی کنارہ کشی ستم ھے -

جل — میں تو جانتی ہوں کہ یہی لطف کی بات
ہے -

رولف — کیوں نہ سمجھو! ہو تو آخر اسی دانہ
پانی کی پلی ہوئی - تم کو تو میں ان
خیالات سے بالاتر سمجھتا تھا -

جل — اور جو کوئي تمہارا گھر مٹي میں ملانے پر
آمادہ ہو جائے تو راضي ہو جاؤگے ؟

رولف — میں تم سے بحث کرنا نہیں چاھتا -
جیسے ہر چیز دنیا میں بدلتی رہتی ہے
گھر کي بھی ہیئت تبدیل ہوتي رہتي
ہے - گھر کیا کچھ دنیا کے قاعدوں سے
مُستثنیٰ ہے ؟

جل — بہتر ہے ! تو تم آکے ہمارا گھر چھین لو -

رولف — ہم لوگوں کي یہ خواہش ہرگز نہیں ہے
کہ تمہارے گھر پر قبضہ کر لیں -

جل — اور یہ جیکمین کے گھر کیوں لئے لیتے
ہو ؟ ......

رولف — تو یہ صاف کیوں نہ کہہ دو کہ اپنی کھوگی
کسی دوسرے کی نہ سنوگی !

[جانے کے لئے گھوم پڑتا ہے –]

جل — دشمن !

[جب رولف جانے کے قریب ہوتا ہے –]

رولف —

[جاتے ہوئے مڑ کر]

ہاں ، دشمن !

جل — اچھا ، تو آؤ لڑائی کے پہلے ایک دفعہ ہاتھ
تو ملالیں -

[کھڑکی کی بازو سے ہٹ کر دونوں ایک دوسرے کا
ہاتھ بڑے زور سے پکڑ کے دباتے ہیں –]

پردہ گرتا ہے –

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

ایک بڑے ہوٹل میں جہاں چیزوں کی خرید فروخت
ہوتي ھے بلیرڈ کھیلنے کا کمرہ — مقام دیکھنے میں
نہایت عمدہ گو بہت چوڑا نہیں — یہاں نیلام کنندہ
اپنا کام کرتا ھے — بائیں کو ایک پتلي سي میز اور
حاضرین کے رخ کو دو کرسیاں — یہاں نیلام کنندہ بیٹھ کے
یا کھڑے ھو کے حاضرین کو مخاطب کریگا — میز کے گرد
ھرے رنگ کے کاغذ کے اشتہارات بکثرت لٹک رھے ھیں -
مجمع میں عام لوگ بھي ھیں اور خریدار بھي — بائیں
کو برابر ھي میز کے قریب ایک دروازہ ھے — پیچھے کي
دیوار کے برابر میز کے پشت پر دو اونچي اونچي
تپائیاں پڑي ھوئي ھیں جیسي بلیرڈ کھیلنے کے کمروں
میں اکثر دیکھي جاتي ھیں — تپائیوں تک پہنچنے کے لئے
دو دو زینے ھیں — دیوار کے بیچوں بیچ میں دروازہ ھے
جس میں شاہ بلوط کے تختے جڑے ھیں — روشندان سے

ستمبر کے مہینے کي دلخوشکن دھوپ آ رھي ھے — جس وقت پردہ أٹھتا ھے استیج بالکل خالي ھے – پردہ أٹھتے ھي ڈاکر اور بیگم ھل کرایسٹ پشت کے دروازہ سے داخل ھوتے ھیں -

ڈاکر — ذرا ان سے ھت کے بیٹھنا چاھئے - بیگم صاحب ! ھارن بلوئر اور چارلي کو ذرا دیکھئے -

[حاضرین کے جانب اشارہ کرتا ھے]

بیگم ھل کرایسٹ — تین بجے سے نیلام شروع ھوگا - کیوں ؟

ڈاکر — ٹھیک تین بجے تو خیر کیا شروع کر سکیں گے ؟ یہ لوگ ایسے وقت کے پابند نہیں ھوتے اور صرف "سنڈري" ھي کا تو نیلام ھونا ھے - چھوٹي بیگم صاحبہ کیسا اس لڑکے کے ساتھ تشریف رکھتي ھیں -

[بیگم چارلس ھارن بلوئر کي طرف اشارہ کرتا ھے -]

وہ دیکھئے دروازہ پر - میں اس لونڈے کو

خوب پہچانتا ہوں - میں نے آپ سے سب
حال کہ دیا ہے -

بیگم هل کرایست — ڈاکر ' خوب سمجھ بوجھ لینا -
اگر کوئی غلطی یا غلط فہمی ہو گئی تو
غضب ہو جائیگا -

ڈاکر —

[سر هلا کر]

بجا فرماتی ہیں ' بیگم صاحب ! اس
میں کیا شک ہے ؟ آپ نے غور کیا
ہوگا کہ نیلام دیکھنے کے لئے خدائی بھر کے
بیفکرے جمع ہو جاتے ہیں - جو لوگ بہت
مصروف سمجھے جاتے ہیں وہ بھی نیلام
دیکھنے کے لئے نہ جانے کیسے وقت نکال
لیتے ہیں - آپ چاہے جب دیکھ لیجئے -
ڈیوک کے مختار عام بھی آ دھمکے ہیں -
یہ تو نہ اپنی ٹانگ لڑائینگے خواہمخواہ
کو -

بیگم هل کرایست — صاحب کہاں رہ گئے ؟

ڈاکر — وہ کیا صحن میں ہیں - مس صاحب بھی

ساتھ ساتھ ہیں - یہیں آ رہے ہیں - اگر مجھ
سے ملاقات ہو گئي جب تو کچھ بات ہي
نہیں ورنہ ان سے کہ دیجئیگا کے جیسے
آخري بولي ہو چکے تو اگر مجھے آگے بڑھنے
کي اجازت ہو تو رومال ناک میں لگا لیں
بس میں آگے بڑھونگا اور جب دوبارہ رومال
ناک میں لگائیںگي تو میں سمجھونگا کہ
بس ختم کر دینا چاہئے - مجھے تو امید
ہے کہ اس کي نوبت ہي نہ آئیگي - ایسا
کیا ہارن بلوئر اپنا روپیہ پھینک دیگا -

بیگم ہل کرایست — کہاں تک حد مقرر ہوئی ہے ؟

ڈاکر — چھ ہزار تک -

بیگم ہل کرایست — مار ڈالا ! خیر ، خدا حافظ ہے
ڈاکر ، خدا کے نام پر شروع کر دو -

ڈاکر — خدا مالک ہے ، بیگم صاحب - میں کلو
بي‌بي والے معاملہ کو بھي سمجھ لونگا ،
کچھ گھبرانے کي بات نہیں ہے - جائیںگي

کہاں سمجھ سے نکل کے -

[منک کے اشارہ کرتا ھے اپنی ناک پر انگلی رکھتا ھے
اور دروازہ تک چلا جاتا ھے -]

[بیگم ھل کرایست دونوں زینوں پر چڑھ کر دروازہ کے
داھنی جانب بیٹھ جاتی ھے اور ایک پرانی عینک لگا
لیتی ھے - اس کے پیچھے دروازہ سے رولف اور کلو داخل
ھوتے ھیں - بیگم ھل کرایست اس کو چلے جانے کا اشارہ
کرتی ھے اور دروازہ بند کر لیتی ھے -]

کلو —

[زینوں کے قریب روشنی میں - بہت معمولی انداز
سے]

بیگم ھل کرایست صاحبہ !

بیگم ھل کرایست —

[جیسے کوئی تعجب نہیں ھوا]

کیا ارشاد ھوتا ھے ؟

کلو —

[دو بارہ]

بیگم صاحبہ !

بیگم ہل کرایست — کیا فرماتي ہیں ؟

کلو — میں نے تو حتي‌الامکان کبھي آپ کي شان
میں کوئي گستاخی نہیں کي -

بیگم ہل کرایست — کیا میں نے کبھي کہا ہے کہ
آپ نے کوئي گستاخی کی -

کلو — لیکن آپ کا برتاؤ تو ایسا ہے جیسے میں
نے آپ کا کچھہ نقصان ہي کر ڈالا ہے -

بیگم ہل کرایست — میں نے تو اپني جان میں
ایسا کوئي برتاؤ نہیں کیا - اور سچ پوچھئے
تو مجھہ سے آپ سے واسطہ ہي کیا ہے -
آپ اپنے گھر خوش - ہم اپنے گھر خوش -

کلو — آپ کے مکان کے خراب ہونے میں میرا کوئي
قصور نہیں ہے - بھلا مجھے کیا دخل ہے -

بیگم ہل کرایست — آپ کو دخل نہیں ہے تو آپ
روک تو سکتي ہیں - وہ کیا آپ کے میاں
صاحب اور آپ کے خسر صاحب تشریف
رکھتے ہیں -

کلو — میں نے تو بڑی کوشش کي -

بیگم ھل کرایست —

[کلو کي طرف دیکھتے ھوئے]

اچھا ، میں جانتي ھوں ایسے لوگ عورتوں کي باتوں کو خاطر میں نہیں لاتے -

کلو —

[کسي قدر تیز مزاجي سے]

مجھے اپنے خاوند سے محبت ھے - مجھے ...

بیگم ھل کرایست —

[گھور کے اس کي طرف دیکھتے ھوئے]

آخر یہ آپ مجھ سے مخاطب کیوں ھوئیں ؟

کلو —

[درد ناک غمزدہ انداز سے]

اس لئے کہ مجھے خیال ھوا کہ آپ مجھے کم سے کم انسان تو ضرور ھي سمجھینگي -

بیگم ھل کرایست —— تو معاف کیجئیگا - اس وقت
مجھے نہ پریشان کیجئے تو بہت بہتر
ھے -

کلو ——

[غمناک انداز سے بات مانتے ہوئے]

بہتر ھے ' میں دور جاکے اُدھر بیٹھونگی -

[بائیں جانب جاکے زینوں پر سے ھوتے ھوئے بیٹھ
جاتی ھے -

[رولف دروازہ سے دیکھتا ھے اور کلو کو وھاں بیٹھے
دیکھ کر خود بھی وھیں آ کے بیٹھ جاتا ھے - بیگم
ھل کرایست پھر ذرا داھنے کو ھٹ کے مطمئن بیٹھ
جاتی ھے -]

رولف ——

[ایک بار بیگم ھل کرایست کی طرف دیکھ کے کلو کے
شانے پر جھکتے ھوئے]

اب تو طبیعت اچھی ھے بالکل ؟

کلو ــــ بڑی شدت کی گرمی ہے !

[نیلام کے اشتہار سے پنکھا جھلتی ہے]

رولف ــــ ڈاکر بھی آتے ہیں - مجھے اس شخص سے
نہ جانے کیوں چڑ ہے -

کلو ــــ ڈاکر کہاں ہیں ؟

رولف ــــ وہ کیا بیٹھا ہے - وہ دیکھو - دیکھا ؟

[کمرہ کی داہنی طرف اشارہ کرتا ہے]

کلو ــــ

[اپنی جگہ پر سمت کے دیکھتی ہے]
اچھا ، وہ ہے -

رولف ــــ

[غیر متوجہ انداز سے]
وہ اس کے پاس دوسرا کون ہے جو ادھر
ہی ٹکٹکی لگائے ہے -

کلو ــــ معلوم نہیں کون ہے ؟

[اشتہار نیلام ذرا بلند کر کے پنکھا جھلتی ہے اور اپنا
منھ بالکل آڑ میں کر لیتی ہے -]

رولف —
[کلو کی طرف دیکھ کے]
کیوں کیسی طبیعت ہے ؟ پانی منگواؤں
تھوڑا سا ؟

[کلو کے اشارہ پر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے]

[جب دروازہ پر پہنچتا ہے تو ہل کرایسٹ اور
جل داخل ہو رہے ہیں - ہل کرایسٹ اپنے خیالات
میں محو پاس سے گزر کے اپنی بیوی کے پاس بیٹھ
جاتا ہے -]

جل — خوب رولف ، خوب ہم لوگوں کو نکلوانے کے
لئے آئے ہیں ! کیوں ؟

رولف —
[زور دے کے]
جی نہیں ، میں کلو کے علاج کے لئے پریشان
ہوں - ان کی طبیعت اچھی نہیں ہے -

جل —
[کلو کی طرف کنکھیوں سے دیکھ کے]
یا خدا ! اُن کو تو یہاں آنا ہی نہ تھا -

[رولف کوئي جواب نہیں دیتا اور باھر چلا جاتا ھے -]

[جل پہلے کلو کي طرف دیکھتي ھے پھر اپنے والدین کي جانب نگاہ کرتي ھے جو دھیمي آواز میں کچھ بات چیت کر رھے ھیں، اور اپنے والد کے بغل میں بیٹھ جاتی ھے جو کسي قدر ایک طرف کو ھٹ کے لڑکي کے لئے جگہ خالی کر دیتا ھے -]

بیگم ھل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

کیوں ڈاکر تم کو دیکھ رھا ھے ؟

[ھل کرایست اشارہ سے ھاں کرتا ھے]

وقت کیا ھے ؟

ھل کرایست — تین بجنے میں ۳ منٹ باقي ھیں -

جل — کیوں ابّا ! پاؤں تو آج رہ رہ گئے - توبہ ! توبہ !

ھل کرایست — اُف !

جل — امّي جان! آپ کا کیا حال ھے؟

بیگم ھل کرایست — مجھے تو کچھ نہیں معلوم
ھوتا -

جل — ھارن بلوئر کي برتنوں سے بھري ھوئي گاڑی
راستہ ھي میں ملي تھي - یہ تو شگون
ھوا!

بیگم ھل کرایست — کچھ پگلي تو نہیں ھو گئي -
نادان کہیں کي!

جل — اچھا ان کو سلپٹ چرخہ کو دیکھئے! ابّا
جان، میرا ھاتھ پکڑ لیجئے -

بیگم ھل کرایست —
[اپنے خاوند سے]
آپ کے پاس رومال ھے کہ نہیں؟ رومال
ضرور ھاتھ میں رکھئیگا -

ھل کرایست — میں چھ ھزار سے آگے نہیں بڑھ
سکتا - جانتي تو ھو کہ جو پیسہ بھي آئیگا

قرض هي سے آئیگا - اور زیادہ آئیگا کہاں
سے ؟ جایداد میں گنجایش بھي تو نہیں -

[اپنے کوت کے اندر جیب میں هاتھ ڈالتا ھے اور
رومال کا ایک سرا باھر نکال لیتا ھے]

چِل — اخّاہ ! مس منفز بھي آ گئیں - ابھي ابھي
تو آئي هیں - کیسي بڈھي مکڑي ھے کم
واہ ! واہ !! واہ !!!

بیگم هل کرایست — آئي هیں اپني طبیعت خوش
کرنے - میں کہتي هوں جتني رقم یکمشت
دي جاتي ھے وہ نہیں لیتي ھے ' کہتي ھے
میں بے لوث هوں - بے لوث نہیں خاک ھے !

هل کرایست — تو اس میں کیا ! جتنا زیادہ مل
سکے لینا چاهتي ھے ' اس میں اس کا
کوئي قصور نہیں ھے - یہ انسان کي فطرت
ھے - بات چیت ہونے سے پہلے میں بھي
اسي طرح سونچتا تھا - یہ ڈاکر کے اُدھر
کون بیٹھا ھے ؟

جل ــــ کیا ؟ کہاں ؟ کیسا پڑھن ھے !

بیگم ھل‌کرایست ــــ
[آپ ھي آپ]
ھے تو - کیا کہتا ھے ؟

[ایک نظر کلو پر ڈالتي ھے - کلو اپنی جگہ پر مغموم
بے حس و حرکت بیٹھی ھے اور آھستہ آھستہ اشتہار نیلام
سے اپنے منھہ پر ھوا دے رھي ھے -]

[اپنے خاوند سے]
ذرا جائیے ' یہ خوشبو کی شیشي کلو کو
دے دیجئے -

ھل کرایست ــــ
[شیشی ھاتھہ سے لے کر]
شکر خدا کا ! دل میں درد تو آیا -

بیگم ھل کرایست ــــ میرے دل میں ' میں تو ......

جل ــــ
[تیز نگاہ سے اپني ماں کي طرف دیکھہ کے اور خوشبو کي
شیشی ھاتھہ سے چھین کے]

میں دے دونگی -

[شیشي لئے کلو کے پاس تک جاتی ھے]

اک ذرا سا مزاج مفرح کر لیجئے - آپ کے
جسم کا تو جیسے خون ھي اُڑ گیا -

کلو ---

[تعجب سے]

جي نہیں ' میري طبیعت اچھي ھے -
آپ نے بڑي عنایت کي -

جل --- جي نہیں ' نہیں کیا معني ؟ آپ کو
خوشبو لیني ھوگي -

[کلو لے لیتی ھے]

ذرا یہ اشتہار میں دیکھ سکتي ھوں ؟
آپ کا کچھ ھرج تو نہ ھوگا ؟

[اشتہار لے کے خوب غور سے دیکھ رھي ھے —
کلو نے اپنا منھ اپنے ھاتھوں سے چھپا لیا اور خوشبو کي
شیشي بالکل منھ کے سامنے کر لي ھے -]

بڑي گرمي ھے ' کیوں ؟ میرے خیال

میں یہ شیشی آپ اپنے پاس رہنے
دیجئے -

کلو —

[اپنی سیاہ آنکھوں سے بیچینی سے اِدھر اُدھر
تاکتے ہوئے]

رولف پانی لینے گئے ہیں -

جل — آپ واپس کیوں نہیں جاتیں ؟ آپ کا ارادہ
تو آنے کا بھی نہ تھا ، یہ بات کیا ہوئی ؟

[کلو سر ہلاتی ہے]

خیر ، یہ لیجئے پانی بھی آپ کی خاطر
سے آ گیا !

[اشتہار کلو کو دے دیتی ہے اور راہ میں رولف کے
پاس سے . ر اُٹھائے ہوئے گزرتی ہے -

[بیگم ہل کرایسٹ جو کلو ، جل ، ڈاکو اور اس کے
دوست کو برابر دیکھ رہی ہے ، ہاتھ کے اِشارے سے کچھ
پوچھتی ہے لیکن نا موافق جواب ماتا ہے -]

جِل — ابّا جان! کیا وقت ہے؟

ھل کرایست —

[گھڑي دیکھ کے]

۳ منٹ آگے ھیں ۳ بج کے!

جل — غضب خدا کا! آے ھے!

ھل کرایست — جِل!

جل — بڑي غلطي ھوئي' میرے منھ سے کیا نکل گیا؟ توبہ! اے لو وہ آ گیا - وھي ھے نہ؟ خدا سمجھے!

بیگم ھل کرایست — اُش ش! .... خاموش!

[نیلام کنندہ بائیں جانب سے آتا ھے اور سیدھا میز پر جاتا ھے - آپ کي لمبائي چوڑائي برابر ھے - پستہ قد' چہرہ سرخ سپید - صورت سے بہت معمولي آدمي معلوم ھوتا ھے - بال چھوٹے چھوٹے ترشے ھوئے گویا سر پر ٹوپي رکھي ھے اور مونچھیں بھورے رنگ کي کتري ھوئي' بڑي بڑي گھني بھویں - نگاہ تیز - آپ دیکھ نہ پائیں اور وہ آپ کو سر سے پاؤں تک دیکھ لے - اپني غرض

سے بے سبب مسکراتا ھے جیسے مسکراتے کو دل سے
کوئی تعلق ھي نہیں ھے — جب بولی میں کمي ھوتي
ھے تو گویا اس کے دل پر چوٹ لگتي ھے جس سے
معلوم ھوتا ھے کہ انسانیت سے بالکل عاری نہیں ھے —
ھر ایک سے اشارہ بازي کرتا ھے — پیلا بھورے رنگ کا
کوٹ پہنے ھوئے — ویسٹ کوٹ بھی ھے جس کا کوئي
بٹن بند نہیں ھے — گرا ھوا کالر اور سیاہ و سفید رنگ
کي ٹائي خاص قطع سے باندھے ھوئے ' ادھر وہ اپنے
کاغذات یکجا کر رھا ھے اُدھر ھل کرایست کا خاندان
خوب جم کے بیٹھ گیا ھے — کلو نے پاني پیا اور پھر
تکیہ کے سہارے بیٹھ گئي — شیشي اپني ناک کے پاس
لگائے ھوئے — رولف کسي قدر آگے بڑھ کے بیٹھا ھے اور
برابر جل پر نظر جمائے ھوئے ھے — ایک مختار بھي
نیلام کنندہ کے پاس ھي میز پر ڈٹ گیا ھے —

نیلام کنندہ —

[میز پر کھٹ کھٹ کرکے]

آپ حضرات معاف فرمائیں - اگر میں
جذاب کي پوري طور پر خدمت سے معذور
رھوں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا ھے
کہ آج صرف ایک ھي جایداد نیلام

ھوگي - نمبر ۱ مندرجہ اشتہار نیلام
یعني سنڈري ڈیپ واٹر - نمبر ۲ کا نیلام
بالفعل ملتوي کر دیا گیا ھے - نمبر ۳ یعني
بڈ کاٹ کا نیلام آئندہ ھفتہ میں ھوگا -
اس کا کیا پوچھنا ھے ' کیا کہنا ھے ! تمام
کانوے کي پیرش میں اس سے بہتر مکان
یا کاشت مشکل سے ھوگي - اُس وقت
بڑي خوشي سے وہ جایداد آپ لوگوں کي
خدمت میں پیش کي جائیگي -

[ایک مرتبہ پھر اشتہار نیلام کو بغور دیکھتا ھے گویا
حاضرین کو پچھلي تقریر سمجھنے کا پورا موقع دیتا
ھے -]

تو جناب والا ' جیسا میں نے ابھي التماس
کیا ھے آج صرف ایک ھي جایداد نیلام
ھوگي - نمبر ۱ مالکانہ حقوق - کیا کہنا
ھے ! بے لگائے باغ لگے ھوئے ھیں ! ساري
زمین منجانب خدا ھي چمن بني

ھوئي ھے ! زمین ھے ' کاشت کیجئے تو سونا اُگل دے - اور مکان بنانے کے لئے تو اِس سے بہتر زمین خیال میں بھي نہیں آ سکتي - سنتري ڈیپ واٹر لاجواب جایداد ھے ! تو جناب ' جیسي نمبر ۱ جایداد ھے ویسا ھي نمبر ۱ مجمع بھي ھے - واہ ! واہ !! واہ !!!

[اپني خاص طرز سے مسکراتا ھے]

تینوں جایدادوں کا دام ایک ھي جایداد میں آ جائیں جب تو بات ھے ! آپ حضرات معاف فرمائیں میں خود شرایط نیلام آپ صاحبان کي خدمت میں پیش کر دوں - مسٹر بلڈکارڈ آپ کو سنائینگے - آپ کو زیادہ زحمت نہ دي جائیگي - بہت ھي مختصر شرایط ھیں -

[خود بیٹھ جاتا ھے اور دو مرتبہ میز کو کھٹکھٹاتا ھے -]

[مختار عام کھڑے ھوکے شرایط نیلام پڑھ کے سناتا

ھے – آواز وہ کم کوئي نہ سن سکے - جیسے ھي شوایما نیلام پڑھنا شروع کرتا ھے چارلس ھارن بلوئر پشت کے دروازہ سے داخل ھوتا ھے – ایک ذرا ٹھہر کے اِدھر اُدھر اور خاص طور سے ھل کرایسٹ خاندان کو دیکھتا ھے اور مونچھوں پر تاؤ دیتا ھوا اپني بیوي کے پاس ھي جا کے بیٹھہ جاتا ھے –]

چارلس — کلو ' کیا مزاج کچھہ ناساز ھے ؟

[اتنا سنتے ھي کلو یکبارگي چونک پڑتي ھے اور تمام حاضرین اس کا چہرہ بآسائي دیکھہ لیتے ھیں –]

اُدھر سے اِدھر چلي آؤ - ان لوگوں سے دور رھنا ھي بہتر ھے -

[ھاتھہ کے جھٹکے سے وہ ھل کرایسٹ خاندان کي طرف اشارہ کرتا ھے کلو تیز نظر سے حاضرین کے داھنے جانب دیکھہ کے نگاہ پھیر لیتي ھے -]

کلو — نہیں ' بہت اچھي طرح ھوں - اس جگہ پر بڑي گرمي ھے !

چارلس ——

[رولف سے]

تمہ یہیں رہنا ۔ کلو کا مزاج اچھا نہیں ہے ۔ میں واپس جاؤنگا ۔

[رولف سر ہلاتا ہے]

[چارلس دروازہ کے پاس واپس جاتا ہے ۔ واپسي کے وقت ہل کرایسٹ خاندان کے لوگوں کي طرف نگاہ ڈالتا ہے — بیگم ہل کرایسٹ یہ تمام حرکات بھوکي طرح دیکھہ رہي ہے — جیسے هي مختار عام عبارت شرایط نیلام ختم کرتا ہے اور بیٹھہ جاتا ہے ویسے هي چارلس دروازہ سے باہر چلا جاتا ہے —]

نیلام کنندہ ——

[کھڑا ہوتا ہے اور میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

جناب ' ملاحظہ فرمائیں ۔ ایسي نایاب جایداد ایسي بیش قیمت زمین روز روز بازار میں نہیں آتي !

[اپنے ایک دوست سے جو سامنے هي کھڑے کچھہ بات چیت کر رہے ہیں]

کیا فرمایا جناب نے ؟ سچ ھے - سچ ھے -
تمام ڈیپ واٹر میں اس سے بہتر جایداد
تو نہیں ھے - جناب اسپائیسر صاحب ،
میں تو خوب جانتا ھوں - چپہ چپہ سے
واقف ھوں - اس زمین کو دیکھ کے فرشتوں کے
منھ میں پانی بھر آتا ھے - پاس پڑوس
کیسا لاجواب ! زیادہ تعریف کرنے سے کیا
فائدہ ؟ آپ صاحبان کو کہاں تک زحمت
دی جائے ! حاضر ھی ھے اور آپ خود ملاحظہ
فرما سکتے ھیں ! پانی کی کوئی کمی
نہیں ! درخت ایک سے ایک بڑھ کر — کوئی
کسی قسم کی روک نہیں ! کوئی سیر
قبضہ داری کا بکھیڑا نہیں ! آج خریدئے کل
جو چاھے کیجئے - نگینے کی طرح جڑی
ھوئی ھے - بس آپ لوگ یہ خیال فرمالیں
کہ ڈیوک صاحب اور ھل کرایسٹ صاحب
کی ریاست کے درمیان جو یاقوت جڑا ھوا
ھے اسی کو سنڈری کہتے ھیں !

[مسکراتے ھوے]

آیر لینڈ سے مراد نہیں ہے اسی سنتری
کا تذکرہ ہے - تمام ملک میں اس زمین
کا جواب نہیں ہے - شریفوں کے لئے بے حد
موزوں ہے - اور یہ تو آپ لوگ بھی جانتے
ہیں اور میں بھی عرض کر چکا کہ ایسی
جایداد روز روز نہیں بکتی -

[ہارن بلوئر کی طرف بائیں کو دیکھتا ہے]

اس میں سونا چاندی جو کچھ نکلے
سب آپ ہی کا ہے - سونے چاندی سے
زیادہ قیمتی تو وہاں کی مٹی ہے - تو
اب کتنے سے شروع ہو؟ بولی شروع کتنے
سے بھی ہو مضایقہ نہیں - ہاں! اب چلئے
مہربان! تشریف لائیے - دو سو ایکڑ زمین!
عمدہ زمین! کاشت باغ چراگاہ مکان بنانے
کے لئے لا جواب موقع! تمام ملک میں
بس ایک ہی جگہ ہے - جو چاہئے بنائیے -
تو بس اب سرکاری بولی!

اسپایسر --- دو ہزار!

نیلام کنندہ --

[مسکراتے ہوئے]

ھاں ! آپ کا نقصان نہیں ھے ! خوب ، دو
ھزار ! ارے دو ھزار تو ایک مرتبہ سیر کرنے
کے دام ھیں ! ڈیوک کی زمین بھی مات
ھو جائیگی ، کچھہ خبر ھے ؟

[ھارن بلوئر کمرہ کے بائیں جانب سے]

پانچ سو -

اچھا دو ھزار پانچ سو ! آداب عرض ھے - تو
اب دو ھزار پانسو !

[اپنے ایک دوست سے جو اسی جگہ کھڑا ھے -]

کہئے جناب سینڈی صاحب ! کیا سر کھجا
رھے ھیں ؟ بس اتنے ھی میں سر کھجانے
لگے !

[ڈاکر کی بولی داھنی جانب سے]

پانچ سو -

اور پانچ سو ، اچھا تین ھزار - آیں ایسی
بے نظیر جایداد کے لئے کل تین ھزار ! کیا

یہ ریاست آپ لوگوں کو پسند نہیں ہے؟
کیا؟ ذرا ہمت سے!

[کچھ دیر سکوت رہتا ہے]

جل — ابّا جان! کتنے کی بولی ہے اس وقت؟

ھل کرایست — آخری بول ڈاکر کی ہے -

نیلام کنندہ — کل تین ہزار!

[ھارن بلوئر]

تین ہزار پانسو!

[ھارن بلوئر کی جانب]

کیوں یکبارگی چار ہزار کہہ دوں؟

[بیچ میں سے ایک شخص بولی بولتا ہے]

خیر، مجھے کچھ نہیں، میں سو ہی
سو بڑھاؤنگا - تین ہزار چھہ سو!

[ھارن بلوئر]

سات سو -

اور سات سو - اچھا تین ہزار سات سو!

[حاضرین کو جانچتے ہوے ٹھہر جاتا ہے]

جل — یہ کتنے کي بولي ھوئي ؟

ھل کرایست — ھارن بلوئر تھے - بیچ میں ڈیوک
صاحب ھیں -

نیلام کنندہ — آیئے حضرات ! تمام دن یوں ھي
گزرا جاتا ھے - اب چار ھزار اعلان کرتا
ھوں میں -

[ڈاکر]

شکریہ ! اب ذرا رنگ پر آچلا ھے سودا -

[بیچ میں سے ایک صاحب]

اور ایک سو - اچھا ، چار ھزار ایک سو !

[ھارن بلوئر]

چار ھزار دو سو -

[ڈاکر سے]

آپ کي طرف سے ؟ اچھا ، چار ھزار تین
سو ! غور کرنے کي بات ھے ! ایسي زمین
ایسي جایداد دوسري نہیں ھے - ایک علاقہ
ھے پورا ! پورے داموں جائیگي یہ ریاست !

ایسي جایداد کے تو جو کچھہ بھي دام
لگیں کم ھیں -

[مسکراتا ھے]

[ھارن بلوئر]

چار ھزار پانسو !

[بیچ میں سے ایک بولي]

اور چھہ سو !

[ڈاکر]

سات سو

[ھارن بلوئر]

آتھہ سو ! کیا فرماتے ھیں ؟ نو سو ؟

[بیچ والے صاحب سُن کھینچے جاتے ھیں -]

والے صاحب سون کھینچے جاتے ھیں -

[ڈاکر]

نو سو !

[ھارن بلوئر]

پانچ ھزار ! خوب ! خوب ! اب معاملہ آیا

ھے ڈھنگ پر! پانچ ھزار — پانچ ھزار!

[ٹھہر جاتا ھے اور مختار عام سے کچھ باتیں کرنے لگتا ھے -]

ھل کرایست — اب تو بھر گئے!

نیلام کنندہ — حضرات! یہ جایداد پھینک نہیں دینگے ھم - کل پانچ ھزار! توبہ ' آدھے دام بھی تو نہیں آتے ھیں -

[ڈاکر]

پانچ ھزار ایک سو -

[ھارن بلوئر]

دو سو!

[ڈاکر]

تین سو - پانچ ھزار تین سو! کیا کہا آپ نے؟ پانچ ھزار پانچ سو!

[اپنے اشتہار نیلام کو دیکھنے لگتا ھے]

جل —

[کسی قدر پریشان ھو کر]

ابّا جان ' یہ تو دشمن ھو گیا ' کمبخت!

نیلام کنندہ — اب پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں
آ سکتا - بقول شاعر

"جو کوئی آج نہ پائیگا
سو چیگا پچھتا ئیگا"

کیوں جناب پانچ ہزار چھ سو ؟

[ڈاکر]

پانچ ہزار چھ سو -

[ہارن بلوئر]

سات سو -

[ڈاکر]

آٹھ سو - پانچ ہزار آٹھ سو پونڈ ! اب
کچھ دام آئے ہیں لیکن ابھی بڑی کسر
ہے -

[کچھ دیر کے لئے خاموشی — نیلام کنندہ اپنی
کامیابی پر خوش ہوتا ہے اور اپنی پیشانی سے پسینہ
پونچھتا ہے -]

جل — یہ بولی تو ہماری تھی ، کیوں ابّا ؟

هل کرایست —

[سر هلاتا هے - جل رولف کي جانب نظر اُٹها کے
دیکهتي هے - رولف کا چهره تمتما گیا هے - کلو نے
جنبش نهیں کي - بیگم هل کرایست اپنے خاوند کے کان
میں کچهه کہہ رهي هیں -] ،

نیلام کننده — آخري بولي پانچ هزار آٹهه سو پونڈ ! جاتا
هے مال جاتا هے ! پانچ هزار آٹهه سو پر جاتا
هے ! آئیے حضرات آئیے ! نهیں جاتا هے موقع
هاتهه سے ! آداب عرض !

[هارن بلوئر]

پانچ هزار نو سو -
اور ؟

[ڈاکر]

چهه هزار -

چهه هزار ' چهه هزار ! ارے ' سنتری — سارے
جوار کي جان — کل چهه هزار پر ! کوڑیوں
کے مول لٹي جاتی هے ! چهه هزار پر !
غضب خدا کا !

ہل کرایست —

[بڑبڑاتے ہوئے]

بہت کم دام؟ غضب ہے!

نیلام کنندہ — چھ ہزار سے کچھ اوپر؟ تشریف لائیے!
حضرات آئیے - کیا بس؟ اب کچھ گنجایش
نہیں ہے؟ ذرا ہمت سے کام لینے کی ضرورت
ہے - چھ ہزار پونڈ! تو اب ختم ہوتا ہے -
چھ ہزار — ایک!

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے -]

چھ ہزار — دو!

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے -]

جل — اے لو، اب مل گئی -

نیلام کنندہ — چھ ہزار ایک سو؟ کیوں جناب؟

[ہارن بلوئر]

چھ ہزار ایک سو -

[مختار عام کچھ کہتا ہے اور نیلام کنندہ کا شانہ
پکڑ لیتا ہے جس کے جواب میں نیلام کنندہ صرف
سر ہلا دیتا ہے -]

بیگم هل کرایست — ذرا آپ کھکھار دیجئیے -

[هل کرایست کھکھارتا هے - ناک پر روماں رکھتا هے -]

نیلام کنندہ — چھ هزار ایک سو !

[ڈاکر]

دو سو -

[هارن بلوئر]

تین سو -

چھ هزار تین سو !

[ڈاکر]

چار سو -

چھ هزار چار سو پونڈ - چھ هزار چار سو پونڈ ! ایسي مطلوب خلایق جایداد کل چھ هزار چار سو میں لٹ رهي هے بالکل !

[خاموشي طاري هے -]

بیگم هل کرایست — لٹ رهي هے !

نیلام کنندہ — چھہ هزار چار سو !

[هارن بلوئر]

پانسو -

[ڈاکر]

چھہ سو -

[هارن بلوئر]

سات سو -

[ڈاکر]

آٹھہ سو -

[بیچ میں خاموشي - اس وقفہ میں بائیں جانب دروازہ سے ایک شخص مختار عام کو بلاتا هے اور کچھہ بات چیت کرتا هے -]

هل کرایست —

[بڑبڑاتے هوئے]

بس اب اگر اتنے میں بولي نہیں ختم هوتي میں آگے نہیں بڑھتا -

نیلام کنندہ — چھہ هزار آٹھہ سو ! چھہ هزار آٹھہ سو — ایک !

[میز بجاتا ھے]
چھ ہزار آٹھ سو — دو !
[میز بجاتا ھے]
اب ختم ہوتی ھے بولی - یہ جایدادوں
کی سرتاج جایداد جاتی ھے !
[ھارن بلوئر]
نو سو -
آداب عرض ! نو سو - چھ ہزار نو سو پونڈ !

جل — ارے بابا !
[ھل کرایست نے رومال نکالا]
بیگم ھل کرایست —
[کانپتے ھوئے لہجہ میں]
چھوڑنا نہیں -

نیلام کنندہ — کیا میں سات ہزار کہوں ؟
[ڈاکر]
سات ہزار -

بیگم ھل کرایست —
[کان میں کچھ کہتی ھے]
رومال اندر رکھو - ڈاکر نہ دیکھنے پائے -

نیلام کنندہ — سات ہزار پونڈ ! ختم ہوتی ہے بولی،
سات ہزار پر ! سات ہزار — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ہے]

سات ہزار — دو !

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

[ہارن بلوئر]

ایک سو -
سات ہزار ایک سو !
آداب عرض !

[ہل کرایست پھر رومال ناک میں لگاتا ہے - جل کے گلے سے آواز نہیں نکلتی — اپنی جگہ پر پیٹھ کے بل بیٹھ جاتی ہے - اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینہ پر باندھ لیتی ہے - بیگم ہل کرایست اپنا رومال اپنے منھ پر پھیرتی ہے، اور بےحس و حرکت بیٹھ جاتی ہے - ہل کرایست بھی بالکل پتھر کی مورت بنے بیٹھے ہیں -

[نیلام کنندہ نے نیلام کی بولی روک دی، اور مختار سے بات کر رہا ہے جو اپنی جگہ پر واپس آیا ہے -]

بیگم ہل کرایست — دیکھ رہے ہیں تماشہ ؟

جل — جمے رهنا ، ابّا جان - اب جمے رهنا -

نیلام‌کنندہ — تو جناب ، اب سنتري کے دام سات هزار
ایک سو پهنچ گئے هیں ، اور مجکو اگر
زیادہ دام نہ آئے تو اتنے پر بهي بیچنے کی
اجازت هے ، اتنے دام بهي خیر بهت اچهے
تو نہیں هیں لیکن غنیمت هیں -

[اپنے دوست مسٹر اسپایسر سے]

کیوں ؟ گهماسان دام هیں ؟ آپ تو خوب
سمجهتے هیں -

[مسکراتا هے]

اچها ، تو کون سات هزار دو سو کي بولي
بولیگا ؟ ایں ، کوئي نہیں ؟ میں کسي کو
مجبور نہیں کر سکتا - سات هزار ایک سو —
ایک !

[میز پر کهٹ کرتا هے]

سات هزار ایک سو — دو !

[میز پر کهٹ کهٹ کرتا هے]

[جل گلے سے ایک عجیب دردناک آواز پیدا کرتي هے]

ہل کرایست —

[عجیب غریب بھرائی ہوئی آواز سے]

دو سو —

نیلام کنندہ —

[تعجب کرکے اور گھوم کے ہل کرایست کے اشارہ کا انتظار کرتے ہوئے]

شکریہ ! شکریہ !! سات ہزار دو سو -

[نیلام کنندہ گھوم کے ہل کرایست اور ہارن بلوئر دونوں پر نظر دوڑاتا ہے]

حضور کا کیا حکم ہے ؟

[ہارن بلوئر]

تین سو -

[ہل کرایست]

چار سو -

سات ہزار چار سو !

[ہارن بلوئر]

پانچ سو -

[هل کرایسٹ]

چهہ سو-

سات هزار چهه سو -

[وقفه]

حضرات ! یه دام معمولي اچهے هیں ' لیکن ایسي نایاب جایداد کے نایاب دام بهي هونے چاهئیں - بڑي گنجائش هے اس جایداد میں !

[هارن بلوئر کي جانب]

کیا آپ نے آٹهہ هزار کہے ؟ آٹهہ هزار ! اب جاتی هے جایداد آٹهہ هزار میں !

[هل کرایسٹ]

آٹهہ هزار ایک سو -

[هارن بلوئر]

دو سو -

[هل کرایسٹ]

تین سو -

[هارن بلوئر]

چار سو -

[هل کرایست]

پانچ سو -

آٹھ هزار پانچ سو! آٹھ هزار پانچ سو! هیرے کی کان آٹھ هزار پانچ سو میں!

[اپنی پیشانی سے پسینه پونچھتا هے]

جل —

[کان میں]

غضب هوا !

[آهسته سے]

ابّا جان! غضب هو گیا -

بیگم هل کرایست — اب تو میرا خیال هے که ختم کرنا چاهئے، آخر کوئی حد بھی هے ؟

نیلام کننده — آٹھ هزار پانچ سو — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا هے]

آٹھ ہزار پانچ سو — دو !

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

[ھارن بلوئر]

چھہ سو -

[ھل کرایسٹ]

سات سو -

آپ کیا فرماتے ھیں ؟

[ھارن بلوئر]

آٹھ سو -

ھل کرایسٹ — نو ھزار -

[بیگم ھل کرایسٹ اپنے ھونٹھ دانت سے چباتے ھوے خاوند کي طرف دیکھتي ھے لیکن وہ بالکل مصر ھے]

نیلام کنندہ — اس لاثاني عجیب و غریب عمدہ جایداد کے کل نو ھزار ! اتنے دام تو ڈیوک صاحب دے دینگے اگر ان کو یہ معلوم ھو جائے کہ ان کا مکان ھي دب جائیگا - سنٹري ڈیپ واٹر نو ھزار میں ! نو ھزار — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ھے -]

نو ھزار — دو !

[میز پر کھٹ کرتا ھے -]

جل —

[بہت آہستہ سے]

اپنی بولی!

ایک آواز —

[حاضرین کی جماعت میں دور سے]

اور پانچ سو -

نیلام کنندہ —

[متعجب ہوکر اور ہاتھ آواز کی جانب پھیلا کر]

پانچ سو! نو هزار پانچ سو! نو هزار
پانچ سو!

[هارن بلوئر کی جانب دیکھ کے]

آپ کیا فرماتے ہیں ؟

[کوئی جواب نہیں -]

[مختار عام نیلام کنندہ سے کچھ بات چیت کرتا
ہے]

بیگم هل کرایست —

[سرگوشی کرتے ہوے]

ڈیوک صاحب ہونگے ! وہي معلوم ہوتے ہیں -

هل کرایسٹ —

[اپني پیشاني پر هاتھ پھیرتے ہوے]

خیر، اس میں بھي کچھ هرج نہیں هے - یہ بچہ تو خاموش هوئے کسی طرح !

نیلام کنندہ —

[هل کرایسٹ کي جانب دیکھتے ہوے]

نو هزار پانچ سو ؟

[هل کرایسٹ سر هلاتا هے]

نو هزار پانچ سو ! سنتري اور ڈیمپ واٹر کے لئے نو هزار پانچ سو — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا هے]

نو هزار پانچ سو — دو !

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا هے]

[ٹھہر جاتا هے اور هارن بلوئر اور هل کرایسٹ کي جانب دیکھتا هے]

اب آخري مرتبه — نو هزار پانچ سو!

[میز پر کهٹ کهٹ کرتا هے]

[آخري بولي بولنے والے کي جانب دیکهتے هوے]

مسٹر اسمالي، بہت خوب!

[نہایت اطمینان سے]

آخري بولي ختم - نیلام بهي ختم!

[نیلام کنندہ اور مختار عام مصروف هو جاتے هیں - اور بهیڑ چهٹني شروع هو جاتي هے -]

بیگم هل کرایسٹ — اسمالي؟ اسمالي؟ یه کون صاحب هیں؟ کیا یه ڈیوک صاحب کے مختار عام هیں؟

[اپنے خاوند سے]

هل کرایسٹ —

[گویا سوتے سے جاگ کر اور اس تمام جوش و خروش کے بعد اصلي حالت پر آتے هوئے]

کیا؟ کیا؟

جل — بہت خوب، ابّا جان! آپ نے خوب مقابله کیا!

هل کرایست — توبه ! مجھے تو ڈبوهي دیا تھا ظالم نے - مگر بڑي خیر هوئي کہ ڈیوک صاحب آڑے آ گئے !

بیگم هل کرایست —

[رولف اور کلو کي جانب دیکھتي هوئي جو جانے کو تیار کھڑے هیں -]

اے لو ! وہ تو پاس هي کھڑے هیں - دیوار گوش دارد - یہ ڈاکر کہاں غائب هو گیا ؟ ذرا ڈاکر کو ڈھونڈو -

[اتنے میں نیلام کنندہ اور مختار صاحب کاغذات لے کے بائیں جانب سے چلتے نظر آتے هیں - هل کرایست خوب هاتھ پھیلاکے انگڑائي لیتے هیں جیسے نیستي اُتار رهے هیں - پشت پر کا دروازہ کھلتا هے اور هارن بلوئر داخل هوتا هے -]

هارن بلوئر — بڑے دام بڑھا دئے ! بولي تو خوب بولے ، لیکن تہ کو نہ پہنچ سکے - چوک گئے ، دوست !

هل کرایست — خیر ، آخري بولي نو هزار کي میري

ھي رھي جس کے بعد ڈیوک صاحب کے
نام ختم ھوئي - پھر بھي شکر ھے خدا کا
کہ سنتري ایک بھلے آدمي کے ھاتھ بکي -

ھارن بلوئر — ڈیوک ؟ ھا ھا ھا ھا ! یہ تو ایک ھي
ھوئي - جناب ھوش کي دوا کیجئے - نہ
سنتري ڈیوک کے ھاتھ لگي نہ کسی بیوقوف
کے ھاتھ لگي - سنتري میرے ھتھے چڑھ
گئي !

ھل کرایست — کیا ؟

ھارن بلوئر — یار ! مجھے تمھارے لئے افسوس ھے -
یہ باتیں تم جیسے پرانے چنڈول نہیں
جانتے - غضب کے دام ھیں ! لیکن تمھاري
ضد کي وجہ سے مجھے دیلے پڑے — اور
جب میں عمارتیں بنواؤنگا جب اس کي
کسر نکلیگي -

ھل کرایست — تو کیا وہ آخري بولي آپ کي تھي ؟
یہ مطلب ھے !

ہارن بلوئر — بے شک! یہی مطلب ہے میں نے تو
پہلے ہی کہا تھا کہ میرے منھ نہ لگو۔
تم نے نہ مانا۔ آخر بول گئے۔ اب سمجھے
کہ اب بھی نہیں سمجھے؟

ہل کرایست — یہ تو سفلہ‌پن کی چال ہے۔

ہارن بلوئر —

[گویا زہر اُگلتا ہے]

کیا لفظ آپ نے استعمال کیا تھا؟ نوچ
کسوٹ، چھین جھپٹ، تو اب اس میں
کیا؟ ہماری تمہاری نوچ کھسوٹ ہو رہی
ہے۔ ہل کرایست صاحب!

ہل کرایست — کیا کہوں! اس بڑھاپے کو دعا دیجئے
نہیں تو —

[گھونسہ باندھتا ہے]

ہارن بلوئر — ہاں، ہاں! اب گھونسہ بازی کی تو
نہ آپ کی عمر ہے نہ ہماری۔ یہ کام تو
اب لڑکوں کے ذمہ چھوڑ دینا چاہئے۔

[رولف اور جل کی طرف دیکھتا ہے - اور رولف کی طرف دفعتاً انگلی اُٹھاتا ہے]

خبردار! جو اب اُس لونڈیا سے مخاطب ہوئے ' میں نے تم کو خوب سمجھ لیا ہے - اور آپ جناب ' مس صاحب ' آپ ذرا میرے بچے پر نظر عنایت ہی رکھئے تو بہتر ہے -

جل —

[اپنے جذبات چھپاکے]

ابّا جان ' اس حرامزادے سے خدا سمجھے! کس قدر ذلیل باتیں کرتا ہے -

هل کرایست — بیٹھ جاؤ -

[جل بیٹھ جاتی ہے اور هل کرایسٹ جل اور هارن بلوئر کے درمیان میں آ جاتا ہے]

یہ تو آپ نے بڑی بے ایمانی سے پالا مارا

ھے - لیکن کچھ، فائدہ اُٹھائیگا تو معلوم
ھوگا - یہ سب کچھ، سہي لیکن قانون تو
آپ کو میری جائداد غارت کرنے کي اجازت
نہ دیگا -

ھارن بلوئر — ذرا مزاج کي باگ روکے ھوئے، تھامے
ھوئے ! اب تو آ گئے ھو پھندے میں - اب
لٹکا دیا ھو تو سہي !

بیگم ھل کرایست —

[یکبارگي]

ھارن بلوئر صاحب ! یاد رکھنا چاہ کن را
چاہ درپیش -

ھل کرایست — کیوں جي !

بیگم ھل کرایست —

[مخاطب نہیں ھوتي]

اور پھر ھم لوگوں کے برتاؤ کي بھي کوئي
شکایت نہ کرے - ھم سے جو کچھ، بن پڑیگا
تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے ساتھ اُٹھا

نہ رکھیں گے ۔ اور شکایت کي کیا بات ھے ،
کچھ کنبہ قبیلے کے تھوڑا ھي ھو ؟ یہي
تو میں بھي چاھتا ھوں - آپ کے کنبہ
قبیلے سے باھر لیکن آپ کے چاروں طرف گھیرے
ھوئے - اب ڈیپ واٹر سے آپ کے قدم اُکھڑتے
ھیں ، اب اپنا بوریا بدھنا سنبھال
رکھئیگا - چھ مہینہ میں صفایا ھے بس !
میري بات پتھر کي لکیر ھوتي ھے اور
جوار بھي پاک ھو جائے --

[اب سب فرش پر برابر کھڑے ھیں]

کلو —

[ایک دم سے بیگم ھل کرایسٹ کے پاس آکے]

بیگم صاحب ، یہ آپ کي نمک کي شیشي
حاضر ھے -

[خسر سے]

کیا آپ لوگ .... ؟

ھارن بلوئر —

[سب کي جانب یکے بعد دیگرے دیکھتے ھوئے]

اب بھي میں تم سے کہتا هوں کہ یہ آپ
لوگوں کا میري بہو کے ساتھہ برتاؤ هي
سبب هے کہ جو میں نے یہ جایداد خریدي
هے - میري بہو! جیسے آپ کي بہو ویسے
میري بہو - اور مجھہ سے کوئي پوچھے تو
وہ آپ سے لاکھہ درجہ اچھي هے - آپ لوگوں
نے میرے مزاج کا پارہ چڑھا دیا هے -
کلو! خیر یہ تمہاري شرافت هے کہ کسي
بات کا خیال نہیں کرتي هو - آؤ چلو -

بیگم هل کرایست — خیریت اسي میں هے کہ اب
مصالحت هو جائے -

هارن بلوئر — اپنا کام دیکھئے ' اس جھگڑے میں
نہ پڑئے -

بیگم هل کرایست — بہتر هے -

هل کرایست — سنا جي! اِن معاملوں میں تم نہ
پڑو ' یہ هم هي لوگ تھیک کر لینگے -

[رولف سے]

آپ نوجوان اپنے باپ کی اس چالبازی کو
کیا کہتے ہیں ؟

[جل رولف کی طرف دیکھتی ہے - رولف کچھ کہنے
ہی کو ہے کہ ہارن بلوئر بیچ میں بول اُٹھتا ہے]

ہارن بلوئر — میری چالبازی ؟ آپ کی کیا رائے
ہے ؟ میرے لڑکے کو مجھ سے لڑانے کی
کوشش چالبازی نہیں ہے ؟ کیا بڑی شریف
حرکت ہے ؟

جل —

[رولف سے]

کیوں ؟

رولف — میں نہیں کہتا ، لیکن —

ہارن بلوئر — چالبازی ؟ چپ رہ ، پلّا کہیں کا !
مسٹر ہل کرایست نے بھی اپنے کارندہ سے
بولی بلوائی میں نے بھی اپنے کارندہ سے
بولی بلوائی - ہاں فرق صرف اس قدر رہا
کہ اُن کے کارندہ نے بولی شروع کی اور

میرے کارندہ نے ختم کي - اس میں
چالبازي کا کیا ذکر ؟

[ھنستا ھے]

ھل‌کرایست — اب کوئي صورت نہیں ھے - ھم لوگوں
کي دنیا ھي دوسري ھے -

ھارن بلوئر — ھم تو خداوند کریم سے دعا ھی کرتے
ھیں کاش ایسا ھو تو پھر کیا کہنا ! کلو ،
آؤ چلیں - اور رولف ، تم بھي چلے آؤ ،
پیچھے پیچھے - چھ مہینہ کے اندر اندر
چمنیاں لگ کے موٹر لاریاں دوڑنے لگیں
تب تو بات ھے !

بیگم ھل کرایست — ھارن بلوئر صاحب ، اگر آپ نے
عمارت ....

ھارن بلوئر —

[بیگم ھل کرایسٹ کي جانب دیکھتے ھوئے]

عجیب مذاق ھے ! یعني چار ھزار سے کم کي
جایداد کے نو ھزار پونڈ دام بھي دلوائے

اور نیکی کی اُمید بھی رکھتے ہیں - میں
کھٹملوں کی طرح مسل دونگا اگر موقع
سے ہاتھ آ گئے - آداب عرض! خدا حافظ!

رولف --- ابّا جان!

جل --- ابّا جان - اس نالایق کی بد زبانی تو دیکھئے
ذرا -

هل کرایست --- میرا بھی آداب عرض!

[ہارن بلوئر آنکھ پھیلا کے ہل کرایست کے نیم تبسم
چہرہ کی طرف دیکھتا ہے -- اور کلو کا ہاتھ پکڑ کے
قریب قریب کھینچتے ہوئے بائیں جانب کے دروازے تک
لے جاتا ہے - لیکن کھلے ہوے دروازہ میں ڈاکر اور ایک
اجنبی کھڑے ہیں - وہ دروازے سے ہٹ جاتے ہیں
اور کلو قریب قریب زمین پر آ رہتی ہے]

ہارن بلوئر --- آیں، آیں! کیا، بات کیا ہے؟

کلو --- جانے کیا بات ہے! آج طبیعت بہت خراب
ہے -

[بڑی کوشش سے اپنی حالت سنبھالتی ہے]

بیگم هل کرایست —

[اسي دوران ميں اجنبي اور ڈاکر سے آنکھوں آنکھوں ميں کچھہ اشارہ کرتي هے]

هارن بلوئر صاحب ' عمارت بنائیگا تو آپ جانئیگا - پھر همارا قصور نه دیجئیگا -

هارن بلوئر —

[بات کرنے کے لئے گھوم پڑتا هے]

یہ جو آپ اپنے کو بہت هوشیار چلتا - پرزہ سمجھتے هیں تو ابھي کسي دھن کے پکے سے پالا نہیں پڑا - اور میں نے تمام عمر اسي میں گزاري هے - یہ بال دھوپ میں نہیں سفید کئے هیں - مجھے آپ دھمکاتے هیں کہ یہ هوگا وہ هوگا - اس کا میرے اوپر گدا بھي نہیں پڑتا - تمہارے خاوند نے مجھے اژدر کا لقب دیا هے - اب میں یوناني - لاطیني تو جانتا نہیں هوں لیکن میں نے لغت دیکھي هے تو اس کے معني اژدها کے هیں - اور اب جب اژدها هونے

کي بدنامي هي هے تو تم جیسوں سے ڈرنا
کیا ؟ ۔ اب رخصت دیجئے ۔

[کلو کو آگے کھینچ لیتا هے اور دونوں دروازے سے جلدي سے
نکل جاتے هیں - پیچھے پیچھے فوراً هي رولف هو لیتا هے]

بیگم هل کرایست — ڈاکر ، تم نے خوب کام کیا ۔

[ڈاکر کے پاس تک چلي جاتي هے جهاں بائیں
کو اجنبي بهي موجود هے - ان میں بات چیت هوتي
هے -]

جل — ابّا جان ، غضب هو گیا !

هل کرایست — اب تو سنگ آمد سخت آمد ۔
جو کچھ هو هنسي خوشي جهیلنا هی هے ۔
غارت هوا بزرگوں کا مکان اور کیا ؟ کمبخت
اس کو ستیاناس کرکے چھوڑیگا ۔ یه بزرگوں کا
مکان اس کا پاانداز هوکے رهیگا ۔ ارے توبه ،
جي چاهتا هے سر پیٹ لوں !

جل —

[اشارہ کرکے]

دیکھئے کلو بي‌بي پهر بیٹھ گئیں ۔ ابهي

ابھي تو ایسا معلوم ھوا کہ غش پہ غش
چلے آ رھے ھیں - معلوم ھوتا ھے کہ اس
میں کچھہ بھید ھے - اس کا راز ڈاکر کو
ضرور معلوم ھے اور اس اجنبي کو بھي اس
معاملہ میں کچھہ دخل ضرور ھے - ذرا
امّي جان کو تو دیکھئے ' اُن سے پوچھئے تو
آخر معاملہ کیا ھے ؟

ھل کرایست — ڈاکر !

[آگے آگے ڈاکر پیچھے پیچھے بیگم ھل کرایست آتي ھیں]

آخر یہ ھارن بلوئر کي بہو کا کیا معاملہ
ھے ؟ یہ معمہ کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا -

ڈاکر — معمہ تو کوئي نہیں -

ھل کرایست — آخر کچھہ تو -

ڈاکر — جانے دیجئے - آپ کو اس سے کیا واسطہ ؟

ھل کرایست — آخر میں بھي تو کچھہ سنوں - کیا
بھید ھے آخر ؟

بیگم ھل کرایست — جل ، تم باھر جاؤ - ھم لوگ آتے ھیں -

جل — امّي جان ! بھلا یہ کون سي بات ھے ! مجھے یہ فضول باتیں نہیں پسند -

بیگم ھل کرایست — یہ لڑکیوں کے سننے کي باتیں نہیں ھیں -

جل — ڈھکوسلے مجھے نہیں بھاتے - روز تو میں اخبار پڑھتي ھوں -

ڈاکٹر — بہر حال آپ کو ھٹ جانے ھي میں کیا عذر ھے ؟

بیگم ھل کرایست — کیا آپ اپني لڑکي کو ......

جل — ابّا جان ، مجھے نہیں پسند آتیں یہ بیکار کي باتیں - میري اِتّي اِتّي تو بچوں کي ماں ھوتي ھیں !

بیگم ھل کرایست — میں کچھ تیري طرح واھي ھوں ؟

جل — کیا اس میں کچھ جھوٹ ھے ؟

ھل کرایست — کیا ؟ — کیا ؟

[ڈاکٹر اس کے قریب داھنے جانب جاتا ھے - اور کچھ چپکے کان میں کہتا ھے]

یہ بات !

[پھر ڈاکٹر کچھ چپکے چپکے کہتا ھے]

بیگم ھل کرایست — سچ مچ !

جل — غضب ھو گیا ! یہ کیا ھوا ؟ — چاھے جو کچھ ھو !

بیگم ھل کرایست — کسی کام کی نہ رھیگی -

جل — اس کے پہلے کیا ھو چکا ھے ؟

بیگم ھل کرایست — اس سے کیا بحث ھے ؟ یہ پوچھو کہ اب کیا ھوگا جو اصل چیز ھے -

ھل کرایست — آخر تمہیں کیسے معلوم ھوا ؟

ڈاکٹر —

[اجنبی کی طرف اشارہ کر کے]

میرے دوست تو خود درمیانی تھے -

ھل کرایست — میرے تو ھوش اُڑ گئے سن ھي کے
جیسے جي کھٹا ھوگیا!

بیگم ھل کرایست — میں تو کہتي تھي کہ آپ نہ
سنیں تو بہتر ھے -

ھل کرایست — ذرا اپنے دوست صاحب کو بلانا تو
اِدھر -

[ڈاکر کے اشارے سے اجنبي بھي ان میں شامل
ھو جاتا ھے]

کیا واقعي یہ صحیح ھے؟ کچھ سمجھ
میں نہیں آتا!

اجنبي — بےشک! ذرہ برابر فرق نہیں ھے - مجھے
خوب یاد ھے ' جب تو اُس کا نام تھا —

ھل کرایست — رھنے دیجئے! رھنے دیجئے! آپ کا
شکریہ! لیکن ھے بڑے افسوس کي بات!
دشمن کا دشمن ھو جب بھی عورتوں کي
اھانت کسي طرح روا نہیں ھے - اُس کا
کسي سے ذکر نہ ھو!

[جل اس کے بازو میں چمٹ جاتی ھے]

بیگم ھل کرایست — اگر ھارن بلوئر نے تمیز سے کام لیا ' جب تو کسی کو کان و کان خبر بھي نہ ھوگي ' نہیں تو پھر زبان بند کیسے کي جا سکتي ھے ؟

ھل کرایست — نہیں ' نہیں ! مجھے تو یہ بات پسند نہیں آتي - رذیل طریقہ ھے ! نابدان میں ایلنت مار کے سوائے اپنے اوپر چھینٹ آنے کے اور کیا ھے ؟

بیگم ھل کرایست — اور ھارن بلوئر ھمارے ساتھ کون شرافت کا طریقہ برتتا ھے ؟ آپ تو جیسے فرشتوں کي سي باتیں کرتے ھیں ! ھم کہیں چاھے نہ کہیں ' لوگوں کو ویسے ھي معلوم ھے - اور اگر نہیں بھي معلوم ھے تو اب معلوم ھو جانا چاھئے - اب جو کچھ بھي ھو ' اب تو اکسیر ھاتھ آ گئي ھے ' اور اس کا استعمال بھي ضرور ھوگا -

جل —— اب کیا دیر ہے ؟ اب جڑ دینا چاہئے - ابّا جان ، اب جڑ دینا چاہئے -

ڈاکٹر —— ایک دھمکی میں تو حواس جاتے رہینگے - جے ، پی ، —— گرجا گھر —— حلقہ کے آیندہ ممبر صاحب ——

ہل کرایسٹ ——

[ذرہ اشتباہ کے انداز سے]

بھئی ، بات یہ ہے کہ کسی عورت کا راز جان کے پھر اس کا گلا کاٹنا .... مجھ سے تو نہ ہو سکیگا !

بیگم ہل کرایسٹ —— جو کوئی چکمہ دے کے ایسے ہی تمہارے لڑکے کو پھانس دیتا تو کیا اِن باتوں کے جاننے کی کوشش نہ کرتے ؟

ہل کرایسٹ ——

[پریشان ہو کر]

دیکھا جاتا - جب دیکھا جاتا !

بیگم هل کرایست -- کم سے کم اس خیال سے تو ضرور ھے کہ وقت پڑے پر اور کچھ نہ ھوگا تو اپنے لڑکے کی مدد تو کرتے -

هل کرایست -- ھاں ' یہ ھو سکتا ھے -

بیگم هل کرایست -- تو اب گویا یہ تو آپ بھی کہتے ھیں کہ ھارن بلوئر سے کہنے میں کوئي ھرج نہیں ھے - اب یہ بات جاننے کے بعد وہ کیا کرینگے -- اس سے هم کو کیا بحث ھے ؟

هل کرایست --

[ڈاکٹر اور اجنبي سے ساتھ ھي ساتھ]

یہ بھي کچھ آپ لوگوں نے غور کیا کہ اس قسم کي اھانت کے لئے فوجداري میں کتنا سنگین مقدمہ ھو سکتا ھے ؟

اجنبي -- یہ تو بال کي باندھي بات ھے - شک و شبہہ کا کیا ذکر ھے - ابھي ابھي تو آپ نے حال دیکھا ھي ھے -

ھل کرایست —— ھاں ' دیکھا ھے -

[پھر بدل کے]

نہیں ' میں تو نہیں پسند کرتا -

[ڈاکر نے اجنبي کو ایک دو قدم علیحدہ لے جا کے کچھ بات چیت شروع کي]

بیگم ھل کرایست ——

[ذرا نیچي آواز سے]

اور ھمارا گھر جو غارت ھوا جاتا ھے ! خوب ' باپ دادوں کي بات خوب رکھي ھے آپ نے !

ھل کرایست —— لیکن کسی عورت کا پاؤں درمیان میں ڈالنا اچھا نہیں معلوم ھوتا -

بیگم ھل کرایست —— ھم کیوں عورت کو بیچ میں ڈالتے ھیں ؟ اس کي ذمہ‌داري اگر کسي پر ھوگي تو ھارن بلوئر پر -

ھل کرایست —— کیوں ؟ اسي کے راز کا تو ھم لوگ سہارا لے رھے ھیں -

بیگم هل کرایست —— میں صاف کہے دیتی ہوں
مجکو هارن بلوئر سے کہہ لیلنے دو ، نہیں
تو میري زبان میرے بس میں نہیں ہے -
خدا کي مار ! ایسي ایسي عورتیں پڑوس
میں ! توبہ ، توبہ !

جل —— ابا جان ! اب یہ آمي نہیں ماننے کي ہیں -
یہ بھي اب اسي پر اُتر آئي ہیں -

هل کرایست —— جل ، تم خاموش هي رهو - کیا
مصیبت کا سامنا ہے ! سمجھ میں نہیں
آتا کرنا کیا چاهئے !

بیگم هل کرایست —— اب تو اس کا یہي علاج ہے -
اپني خاطر نہیں ہے ، میري خاطر سے ،
هم لوگوں کي خاطر تو ضرور ہے - جب
ذرا غور کیجئیگا تو معلوم هوگا کہ اس کے
کیا فائدے ہیں -

جل ——

[آهستہ سے]

اب تو ٹهن گئي سو ٹهن گئي -

بیگم هل کرایست —

[سخت غصه سے]

بکو نهیں ، چل -

هل کرایست — میں نے عورتوں کو ستانا نهیں سیکها- میں اس کا اهل هي نهیں - پهر آخر کیا مهنه دکهاؤنگا ؟

بیگم هل کرایست —

[بهت غمزده هوکر]

خیر ، تو جانے دیجئے -

هل کرایست — کیوں ، اس کا آخر کیا مطلب ؟

بیگم هل کرایست — تو مجهه سے جس طرح استعمال کرتے بنیگا اپنے طور پر اپني معلومات استعمال کرونگي -

هل کرایست —

[اس کي طرف گهورتے هوئے]

یه کیا ؟ میري مرضي کے خلاف ؟

بیگم ھل کرایست — ھاں میں تو اپنا فرض سمجھتی ھوں -

ھل کرایست — اگر میں صرف ھارن بلوئر سے کہلنے کی تجویز پسند کر لوں —

بیگم ھل کرایست — بس میں تو صرف یہی چاھتی ھوں -

ھل کرایست — تو بس اس سے زیادہ نہیں ' اور دیکھو یہ فرض ورض کا دھوکا مجھے دو نہیں - میں یہ ڈھونگ جانتا ھوں - میں اگر راضی ھوا تو صرف اپنی جان بچانے کے لئے -

بیگم ھل کرایست — یہ ڈھونگ کس کو کہتے ھیں ؟

جل — ڈھونگ ڈھونگ کو کہتے ھیں ' آمی جان ' اور کس کو کہتے ھیں ؟

ھل کرایست — تو ھارن بلوئر سے آگے بات نہ بڑھنے پائے ' خوب سمجھ لینا -

بیگم هل کرایست — یہ مانا -

جل — روکنے سے بات رکیگي ؟

بیگم هل کرایست — جل ، تم باز نہ آؤگي اپني
شرارت سے ؟

هل کرایست — جل ، تم میرے ساتھ آؤ -

[پشت کے دروازے کي طرف پھرتا ھے]

جل — آمي جان ، مجھے معاف کیجئے - لیکن نوچ
کھسوٹ تو ھے ھي پھر ھے کہ نہیں ؟

بیگم هل کرایست — جل ، تم سمجھتي هو کہ میں
بات صاف صاف سیدھي سیدھي کہتي
هوں ، صاف بات سوچتي هوں - تم خود
قائل نہ ہو جاؤ تو کہنا - یہ کیا میں
جانتي نہیں هوں کہ هارن بلوئر کي طرف
اور اپنے لوگوں کي طرف میں کوڑي مُہر کا بل
ھے - لیکن هم کو تو یہاں رهنا ھے - وہ
لوگ تو چلتي پھرتي چھاؤں هیں - آج
یہاں ، کل وهاں -

جل —

[خلاف مزاج ستایش کے انداز سے دیکھتے ہوئے]

آمي جان! تم سے بس حد ہے -

ھل کرایست — جل!

جل —— آتي ھوں، ابا جان! چلي آتي ھوں-

[وہ پلٹتی ھے اور دروازہ کي جانب دوڑ جاتي ھے - یہ لوگ باھر چلے جاتے ھیں - بیگم ھل کرایست تن کے سیدھي ھو کے فخریہ انداز سے انگڑائي لیتي ھے -]

بیگم ھل کرایست — ڈاکر!

[ڈاکر آتا ھے]

میں ان کو آج ھي ایک خط لکھے دیتي ھوں - ایسے الفاظ میں لکھونگي کہ کل آتے ھی بنے گی - بس کل سویرے یہیں ھونگے - کل گیارہ بجے تم مع اپنے دونوں مہمانوں کے پڑھنے کے کمرے میں آ جاؤ-

ڈاکر —

[سر ھلا کے اقرار کرتا ھے]

آج تو ساتھی کو بھی تار دے رہے ہیں -
کل ان کو بھی لے آئینگے لیکن بالکل
ٹھیک تو نہیں کہا جا سکتا -

[بیگم ھل کرایست کھٹ پٹ کرتي ھوئي باھر چلي
جاتي ھے]

ڈاکر —

[اشارہ کرتے ھوے اجنبی سے کہتا ھے]

ھمارے حضور پر تو بس شرافت ختم ھے -
اتنی ضرورت سے زیادہ شرافت ھی کیا ؟
لیکن اُن کو پوچھتا کون ھے ؟ سبز گھوڑي
تو ٹھیک ھے ! ھلري کو تار دے دو - میں
سٹٹاروں کے پاس جاتا ھوں - میں نے
اس ارنا بھیڈسہ سے سنٹري واپس نہ لے
لي تو ھم کاھے کے ! یہ ھارن بلوئر —

[اپني ناک پر انگلي رکھتا ھے]

تگڈي ناچ نچاؤں جب تو بات ھے - اب
تو پھنسے ھیں !

پردہ گرتا ھے

دوسرا سین

اُسي شام کو ساڑھے سات بجے کلو کا خاص کمرہ نہایت خوشنما – دیواروں پر کوئي تصویر نہیں ھے – صرف دو بڑے آئینے لگے ھیں – نہایت امیرانہ مسہري – پردے پڑے ھوئے – بائیں جانب آتشدان سے بیچوں بیچ کے کسي قدر داھنے جانب ایک دروازہ جو اندر کي جانب کھلتا ھے – داھنے جانب آگے بڑي کھڑکي جس میں ٹوٹ کے کواڑے آئینہ جڑے ھوئے – دائیں جانب نیچے کو کچھ ھٹے ھوئے ایک لکھنے کي میز – برقي روشني ھو رھي ھے –

کلو چائے پینے کے وقت کي ڈھیلي ڈھالي نفیس پوشاک پہنے ھوئے – بالکل ساکت زرد مسہري کے ایک سرے کے پاس کھڑي ھے – ھونٹھ کھلے ھوئے ھیں – اور بالکل سامنے اس طرح دیکھ رھي ھے جیسے بھوت پریت نظر آ رھے ھوں – بالکل آھستہ سے دروازہ کھلتا ھے اور ایک عورت کا چہرہ دکھائی دیتا ھے – آنے والي کلو کي نظر بچا کے جھانکتي ھے اور یک بارگي غائب ھو جاتي ھے – دروازہ

بھي بند ھو جاتا ھے - کلو اپنے ھاتھہ اُتھاتي ھے اپني
آنکھیں ھاتھوں سے بند کر لیتي ھے - پھر ھاتھہ چھوڑ دیتی
ھے اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگتي ھے - دفعتاً دروازہ کھتکھٹاتا
ھے - جھت سے وہ اپني چارپائي پر جاکر لیت جاتي ھے
اور آنکھہ بند کرکے چت پڑ جاتي ھے -

کلو —

[ضعیف آواز سے]

آؤ ، اند چلي آؤ -

[اس کي خادمہ اندر چلي آتي ھے - دبلي پتلي ستے
ھوئے بدن کي عورت جس کي عمر کا صحیح اندازہ
لگانا دشوار ھے - کالي پوشاک پہنے ھوئے - وھي جس
نے پہلے جھانک کر دیکھا تھا -]

کیا ھے ، انا ؟

آنا — کیا خاصہ پر تشریف نہ لے جائیںگي ؟

کلو —

[آنکھیں بند کئے ھوئے]

نہیں -

آنا — یہاں کچھ لے آؤں ' حضور ؟

کلو — ایک بسکٹ اور ذرا سي شامپین (شراب) لے آؤ -

[خادمہ جو مسہري اور دروازہ کے بیچ میں کھڑي مسکراتي ھے - کلو بڑي پھرتی سے اس کي مسکراهٹ دیکھ لیتي ھے -]

کیوں مسکرائیں کیوں ؟

آنا — میں مسکرائي ؟ نہیں تو !

کلو — تم مسکرائیں نہیں ؟

[غصہ سے]

بھولي نہ بنو - تم کو مجھ پر هنسنے کي تنخواہ ملتی ھے ؟

آنا —

[بے حس]

نہیں حضور ! ذرا سا تیل سر میں ڈال لیجئے -

کلو — اچھا — نہیں - کیا فائدہ ؟

[اپنا سر هاتھ سے پکڑ کے]

میرے سر کا درد نہ جائیگا -

آنا — تو آرام کیجئے - لیٹتی رہئے - اس سے بہتر کوئی دوا نہیں -

کلو — گھنٹوں تو ہو گئے لیٹتے لیٹتے !

انا —

[اپنی خاص طرز سے مسکراتی ہوئی]

اور کیا ؟

کلو —

[مسہری پر اُٹھ کے بیٹھ جاتی ہے اور جیسے ہمت کرکے]

انا ، اس سے کیا فائدہ - آخر کیوں ؟

آنا — کس سے کیا فائدہ ؟

کلو — کیا مجھے تاکنے کا کام سپرد ہوا ہے ؟ بھید لینا چاہتی ہے !

آنا — میں ! نہیں حضور ! میں ......

کلو — بھید لینے آئي ہو - تمہاري حماقت کي کوئي انتہا ہے! آخر کیا، بھید ہي کیا ہے ؟

آنا — نہیں ، حضور ، بیھد کیسا ؟ لیکن اگر حضور کا مزاج خوش نہ ہو تو اور کہیں ٹھکانا تلاش کروں - اگر میں ایسے ہي بھید لیتي تو کب کي نکل گئي ہوتي - یوں ہی نکال دینا ہو تو کہ دیجئے - میں نے حضور ایسي ایسي سرکاروں میں بندگي بجائي ہے جہاں ایک دم کے لئے ان باتوں کي گنجائش نہیں -

کلو — اچھا تو کل تم کو ایک مہینہ کا حساب مل جائیگا - تم اپني راہ لو - اب بس زیادہ بات چیت نہیں -

[انا سر جھکا کر باہر چلي جاتي ہے -]

[کلو کراہنے کي آواز سے کروٹ بدل کے تکیہ میں اپنا منہہ چھپا لیتي ہے]

کلو —

[اُٹھ بیٹھتي ہے]

کیا کہوں ! اگر اس آدمی سے ملاقات ہو
جاتی یا ڈاکر سے ملاقات ہو جاتی تو ——
[یکبارگی اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے اور دروازہ تک
جاتی ہے پھر رک جاتی ہے اور مسہری کے پاس واپس
آتی ہے کہ اتنے میں رولف اندر آ جاتا ہے - اس
درمیان میں دروازہ ایک دو انچ پھر کھلتا ہے - بالکل
آواز نہیں ہونے پاتی -]

رولف —— درد سر اب کیسا ہے ؟

کلو —— کنپٹیاں پڑی لپ لپ کرتی ہیں - آج
کچھ نہ کھاؤنگی -

رولف —— کیا کرنا چاہئے ؟ میرے لائق کوئی
خدمت ہو تو میں حاضر ہوں !

کلو —— نہیں ، لڑکے -
[یکبارگی اس کی جانب دیکھ کے]
یہ ہل کریست لوگوں سے جھگڑا مجھے
نہیں بھاتا - تمہاری کیا رائے ہے ؟

رولف —— جی مجھے تو سخت نفرت ہے اس تو تو

میں میں سے -

کلو -- میرا خیال ہے کہ میں اس جھگڑے کو روکنے
میں شاید کامیاب ہو جاؤں - پانچ منٹ
بھی نہ لگینگے - ذرا ڈاکر کے پاس تک
لپک جاتے اور اس سے کہہ دیتے کہ ذرا
تکلیف کرے اور مجھ سے مل جاے -

رولف -- اور جو ابّا جان اور چارلی کو خبر
لگ گئي ؟ ....

کلو -- میں جانتي ہوں ' لیکن جب تک تم سب
لوگ کھانا کھاؤ گے اگر وہ اس بیچ میں
آ گئے تو کسي کو کان و کان خبر بھي
نہ ہوگي -

رولف --

[تعجب سے]

یہ تو ہے لیکن میں کہتا ہوں ...... آخر
کیسے ؟ ....

کلو -- اب مجھ سے یہ تفصیل نہ پوچھو - ایک

نشانہ ھے پڑ جائے -

[اپنی کلائي کي گھڑي دیکھتے ہوئے]

کہنا ٹھیک آٹھ بجے اس کھڑکي پر ھم سے
ملیں ! کہنا کہ بس زینہ کے قریب والي
پہلي بڑي کھڑکي پر !

رولف — چارلي تو خفا نہ ھونگے ؟

کلو — نہیں ' البتہ میں ان سے بتاؤنگي نہیں - وہ
اور والد صاحب دونوں تو جیسے اس معاملے
کے پیچھے پاگل ھو گئے ھیں !

رولف — اگر واقعي کوئي صورت ھو تو ....

کلو —

[کھڑکي کے پاس جاکے کھڑکي کھول کے]

اِدھر بلانا ' رولف اِدھر ! اگر تم نے پلٹ کے
کچھ جواب نہ دیا تو میں یہ مطلب
سمجھونگي کہ ڈاکر آ رھے ھیں - اپني
گھڑي ھماري گھڑي سے ملا لو -

[اس کي گھڑي دیکھتي ھے]

دیکھو ایک منٹ تیز ہے -

رولف — مگر ایک بات ہے ....

کلو — اب وقت نہ گنواؤ ' جلدي جاؤ -

[قریب قریب کھڑکي سے باهر اس کو ڈھکیل دیتي ہے — کھڑکي بند کر لیتي ہے ' پردہ گرا دیتي ہے اور گہرے خیال میں غرق کھڑي هو جاتي ہے — پھر گھنٹی کے پاس جاکے گھنٹي بجاتي ہے - پھر لکھنے والي میز کے قریب داهنے کو جاکے ایک نسخہ میز سے نکالتي ہے -]

[آنا داخل هوتی ہے]

کلو — اچھا ' اب شامپین (شراب) نہ لاؤ - ذرا دواخانہ یہ نسخہ لے جاؤ - کہنا یہ تیار کر دیں - خود جانا اور خود هي دوا لانا -

انا — بہتر ہے ' لیکن سرکار یہ دوا تو تھوڑي بہت موجود ہے - دو تین ٹکئے رکھے هوئے هیں -

کلو — هاں ' لیکن بہت پرانے هیں - میں نے دو کھائے هیں - ان میں اب رها هي کیا ہے ؟

کچھ جان تو باقي هي نهیں - جلدی
جاؤ، مارے سر کے درد کے جان نکلي
جا رهي هے !

انّا —

[مسکراتے هوئے نسخه لیتي هے]

بہت اچھا، تو اس میں تو کچھ دیر
لگیگي - میرا کچھ کام تو نهیں هے ؟

کلو — نهیں، مجھے دوا کي ضرورت هے، تمهاري
ضرورت نهیں -

[انا باهر چلی جاتی هے]

[کلو اپني کلائي پر کي گھڑي دیکھتي هے پھر لکھنے کی میز پر جاتي هے جو پراني چال کی هے - اور اس میں ایک چورخانه هے — چورخانه کو هاتھ ڈال کے کھولتی هے اور اس میں سے ایک نوٹوں کا بنڈل اور کچھ کاغذ کے پارسل نکالتي هے - نوٹوں کو گنتي هے — "تین سو" — نوٹوں کو جلدي سے اپنے اوپري جیب میں رکھ لیتی هے اور پارسل کھولتی هے - اس میں موتي هیں - موتي بھي جیب میں جلدي سے رکھ لیتي هے - اِدھر اُدھر وحشت سے

دیکھتی ھے - چورخانہ بدستور بند کر دیتی ھے اور پہلے
کی طرح مسہری پر آکے لیٹ جاتی ھے - چت پڑی ھے -
اتنے میں دروازہ کھلتا ھے اور ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے -
کلو اپنی آنکھیں نہیں کھولتی اور تھوڑی دیر نظر جمائے
ھوئے کلو کو دیکھتا رھتا ھے - اس کے بعد کہتا ھے -]

ھارن بلوئر —

[کسی قدر نرمی سے]

کلو، کیسی طبیعت ھے ؟

کلو — سر پھٹا جاتا ھے !

ھارن بلوئر — ایک ذرا دیر ایک بات سن لو - اُس عورت نے ایک خط میرے نام بھیجا ھے -

[کلو اُٹھ کے بیٹھ جاتی ھے]

ھارن بلوئر —

[خط پڑھتا ھے]

" مجھ سے آپ کی بہو کے متعلق
کچھ خاص باتیں اور بہت ضروری باتیں
کرنی ھیں - کل صبح گیارہ بجے میں

آپ کا انتظار کرونگي - حقیقت میں آپ
سب لوگوں کي آئندہ بہبودي کے لئے یہ
بات اس قدر اشد ضروري اور اہم ھے کہ
شاید آپ اپنا آنا کسي طرح بھي ملتوي
نہ کرینگے - "" آخر اس کا مطلب کیا ھے ؟
یہ محض مُنھہ آتا ھے ' یا جنون ھے ' یا
آخر بات کیا ھے ؟

کلو — معلوم نہیں -

ہارن بلوئر —

[بغیر ناخوشي کے]

کلو ' اگر کوئی بات ھو اس مین تو ھم
سے بتا دو - منزل رھنما کے پاؤں کے نیچے
ھوتي ھے -

کلو — اور تو کوئی بات نہیں - ھاں ' البتہ —

[جلدي سے اُس کی جانب نظر ڈالتي ھے]

ھمارے والد صاحب دوالیہ ھو گئے تھے - اسي
کو چاھے جو کچھہ کوئي کہے !

ھارن بلوئر — ھُنْھ! کتنے ھي آدمي دوالیہ ھوتے ھیں تو اِس سے کیا ھوتا ھے؟ تم نے اپنے خاندانی حالات بہت کم ھم سے بتائے ھیں -

کلو — ھمارے والد کوئي بہت بڑے آدمي تو تھے نہیں

ھارن بلوئر — تو اس میں تمہارا کیا قصور؟ خیر، اگر اتنا ھي معاملہ ھے تو کوئي اندیشہ نہیں ھے - ان کمبخت "پدرم سلطان بود" کے مارے اور ناک میں دم ھے! میں نے ایک کوڑا رسید کر دیا ھے - اب تلملا رھے ھیں اور کچھ نہیں -

کلو — چارلي سے نہ کچھ کہئیگا، کیونکہ بے وجہ ان کو پریشانی ھوگي -

ھارن بلوئر — نہ! نہ! ھرگز نہیں! اگر میں دوالیہ ھو جاؤں تو چارلي کو بڑي پریشانی ھو — ھے کہ نہیں؟

[ھنستا ھے اور معنیخیز انداز سے کلو کیطرف دیکھتا ھے -]

تو اور تو کوئي بات نہیں ھے ؟ میں اطمینان سے خط کا جواب دینے جاتا ھوں -

[کلو اپنا سر ھلاتي ھے -]

کوئي شک و شبہہ تو نہیں ھے ؟

کلو —

[کوشش کرکے]

اب اس کي تو بات ھي اور ھے ' اور وہ من گھڑنت باتیں کہنا شروع کریں !

ھارن بلوئر —

[جھگڑے کے خیالات میں محو]

اُوہ ! لیکن اھانت و آبروریزي کا قانون بھي تو کوئي چیز ھے ؟ اگر ھم سے داؤ پیچ کرینگے تو ھم ان کو لٹکا بھي دینگے - یہ بھي ھے !

کلو —

[بزدلانہ انداز سے]

ابا ! کیا یہ جھگڑا کسی طرح بند نہیں
ہو سکتا ؟ آپ تو کہتے تھے میری وجہ
سے سب اَن‌بن ہے ، مگر میں تو اُن
سے بھول کے بھی نہیں ملنا چاہتی - ان
کی صورت دیکھنے کی بھی روادار نہیں -
اور ان کو اپنا گھر پسند ہے ، وہ اس پر
جان دیتے ہیں - مجھے تو وہ لڑکی بھلی
لگتی ہے - اور اس میں آپ کا کیا ہرج
کہ اپنی عمارت وہاں سے دو قدم ہٹا کے
بنائی جائے ؟ کیا ہرج ہے ؟ جس طرح ہو
آپ اس لڑائی کو ختم کر دیجئے خدا کے
لئے ! ختم کر دیجئے ، روک دیجئے !

ہارن بلوئر — روک دیں ؟ اب تو خرید بھی
چکے ! نہ ، نہیں ! اِن نا اہلوں نے میرے
منہ لگنے کی کوشش کی تو اب ان کو بتا
ہی دوں کہ کیا نتیجہ ہوتا ہے ! مجھے تو

اِن کمبختوں سے ایک ایک سے نفرت
ھے - اور ڈاکر کي تو شکل دیکھ کے ھي
میرے بدن میں جیسے آگ لگتي ھے !

کلو — ڈاکر غریب تو محض مختار ھے !

ھارن بلوئر — وھي بدمعاش تو اس تمام پریشاني
کي جڑ ھے - کمبخت نہ خود کھائیں نہ
دوسروں کو کھانے دیں ! تم عورت ذات ھو '
ان باتوں کو کیا جانو - تم کو تو یقین
بھي نہ آئیگا کہ کس کس پریشانیوں اور
کن کن مشکلوں سے یہ مال و دولت میں
نے حاصل کي ھے - یہ دیہاتي کیسي چکني
چپڑي باتیں بناتے ھیں جیسے کچھ
جانتے ھي نہیں - لیکن ان سے کچھ حاصل
کرنا گویا پتھر میں جونک لگانا ھے - کیا
اگر اُن کا بس چلے تو وہ کوئي کسر اُٹھا
رکھیںگے ؟ ایک مدت کي دیر نہ لگے -
ھمارا اسباب اُٹھا کے پھکوا دیں - یہ اور
کس کا کام تھا ؟ ذرا سي جائداد کے اتنے

دلم اُنھیں کی وجہ سے تو لگانے پڑے ! سب
چھوڑ دو - اس خط ھی کو تو ذرا دیکھو -
خودغرض ' کمینے ' بدمعاش ' مکار کہیں
کے !

کلو — لیکن جھگڑے کی شروعات تو اُنھوں نے
نہیں کی ؟

ھارن بلوئر — کھلم کھلا نہیں کی - آڑ سے لڑتے رھے -
یہی تو ان کی چال ھے - جہاں دیکھئے
دھمکی ' جہاں دیکھئے دباؤ ! چار دن پہلے
کیا دولتمند ھو گئے جیسے آپے میں نہیں
رھے ! میں نے چاھا تھا کہ — خیر — طرح
دے جاؤں لیکن ان کی قسمت ھی میں
نہیں - میں کیا کروں ؟ اب میں بھی
ان کو مزہ چکھا ھی کے چھوڑونگا - وہ بھی
سمجھ لیں کہ کس سے پالا پڑا ھے ! چمڑی
تو باقی نہ رکھونگا !

[اپنے جذبات کی رو میں ھارن بلوئر کلو کے چہرہ
کی کیفیت دیکھنا بھول گیا – اس کے چہرے سے پتہ

پریشانی ظاہر ہو رہی ہے کہ اب ہارن بلوئر سے مزید بحث مباحثہ کیا نہ جائے یا کرنا چاہئے — پھر پھرتی سے اپنی کلائی کی گھڑی دیکھ کے چارپائی پر گر پڑتی ہے اور اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے —]

میرا دل تو جب ہی خوش ہوگا جب ان کی کھڑکی کے سامنے چمنیوں کا دھواں نکلتے دیکھونگا - مجھے بھی کیا موقع کی سوجھی! وہی آخری بولی! وہ تو بڑھتا ہی چلا جاتا تھا - یہ ترکیب نہ کرتا تو وہ ختم تھوڑا ہی کرتا!

[کلو کی طرف دیکھ کر]

ارے مجھے تمہارے درد سر کا تو خیال ہی نہیں رہا! چہ، چہ! اب تم آرام سے لیٹو چپ چاپ!

[کھانا کھانے کی گھنٹی بجتی ہے]

کچھ کھانے کے لئے یہاں بھیج دیں؟

کلو — نہیں! میں سوؤنگی مگر نیند آ جائے

جب ھے ! ذرا یہ کہ دیجئیگا کہ مجھے
کوئي جگائے نہ -

ھارن بلوئر — اچھا ، اچھا ! میں اس خط کا
جواب لکھہ دوں -

[ھارن بلوئر کلو کي میز پر بیٹھہ کے لکھنے لگتا
ھے -]

[کلو بہت پریشاني کی حالت میں مسہري سے چونک
کے اُٹھتي ھے گھڑي دیکھتي ھے پھر کھڑکي کي جانب
دیکھتي ھے - پھر گھڑي دیکھتي ھے - پھر چپکے سے
کھڑکي پر جاتي ھے اور آھستہ سے کھولتي ھے -]

ھارن بلوئر —

[خط کو ختم کرتے ھوے]

ذرا سن لو !

[مسہري کي طرف گھومتا ھے]

آیں ، تم کہاں گئیں ؟

کلو —

[کھڑکي پر سے]

بڑي گرمي ھے !

ہارن بلوئر — دیکھو یہ لکھا ہے — " مکرمہ ! آپ
کوئی ایسی بات میری بہو کی نسبت
نہیں بنا سکتیں جس سے ہمارے بال
بچوں کی خوشی میں فرق آئے - میں
اس خط کو محض حماقت سمجھتا ہوں
اور باوجود طلب کے کل گیارہ بجے وہاں
ہرگز نہ آؤنگا - — نیازمند — "

کلو —

[سر کو بیحد پریشانی کے عالم میں ہلاکر]
اُوہو ! — خیر !

[دو بارہ گھنٹی بجتی ہے]

ہارن بلوئر —

[دروازہ تک جا کے]

تم اب ذرا لیٹ رہو ' سو جاؤ - اگر نیند
آ جائے - میں کہ دونگا کوئی یہاں نہ آئیگا -
کل تک — خدا چاہیگا ! — طبیعت بالکل
صاف ہو جائیگی - اب جاتا ہوں - خوش

رهو ! خدا حافظ !

[باهر چلا جاتا هے]

[دو ایک چکر کمرہ میں ٹهلنے کے بعد کلو پهر کهڑکي کے پاس پلٹ آتي هے اور وهاں قریب پردہ کي آڑ میں کهڑي هو جاتي هے - کواڑہ دروازہ کا ذرا ذرا سا کهلنا شروع هوتا هے اور انا اپنا سر اندر ڈالتي هے اور جهانکتي هے – یہ دیکهہ کے کلو کہاں هے جهٹ سے اندر داخل هو جاتي هے اور بائیں جانب آڑ میں چهپ جاتي هے بہت جلدي کلو کهڑکي سے هٹ آتي هے اور دروازہ بند کر لیتي هے –]

کلو ––

[آهستہ سے]

آ جاؤ ' اندر آ جاؤ -

[وہ دروازہ کي طرف جهپٹ کر بند کر دیتي هے -]

[ڈاکو کهڑکي سے هو کر اندر آ گیا اور اس کي طرف آدهي مسکراهٹ سے دیکهنے لگا -]

ڈاکو –– کیا هے ' چهوٹي بیگم ؟ مجهے کیوں یاد کیا ؟

[اپنے میل جول کے اس آدمي کے ساتھ ھونے پر کلو
کے طور طریقہ میں ایک خاص تبدیلي نمایاں ھوتي ھے -
اس کي آواز بھي مختلف ھو جاتی ھے - ایک قسم کي
آزادي اور یگانگت سي معلوم ھوتي ھے - لیکن بہت
آھستہ سے بولتي ھے -]

کلو — بڑي غلطي کر رھے ھو!

ڈاکر —

[دانت نکال کے ھنستا ھے]

جي نہیں! میں صورت تو کبھي کسي کی
بھول ھي نہیں سکتا -

کلو — نہیں، مان جاؤ -

ڈاکر —

[واپس جانے کے لئے منھ پھیرتا ھے -]

تو اگر صرف اتني سي بات تھي تو مجھے
کیوں بیکار کے لئے بلایا ؟

کلو — نہیں، جاؤ نہیں -

[ھلکا سا تبسم کرتے ھوے]

تم مجھ سے کھیل کھیلتے ھو - شرم نہیں
آتي ؟ آخر میں نے تمہارا کیا بگاڑا
ھے ؟ کون کھیل ھے یہ ؟ — کریکٹ ؟

ڈاکر — جي نہیں ! اِسے کہتے ھیں "معاملہ"

کلو —

[جل کے]

تو مجھ سے اس جھگڑے سے واسطہ ؟ بھلا
میں یہ جھگڑا کیسے روک دیتي ؟

ڈاکر — اب اسے کوئی کیا کرے ! یہ تمہاري
تقدیر !

کلو —

[ھاتھ میں ھاتھ باندھ کے]

بھلا تمہاری بے دردی کی کوئی حد ھے ؟
تم ایک عورت ذات کی زندگی تباہ کرنے
پر لگے ھو جس نے کبھی تم کو کڑی بات
تک نہیں کہی ؟

ڈاکر — تو یہ کہئے ! آپ کے گھر والے بالکل بےخبر
ہیں کہ آپ کون ذات شریف ہیں ! پھر
کیا کہنا ہے ! مگر ایک بات تو خیال
کیجئے کہ میں اپنے مالک کی خیر خواہی
کر رہا ہوں - میں بھی تو آخر انسان ہوں --
جیسی کرنی ویسی بھرنی ! میں تمہارے
خاندان بھر سے نفرت کرتا ہوں - کون گالی
ہے جو پچھلے دو مہینہ سے آپ لوگوں نے
مجھے نہ دی ہو ' نگاہوں سے دیکھتے ہیں
جیسے چھری کٹاری چلاتے ہیں - میں تو
صاف کہتا ہوں مجھے صورت سے نفرت ہے !

کلو — خوبیاں بھی ہیں ان میں جیسے تم میں
ہیں !

[دانت نکال کے ہنستا ہے]

ڈاکر — ہارن بلوئر میں جیتے جی کوئی خوبی
نہیں ہو سکتی -

کلو — تو میں تو اس خاندان کی نہیں ہوں ؟

ڈاکر — کل کو تمہارے بچے ہونگے ' جب تو تم

ھارن بلوئر کي بھي اماں ھو جاؤگی -

کلو —

[مسکین انداز سے اپنے ھاتھ بڑھا کے]

کیوں پیچھے پڑے ھو؟ آخر اس سے فائدہ؟
خدا کے لئے یہاں ذرا آرام سے گزرتي ھے -
انصاف شرط ھے! انصاف شرط ھے!!

ڈاکر —

[ذرا دیر کے لئے مشکل محسوس کرتے ھوئے]

اس سے کام نہ چلیگا ، یہ کوشش ھی
بیکار ھے -

کلو — آخر ساری زندگی ھماري رونے ھی تو کٹتی
ھے -

[ڈاکر اپنا سر ھلاتا ھے - اس کي ھنسي غائب ھوچکي -
اور بالکل لکڑي کے گڈّے کي طرح بیٹھا ھے]

کلو —

[ھانپتي ھوئي]

خدا کے لئے رحم کرو! تم نے بھی تو

کسي کو چاھا ھے ؟ کیا میں جانتي
نہیں ؟ - اسي کے صدقے !

ڈاکر — نہیں ! یہ سب فضول ھے - ھماری شطرنج
میں تم ایک مُہرہ ھو - اور تمہاري شہ مات
ھوگي -

کلو —

[مایوس ھوکے]

تو تم سے کیا واسطہ ؟ تمہارا کیا بگڑیگا —
کیا بنیگا ؟

[شیرني کي طرح تیور بدل کے]

دیکھو مجھ سے نہ بھڑو ' میں دشمني پر
آ جاؤنگي تو غضب ڈھاؤنگی - میں نے
بھي دنیا بہت دیکھي ھے - دیس دیس کا
پاني پی کے آئی ھوں تو کیا ؟ آے ھے
چیونٹي کو دباؤگے تو کاٹ کھائیگي - اور
میں تو پھر عورت ھوں — اچھي طرح
سوچ لو -

ڈاکر -- تو بس تھیک ہے ! اس طرح پیں پیں
رونے سے تو مجھے تمہارے مُنھہ دھمکي
زیادہ پسند ہے - دھمکی ھي سے ختم ہے -
اُن لوگوں سے بتلا دینا کہ ایک رات ہماري
تمہاري ملاقات سرائے میں هو چکي ہے -
اور یہ تو کھوگي ھي کہ نہیں ؟ یا یہ
کہ دینا کہ ---

کلو -- خبردار ! خبردار !!

[اپني جیب سے نوٹ اور موتي نکال کے]

یہ دیکھو کل یہي میري زندگي کي کائنات
ہے - کوئی ہزار کے تو صرف موتي ہیں -
یہ سب تمہاري نذر ہیں -

[اس کي طرف پیش کرکے]

لیکن اب مجھہ پر رحم کرو - کیا کہتے
ہو ؟ بولو کیا کہتے ہو -

ڈاکر --

[هونتھ چاٹتے ہوئے - بےرحمانہ هنسي هنستے ہوئے]

تم نے میرا صحیح اندازہ نہیں کیا - میں
سیدھا سادا کتا ہوں - کتا ہي کہ لو ' لیکن
میري وفاداری میں شک نہیں - جس کا
کھاتے ہیں اس کي گاتے ہیں - یہ چالیں
مجھ سے نہ کھیلو -

کلو —

[بے قابو ہوکے]

تم جانور ہو! نہ رحم ہے تمہارے مزاج
میں نہ حیا ہے ' کم ظرف ! بزدل ! اور
اس کتیا کو کیسے رشوت دے کے میرے
پیچھے لگا دیا ہے ! جانتے نہیں ! خوب
جانتے ہو میں پاگل ہي ہو جاؤں تو
تجھے کیا ؟ جانور کہیں کا -

ڈاکو — بات نہ بڑھاؤ ' بات بڑھ جائیگي تو تم
کیا فائدہ اُٹھاؤگي ؟

کلو — اس طرح کسي عورت کے پیچھے پڑنا چاہئے
محض اس لئے کہ تم سے مردوں سے جھگڑا
ہو گیا ؟

ڈاکر — میں نے کیوں جھگڑا کیا ؟ مجھ سے مطلب ؟
تم تو خوب جانتي هو کہ جھگڑے میں
تو همیشه کمزور هی مار کھاتا ھے - کمزوري
میں غصه مار کھانے کي نشاني مثل
مشہو ھے - اب اس کو کوئی کیا کرے ؟

کلو —

[گھور کے نظر جماکے دیکھتي ھے]

تمہارے کوئي ماں بہن ھیں کہ نہیں ؟
اُن سے تو پوچھتے کسي دن کہ محبت کي
بنیاد کچے دھاگے پر هوتي ھے کہ نہیں ؟
ان سے تو کبھي پوچھو کہ ڈر کس کو
کہتے ھیں - بزدل ظالم ! بے رحم زمانے
بھرکا ! تو بھي اپنے کو آدمي کہتا ھے کہ
میں آدمي هوں !

ڈاکر —

[دانت نکال کے هنستے هوئے]

جواب تلخ مي زیبد لب لعل شکرخا را -

ان گالیوں پر قربان! قسم خدا کي هر گالي
پر سو سو جوبن نکلتے هیں !

[کلو کا غصہ جتنی جلدي تیز هوا تها اُتني هي
جلدي فرو هو گیا - مسهري پر لیٹ جاتي هے ' کانپتي
هے اور پهر ادهر اُدهر دیکهہ کے ڈاکو کي طرف
دیکهتي هے -]

کلو — پهر آخر کیا لوگے کہ هم کو برباد نہ کرو -
کچهہ معاوضہ کافي هوگا کہ کچهہ نہ کافي
هوگا -
میري زندگي کو — مجهہ کو تباہ نہ کرو !
[میں خود حاضر هوں]

ڈاکو —
[پیشاني کا پسینہ پونچهتے هوئے]
اب کهي هے بات معرکہ کي ! یہ البتہ
کچهہ معاوضہ بهي هے -
[کهڑکي کي طرف پلٹ جاتا هے]
اب تو میرے پاؤں ڈگنے لگے - ایک بات
هے ' تمهارے سر جائیگي ' اور ضرور جائیگي -

لیکن جہاں تک ہو سکیگا میں تمہارا کم
نقصان کرونگا - نہیں ، تم جو کچھہ بھي
پیش کرنا چاھتي ہو میں کچھہ نہیں
چاھتا -

[پیشاني پونچھتے ہوئے]

ھائے ، پھر طبیعت لوت پوت ہوئي جاتي ہے !
لیکن نہیں ، اب جانے بھي دو -

[کلو اب اپنا چہرہ ھاتھوں سے چھپا لیتي ہے]

رو نہیں ، سنبھالے رھو اپنے کو - میں جاتا
ہوں - خدا حافظ !

[کھڑکی سے باھر نکل جاتا ہے]

کلو —

[جلدي سے اُتھہ کر]

ھائے یہہ کیا ہوا ؟ چوھا - شکار پھندے
میں پھنس گیا ! ھاے !

[کھڑي ہو کے سنتي ہے - جلدي سے دروازہ کے پاس
جاکے دروازہ کا قفل کھولتي ہے اور واپس آکے مسہري
پر لیت جاتي ہے اور آنکھیں بند کر لیتي ہے - چارلس

بہت آہستہ سے آتا ہے اور اس کے اُوپر جھک کے
دیکھنے لگتا ہے کہ آیا سو گئی یا جاگتی ہے - کلو اپنی
آنکھیں کھولتی ہے -]

چارلس — کلو، کیسی طبیعت ہے ؟ کچھ نیند
آئی ؟

کلو — ہاں ...

چارلس —
[مسہری کی پٹی پر بیٹھ کر اس کو پیار کرتے
ہوئے]
پیاری، طبیعت کیسی ہے ؟

کلو — ہاں، پہلے سے تو اچھی ہے -

چارلس — شکر ہے ! — ذرا سا شوربہ ؟

کلو —
[کانپتی ہوئی]
نا — نا !

چارلس — آخر یہ تمہیں سر کا درد کیسے ہو جاتا
ہے ؟ اِدھر مہینے ڈیڑھ مہینے سے تو تمہاری

طبعیت جب دیکھو خراب ہي رھتي
ھے -

کلو -- اور تو کچھ وجہ نہیں معلوم ہوتي سوائے
اس کے کہ مجھے کچھ اپنا پاؤں بھاري
معلوم ہوتا ھے -

چارلس — آین! کیا سچ مچ — قسم خدا کی ؟
سچ کہو -

کلو —

[سر ھلا کے]

کیا تم کو بڑي خوشي ھوئي!؟

چارلس -- کیوں ؟ خوشي کیوں نہ ھو ؟ بڑے صاحب
تو بہت ھي خوش ھونگے -

کلو -- دیکھو! ابھی اُن سے نہ کہنا - ان کو نہ معلوم
ھونے پاے !

چارلس -- خیر !

[اس کو ھم آغوش کرتا ھے]

تم نے تو غضب کر دیا! اچھا لے ، اب اسي

بات پر ایک بوسہ دے دو -

[کلو منھہ اُونچا کرکے چٹاخ پٹاخ بوسے لینے لگتی ھے -]

ارے تمھارے بدن سے تو شعلے نکل رھے ھیں ، اور تم کہتي ھو کہ ھلکي سي تپ ھے تم کو؟

کلو —

[ھنس کے]

تعجب ھے ! چارلي ، بھلا تم مجھہ سے محبت کرتے ھو !

چارلی — اچھا ، تمھیں بتاؤ - یہ تم کیا کہتي ھو ؟

کلو —

[اس کے بازو پر تکیہ کرکے]

بھلا جو کوئي جھوتي سچي باتیں ھمارے خلاف تم سے لگائے تو تم مانو کہ نہ مانو ؟

چارلس — یہ کمبخت ھل کرایست ! آخر یہ تم سے

کیوں اس قدر جل رہے ہیں ؟ اس کا کیا
مطلب ہے ؟ جب میں نے ان کو وہاں
دیکھا تھا بڑي مشکل سے میں نے موقع
بچایا -

کلو ---

[دزدیدہ نگاہوں سے اُسے دیکھتي ہے -]

اب تو میں اس حالت میں ہوں - میں
یوں بھي کسي کام کي نہیں - ذرا سي بات
میں طبیعت اُلجھنے لگتي ہے -

چارلس --- اور کیا کچھ ہم لوگ بھول جائینگے ؟ ---
بھول نہیں جائینگے - ایسا سبق سکھائیں
کہ وہ بھي یاد کریں !

کلو --- یہي تو اِن چھوتي چھوتي جگہوں میں اور
مصیبت ہے - میں کہتي ہوں لیکن آخر
اُن کا مکان غارت کرنے سے حاصل ہي
کیا ہے ؟

چارلس --- وہ کمبخت عورت کبھي بولي تھولی سے

باز نہیں آتي - آئے دن کچھ نہ کچھ
پخ نکالتي رھتي ھے - اب اس سے زیادہ
اور کیا کریگي ؟

کلو —

[ڈرتي ھوئي]

اُنْہ ! — ھوگا - میں نہیں پروا کرتي - مجھے
نہیں پسند کہ جدھر دیکھو اُدھر دشمن ،
جدھر دیکھو اُدھر دشمن ! میرا تو جیسے
جي ڈرتا ھے ! میں —

چارلس — کیوں پیاري ، آخر یہ کیا ھے ؟

[غور سے اس کي جانب دیکھتا ھے]

کلو — یہ تو اُسی حالت کي وجہ سے ھے اُسي
حالت........ کي وجہ سے !

[یکبارگي]

چارلي ، میري خاطر سے یہ جھگڑا بند کر
دو - اے تم کو میری قسم ھے ! میري جان
کی قسم ھے !

چارلس —

[اس کے بازو تھپک کر]

آرے ، آرے ! میں کہتا ہوں تم کو بات کا
بتنگڑا بنانے کي جیسے عادت ہے ! ذرا ٹھیک
غور تو کرو - والد صاحب نے نو ہزار پونڈ
ان کو چھپانے کے لئے دئے ہیں اور تم
ایسی عورت کي طرفداري کرتی ہو ! جس
نے تمہاري بے عزتی کرنے میں کوئی کسر
نہیں اُٹھا رکھی - نہ اس میں عقلمندی
ہے نہ معاملہ داري ! اپنی عزت بھی تو
کوئی چیز ہے ؟ خودداري بھی تو ہوني
چاہئے آدمی میں -

کلو —

[ہانپ کے]

مجھے خودداری کا احساس نہیں ہے -
میں تو جھگڑے بچانا چاہتی ہوں - بس !

چارلس — اگر اس جھگڑے سے تم کو کوفت ہوتی

هو تو میں تم کو تبدیل آب و هوا کے لئے
سمندر کے کنارے بھیج دوں - لیکن ایسے
آدمیوں سے لڑائی بھڑائی میں تو مزہ آنا
هی چاهئے -

کلو —

[سوچتی هوئی اور ترشروئی سے]

نہیں ، اس سے کیا هوتا هے ؟ میں یہ تھوڑی
هی چاهتی هوں !

چارلس — آیں ، آیں ! تم تو لڑائی لڑنے پر آمادہ
هو گئیں !

کلو — اگر تم نے یہ جھگڑا بند نہ کرا دیا تو تمہاری
میری بنیگی نہیں -

چارلس — دیکھو کلو ، آخر پس پردہ اس میں
راز کیا هے ؟

کلو —

[آهستہ سے]

پس پردہ ؟

چارلس — تم تو ایسی باتیں کرتی ہو جیسے جن
کسی کے سر پر آ جائے - ارے ' میں تو کہتا
ہوں ' ان کمبختوں کو تو اب داؤ پر
پا گئے ہیں - چھ مہینہ میں تو ڈیپ واتر
سے چلتے پھرتے نظر آئینگے ! وہ جو ان کا
پرانا کھنڈر ہے وہ ستیاناس ہو جائیگا - کسی
کام کا رہ جائے جب ہی کہنا - چمنی ۳۰۰
قدم کی کون کہے تھیک ان کے سر پر
جڑی جائیگی - اور ۲۴ گھنٹہ میں بارہ
گھنٹہ دھواں ان کے سر پر سوار رہیگا -
یہ کمبخت قطامہ یہاں دکھائی تو دیگی
نہیں - جب لطف آئیگا ! یہیں رنگ
رلیاں ہونگی - جب تک یہ قحبہ یہاں
رہیگی جب تک یہ کچھ نہ ہونے پائیگا -
بس اب اسی کی دیر ہے کہ دم نہ لینے
پائے کمبخت !

کلو —

[ہاتھ سے اشارہ کرکے]

اچھا ' اب میں سمجھی -

چارلس ——

[دوبارہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے]

کلو، اگر تمہارا یہی انداز قائم رہا تو میں
سمجھونگا کہ دال میں کچھہ کالا ہے -

کلو ——

[بہت آہستہ سے]

چارلی !

[چارلی اس کے پاس آ جاتا ہے]

مجھے پیار کر لو -

چارلس ——

[پیار کرتا ہے]

کیا ہے پیاری ؟ مجھے معلوم ہے کہ عورتیں
اِن اوقات میں عجیب عجیب باتیں کرنے
لگتی ہیں - تم سو رہو، بس !

کلو —— ابھی تم نے کھانا بھی نہیں کھایا — کہ کھا
چکے ؟ جاؤ اور میں بھی سو رہونگی -
لیکن میری محبت نہ چھوڑنا -

چارلس — چھوڑنا ؟ چاہیے کم کروں ؟

[چارلس دوبارہ چمٹا کے بوسہ لے رہا ہے کہ اتنے
میں آنا چپکے سے دروازہ کے پاس جاکے کھولتی ہے
اور باہر نکل جاتی ہے - لیکن اتنے میں دروازہ سے
چڑ مڑ کی آواز آتی ہے اور وہ دوبارہ بند کر
دیتی ہے -]

کلو —

[زور سے چونک کر]

کون ہے ؟ کون ؟

چارلس — کہاں کون ہے ؟ کہاں کون ہے ؟ تم کو
وہم ہے !

کلو —

[آہستہ سے ذرا ہنس کے]

کیا جانے ؟ چارلی ، جاؤ - یہ سر کا درد ذرا
کم ہو جائے تو میں ابھی اچھی ہو
جاؤں -

چارلس —

[اس کي پيشاني کو آهسته سے پيار سے تهپک کر اور
اس کي طرف مشکوک انداز سے ديکهکر]

تم سو جاؤ ' میں سویرے هي آؤنگا ۔

[پلٹ کے واپس جاتا هے اور دروازہ سے کلو کي
طرف منهه کرکے بوسه کا چٹخارہ ليتا هے — جب
چارلس چلا جاتا هے تو اُتهه کے تهيک اسي انداز
سے کهڑي هو جاتي هے جيسے ابتدا میں کهڑي هوئي
تهي — خيالات ميں منهمک مستغرق — دروازہ کهلتا
هے اور خادمه پهر اِدهر اُدهر جهانکتي نظر آتي
هے —]

پردہ گرتا هے

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

صبح کا وقت

دوسرے دن صبح کو ھل کرِیست کے کمرے میں جل بائیں جانب سے آ کے آئینہ دار کھڑکی سے دیکھ رہي ھے -

جل ---

[رولف سے کہتي ھے جو اب تک نظروں سے اوجھل ھے]

چلے آؤ ، کوئي نہیں ھے -

[اتنا کہہ کے کمرے کے اندر چلي جاتي ھے - رولف باغ سے آ کے اُس کے پاس پہنچ جاتا ھے -]

رولف --- جل ، میں تم سے یہ کہنے آیا ھوں کہ کیا ھم لوگوں کو ....

[جل سر ھلاتي ھے]

کل ملنے آنا چاھئے تھا ' یہ تو کچھ
الول جلول سي بات ھے -

چِل — ھم نے شروع نہیں کیا ' شروع تو آپ کي
طرف سے ھوا تھا -

رولف — بات تو تم سمجھتي نہیں ھو! اگر تمہارا
والد صاحب کا سا حال ھوتا کہ خود ھي —

جل — مجھے تو سخت افسوس ھوتا !

رولف —

[پھنکارنے کے انداز سے]

بھلا اور کوئي ایسي باتیں کرتا تو مضایقہ
نہ تھا - جل ' تم سے تو ایسي اُمید نہ
تھی ! بھلا والد صاحب کي طرح کوئي
رفاہ عام کرے تو معلوم ھو - وہ سمجھتے ھیں
کہ ھم بھي کچھہ ھیں تو کیا بیجا ھے ؟

جل — اور ھم سمجھتے ھیں کہ وہ بالکل سور ھیں '
تو کیا بیجا ھے ؟ معاف کیجئیگا -

رولف — اگر یہ بقاے اصلح کا اصول صحیح ھے
تو ....

جل --- وہ چاھے اصلح ھوں لیکن اُن کو بقا میسر نہ ھوگي -

رولف ---

[بے توجھي سے جو انھماک کي وجلا سے ھے]

معلوم تو ایسا ھي ھوتا ھے -

جل --- تو یھي کھلے آئے تھے ؟

رولف --- نہیں ' میں کھتا ھوں ' اگر ھم لوگ مل جائیں تو کیا یہ جھگڑے ختم نہ ھو جائینگے ؟

جل --- ھمارا ملنے کو جو جي نہیں چاھتا !

رولف --- ھاتھ میں ھاتھ، تو ھم لوگ ملا چکے ھیں ' اب دل نہ ملائینگے کیا ؟

جل --- لڑائي میں مٹھائي نہ پھلیگي ' رنج بڑھیگا -

رولف --- میرے دل میں تو بالکل رنج نہیں ھے -

چِل — صبر کرو ! رنج بھي ھو جائیگا ' جلدي
نہ کرو -

رولف — کیوں ؟

[بہت توجہ کے ساتھہ]

اچھا ' کلو والے معاملہ میں ؟ معاملہ تو
پہلے ھي سے سمجھتا ھوں کہ آپ کي والدہ
کا رنگ کلو کي جانب سے ....

چِل — اچھا ؟

رولف — بہت بیگماني ھے -

[چل ھنستي ھے]

ممکن ھے کہ کلو تمھارے ھم پلہ نہ ھو '
لیکن اس کو کنیز سمجھنا کوئي بیگماتي
شان ھي نہیں ھے ؟

چِل — اپني چونچ بند رکھو تو بہتر ھے -

رولف — وہ تو ھمارے والد صاحب پہلے ھي کہہ
چکے ھیں - اُس دن جب کلو تمھارے یہاں

آئي تھیں ' نہ تمھاري والدہ' اس قدر
بیہودہ برتاؤ کرتیں نہ والد صاحب اور
چارلي اتنے ناخوش ہوتے!

[جل سیٹي بجاکے گانا گاتي ھے — "تمہیں یاد
ھو کہ نہ یاد ھو"]

[کسي قدر ناراضي سے جل کي جانب گھورتے ہوئے]
کیوں جل' یہ سیٹي بجانے کا معاملہ
ھے! کیوں ؟

چل — نہیں تو!

رولف — صاف کیوں نہیں کہتیں کہ چلے جاؤ ؟
میں چلا جاؤں -

چل — بہتر ھے -

رولف — بہتر ھے تو بہتر ھے! تو کیا بس اب کے
بچھڑے ملینگے حشر کے دن ؟

چل — مجھے تو حشر میں بھی ملنے کي اُمید
نہیں ھے -

[سیدھے رولف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھتی ھے]

رولف — بڑا غضب ھو رھا ھے !

جل — غضب تو اِس دنیا میں روز ھی ھوا کرتا ھے -

رولف — لیکن جتنی ھی ایسی باتوں کی کمی ھو سکے بہتر ھے -

جل —

[غصہ سے جھڑک کے]

تو آپ لکچر نہ جھاڑئے - مُلا نہ بنئے -

رولف —

[بہت برا مان کے]

نہیں لکچر میں کیا جھاڑونگا ! میں مُلا نہ بن رھا تھا لیکن پھر بھی دوستی کے لئے دل نہیں مانتا - محبت کو کیا کروں ؟

جل — پہلے اصلیت کو سنبھالئے پھر محبت جتائیگا -

رولف — ذرا وسعت نظر سے کام لو ' جل -

جل — کیسي وسعت نظر ؟ هم سب اپنے اپنے رنگ
میں مست هیں - اور کیوں نه هوں ؟

رولف — توبه ' توبه ! تم کو تو بس ......

جل — تم کو تو کسي بات میں اچھائي نظر هي
نهیں آتي - وه سبق تو آپ کے والد صاحب
هي نے سکھایا هے — "هر شخص اپني چال
میں" ! اور اسي میں بھلا هوتا هے - اچھا
بس خدا حافظ !

رولف — جل ! جل !

جل —

[اپنے پیچھے هاتھ باندھ کے گنگناتي هے]

رهئے اب ایسي جگه چل کر جهاں کوئي نه هو
همنفس کوئي نه هو اور همزباں کوئي نه هو

رولف — کاهےکو جل ' کاهےکو ؟

[دلشکسته انداز سے بائیں جانب بڑي کھڑکي سے باهر
نکل جاتا هے - جل جس نے گانا بیچ سے چھوڑ دیا
هے هاتھ باندھے کھڑي اور هونٹھ کانپ رهے هیں]

[بائیں سے فلیوز داخل ہوتا ہے]

فیلوز — مس صاحب ، مسٹر ڈاکر اور دو صاحبان
اور تشریف لائے ہیں -

جل — تو تینوں صاحبان کو اندر تشریف لانے دیجئے
اور مجھے باہر جانے دیجئے -

[فیلوز کے پاس ہوتی ہوئی باہر چلی جاتی ہے
اور فوراً ہی ڈاکر اور دو اجنبی شخص اندر آتے
ہیں -]

فیلوز — تو حضور ، میں بیگم صاحب سے عرض
کر دوں کہ آپ لوگ تشریف لائے ہیں -
صاحب تو گھومنے گئے ہیں -

[بائیں سے چلا جاتا ہے]

[تینوں آدمی ایک باقاعدہ انداز سے جمع ہو جاتے
ہیں - پہلے دروازوں کو اور کھڑکی کو دیکھ چکے ہیں -
اب بڑی خانہ‌دار میز کو دیکھ رہے ہیں -]

ڈاکر — تو اب یہ معاملہ بغیر عدالت گئے تو رہتا
نہیں - اگر کہیں کوئی کور کسر ہو تو ابھی
بتا دینا -

[دوسرے اجنبي سے]

تم تو اس عورت سے ذاتي طور سے واقف ہو ؟

دوسرا اجنبي -- اور آپ کیا سمجھتے ہیں ؟ میں بھلا ایسے معاملات میں اِن بازاریوں کا اعتبار کرتا ! جب یہ تشریف لائي تھیں تو بڑي سفارشوں سے آئي تھیں اور اپنا کام بھي خوب کرتي تھیں - دوپیاگے لگے ہوئے تھے - کیوں جارج ' ہے کہ نہیں ؟

پہلا اجنبي — ہم لوگوں نے دو مرتبہ حاضري اور خدمتوں کا معاوضہ خود دیا ہے -

دوسرا اجنبي — میں دیکھتے ہي پہچان لونگا - وہ تو خوبصورت سي عورت ہے ' چہرہ پر ایک آب تاب ایک خاص نمک ہے - اب کیا اتنے دنوں میں صورت تھوڑي ہي بدل گئي ہوگي !

پہلا اجنبي -- ہمیں اس معاملہ کو طشت از بام

کرنے کی ضرورت کیا ہے ؟

ڈاکو — طشت از بام کرنا ضروری نہیں ہے ، صرف دھمکیوں میں کام چل جائیگا - لیکن سمجھ لینا چڑھے تو امرت پا گئے گرے تو چکنا چور — وہی مثل ہے - اور وہ آدمی ہے بے تحاشا گدےباز - نشانہ خالی نہ جانا چاھئے - تم دونوں صاحب کہ دو تو سمجھ لو کہ مار لیا - اور کیا ؟

دوسرا اجنبی — اور ہم لوگوں کا وقت تو فاضل ہی ہے گویا کہ یہاں دوڑے پھر رہے ہیں !

ڈاکو —

[پہلے اجنبی کی جانب سر ہلاتے ہوے]

جارج کو سب حال معلوم ہے - وہ سب ٹھیک ہو جائیگا - تم مطمئن رہو - میں تم کو اطمینان دلاتا ہوں - ساری ذمہ‌داری میرے سر ہے -
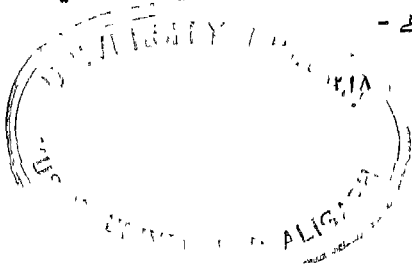
دوسرا اجنبي — اگر اُس عورت کي شادي هو چکی هے تو میں خواہ‌مخواہ کو اس کي زندگي برباد بھي کرنا نهیں چاهتا -

ڈاکر — نهیں، اُس کو نقصان کوئي نهیں پہنچانا چاهتا - اس سے کسي کو خصومت نهیں هے - میں تو صرف هارن بلوئر کو دبوچ لینا چاهتا هوں - اور جب تک توبه نه کریں چھوڑنا نهیں چاهتا -

[یه دونوں شخص ایک دوسرے سے کسي قدر هٹ جاتے هیں اور بیگم هل کرایست داهني جانب سے آتي هیں -]

ڈاکر — آداب عرض، بیگم صاحب! یه وهي میرے رفیق شریک هیں - هارن بلوئر صاحب بھي آ رهے هیں -

بیگم هل کرایست — هاں، گیارہ بجے آتے هیں - مجھے دوسرا خط لکھنا پڑا -

ڈاکر — کیا سرکار نهیں هیں ؟

بیگم ھل کرایست — میں نے اُن سے کہا نہیں -

ڈاکر —

[سر ھلاتے ھوئے]

ھمارے دوست وھاں تشریف رکھینگے
اور پھر جیسا بنیگا اُن سے کام لے سکتے
ھیں -

[داھنی جانب کو اشارہ کرکے]

بیگم ھل کرایست —

[اجنبی اشخاص سے]

آپ اُدھر تشریف رکھیں !

[دروازہ کھولے کھڑی رھتی ھے اور وہ لوگ کمرہ میں
چلے جاتے ھیں]

ڈاکر —

[دستاویز دکھاتے ھوے]

میں نے یہ مسودہ بنوا لیا ھے اور قانوناً
مکمل کرا لیا ھے - بڑی پھرتی سے کام
ھوا - اُس کے رو سے لانگ میڈو اور سنٹری

کا صاحب کے نام چار ہزار پانسو پر انتقال
نامہ ہوتا ھے - آپ خیال فرمائیے اگر اس
موذي ھارن بلوئر نے اس پر دستخط کر
دئے تو ایک عزت آبرو خاک میں مل جائیگي
دوسرے پورے چھ ہزار کا خسارہ ہوگا -
لیکن یہاں ایسا پیروس بھي تو کسی
طرح قابل برداشت نہیں ھے -

بیگم ھل کرایست —— لیکن راز کو فاش کر دینا
تو ھر وقت ھمارے امکان میں رھیگا -

ڈاکر —— ھاں ، یہ تو تھیک ھے - لیکن کون جانے کل
کیا ھوتا ھے - اور کس کس بات کا آپ
نیوت دیتی پھرینگي ؟ اور ایسے آدمي کا
اعتبار ھي کیا ھے ؟ میرے اُوپر تو خار ھي
کھائے ھے ، یہ تو مجھے خوب معلوم ھے -

بیگم ھل کرایست ——

[غور سے ڈاکر کي طرف متوجه ھو کے]

لیکن اگر اس نے دستخط کر دئے جب تو

شرافت کا تقاضا یہي ہوگا کہ —

ڈاکر — ہاں ، پھر تو مجبوري ہے - اور میں اُس
کو نقصان پہنچانا چاہتا بھي نہیں -
لیکن یہ میں نے اس لئے کہہ دیا کہ کس
کس کي زبان پر آپ مُہر لگائینگي ؟

بیگم ہل کرایست — ہاں ، اب اس کي کون سي ذمہ
داري ہو سکتي ہے ؟

[آنکھوں آنکھوں میں اشارہ ہوتا ہے - اور دونوں
سے کوئي بھي دوسرے کي نگاہ کو منظور نہیں کرتا -]

آ تو رہا ہے کوئي موٹر - اس گاڑي میں
خدا جانے کہاں کا شور ہوتا ہے - اتني
بھڑ بھڑ تو کوئي گاڑي نہیں کرتي -

ڈاکر — پہلے تو بہت دولتیاں جھاڑیگا - بہت پھت
پھتائیگا لیکن جب تک خود نہ کہے کہ
میں جو کہئے ماننے کو حاضر ہوں جب
تک نہ مانگیگا - اس کاغذ کا ذکر نہ ہو -

[دستاویز اپني جیب میں رکھہ لیتا ہے]

اگر کارخانہ نہیں کھولنا ہے تو سنتری
اس کے کس کام کي ہے - میرا تو خیال
ہے کہ وہ بھي سوچیگا کے بھاگے بھوت کی
لنگوتي ہي بھلي جو کچھہ بچ جائے
غنیمت ہے!

[بیگم ہل کرایسٹ اپنا سرخم کر لیتي ہے - فیلوز
بائیں سے داخل ہوتا ہے -]

فیلوز --

[معذرت کے انداز سے!]

ہارن بلوئر صاحب آئے ہیں - کہتے ہیں
کہ بلانے سے آئے ہیں ' وعدہ ہو چکا ہے
ملنے کا -

بیگم ہل کرایسٹ -- ہاں درست ہے -

[ہارن بلوئر اندر آتا ہے اور فیلوز باہر جاتا ہے]

ہارن بلوئر --

[بغیر سلام بندگي کے]

میں صرف یہي دریافت کرنے آیا ہوں کہ

آخر اِن خطوں کا کیا مطلب ھے ؟

[دونوں خط جیب سے باھر نکالتا ھے]

اور اگر آپ اسے پسند کریں تو ھم آپ تنہائي میں اس موضوع پر گفتگو کر لیں -

بیگم ھل کرایست — ڈاکر کو یہ کیا اور بہت سا حال معلوم ھے - یہ تو میرا جانا ھوا ھے -

ھارن بلوئر — ڈاکر کو معلوم ھے ؟ خیر ' آپ نے دوسرے خط میں لکھا ھے کہ میري بہو نے مجھے مغالطہ دیا ھے - میں بہو کو بھي ساتھہ ھي لیتا آیا ھوں - آخر دیکھوں آپ کیا کہینگي - اگر صرف یہ چال تھي کہ میں یہاں دوبارہ چلا آؤں تو خیر ' ورنہ بہو کے منھہ پر کہئیگا کہ مجکو مغالطہ دیا ھے -

[کھڑکی کي طرف ایک قدم بڑھتا ھے]

بیگم ھل کرایست — ھارن بلوئر صاحب ' میري نظر

میں تو پہلے آپ سن لیں ، اس کے بعد ہم
لوگ بہو رانی کے منھ پر کہلے کو تیار
ھیں - پہلے آپ تو سن لیجئے کہ کیا معاملہ
ھے - ہم کچھ آپ کو خواھی نخواھی
نقصان نہیں پہنچانا چاھتے -

ھارن بلوئر — خیر ، شکر ھے ! اچھا ، میں سنوں تو
کہ آپ نے کون کون سی دروغ بیانی یہاں سن
رکھی ھیں یا گڑھ رکھی ھیں - آپ نے
اور ڈاکٹر صاحب نے مل کے - قانون بھی ھے
ایسی توھین و آبرو ریزی کا — یہ بھی آپ
کو یاد رکھنا چاھئے - میں باز نہیں رھونگا
یہ واضح رھے -

بیگم ھل کرایسٹ — ھارن بلوئر صاحب ، قانون طلاق
سے بھی آپ واقف ھیں کہ نہیں ؟

ھارن بلوئر — جی نہیں !

[بہت پریشان ھوکر]

یعنی ؟

بیگم هل کرایست — اتنا تو معلوم هي هوگا که
بدچلني سے طلاق هوتي هے اور مقدمه
بازي لازم آتي هے -

هارن بلوئر — هاں ' میں جانتا هوں - آخر بات کیا
هے ؟

بیگم هل کرایست — جب مقدمه چلتا هے یا چلنے
کو هوتا هے تو مرد جس کو طلاق دي جاتي
هے اکثر هوٹل میں اجنبي عورت کو ساتھ
لے کے جاتا هے - مجھ کو نهایت افسوس کے
ساتھ کهنا پڑتا هے کہ آپ کي بهو راني
شادي سے پهلے اسي معزز خدمت پر
ممتاز تهیں - لوگ ٹکے دے کے اُن کو
ٹیکا لے جاتے تھے -

هارن بلوئر — خدا کي مار !

ڈاکر —

[جلدي سے]

سب ثابت هو چکا هے — لفظ لفظ !

هارن بلوئر — جھوٹے زمانے کے! ایسی غلط بیانی
کرکے جان چھڑانا چاھتے ھیں - زبان نه
جل گئی ایسی کفر کی باتیں کہتے!
ڈاکر، بچا اگر عدالت فوجداری میں
تم کو نه رگیدا ھو تو بات نہیں!

ڈاکر — ابے چل مردود! کل دیکھا تھا کون صاحب
میرے ساتھ تھے؟ وھی ھیں جو آپ کی
بہو سے یہی خدمت لے چکے ھیں -

هارن بلوئر — یه گڑھنت ھے، سازش ھے!

بیگم هل کرایست — تو اس میں بات ھی کیا ھے؟
بلا لیجئے اپنی بہو کو!

هارن بلوئر —

[پہلے پہل خطرہ میں پھنس جانے کا احساس کرتے ھوئے]

بے غیرت! جھوٹے! بے ایمان!

بیگم هل کرایست — اگر یه بات ھے تو ابھی صاف
ھو جائیگا، دودھ کا دودھ پانی کا پانی

ابھي ھوا جاتا ھے - بلا لو اپني بھو کو !

ھارن بلوئر —

[یہ دیکھ کے کہ اس کا کوئي اثر نہیں ھوتا سننے والوں پر]

میں ابھي بلاتا ھوں - سراسر بہتان !

بیگم ھل کرایست — خدا کرے بہتان ثابت ھو !

[ھارن بلوئر کھڑکي سے باھر چلا جاتا ھے - ڈاکر دائیں کو دروازہ کے پاس چلا جاتا ھے - دروازہ کھول کے اندر کے لوگوں سے بات چیت کرتا ھے - بیگم ھل کرایست اپنے ھونٹھ تر کر رھي ھے اور رومال بار بار منھ پر پھیر رھی ھے ھارن بلوئر واپس ھوتا ھے - آگے آگے خود پیچھے پیچھے کلو ، سخت گیري اور مقابلے کے لئے بالکل تیار ھے]

ھارن بلوئر — اچھا ، اب دیکھئے اس تہمت کے پرخچے کیسے اُڑتے ھیں -

کلو — کون سي تہمت ؟

ھارن بلوئر — کہ تم اس سے پہلے ویسي عورت کا

کام کرتی تھیں ! میرا تو دل قبول نہیں کرتا ۔ معلوم نہیں کن الفاظ میں کہوں !

کلو — اچھا ! اچھا ' کیا ہوا ؟

ہارن بلوئر — اس عورت کا کام کرتی تھیں جو مردوں کے ساتھ جاتی ہے جب وہ طلاق دلوانے جاتے ہیں ۔

کلو — کون کمبخت کہتا ہے ؟

ہارن بلوئر — یہ بڑی بی کہتی ہیں ' اور ان کے یہ دونوں کتے کہتے ہیں !

کلو —

[بیگم ہل کرایست کی طرف منھ کرکے]

کیوں ؟ یہی کہنا شرافت ہے — کیوں ؟

بیگم ہل کرایست — سچ ہے یا جھوٹ ' یہ بتاؤ پہلے !

کلو — جھوٹ !

ھارن بلوئر ——

[سخت غصہ سے]

میں تو کہتا تھا ' تم کو دونوں کو ان کے
پیروں پڑاکے جب مانونگا !

ڈاکر ——

[داھنی طرف کا دروازہ کھول کے]

چلے آئے !

[پہلا اجنبی اندر آتا ھے - کلو گویا سخت کوشش
کرکے جو بالکل واضح ھو جاتی ھے اس سے مقابلہ کرنے
کو کھڑی ھو جاتی ھے -]

پہلا اجنبی —— کہئے بیگم وین صاحبہ ' کیسا مزاج
ھے ؟

کلو —— میں تم کو نہیں پہچانتی -

پہلا اجنبی —— ھاں ' آپ کا حافظہ کچھ خراب معلوم
ھوتا ھے - کل تک تو خوب چاھتی تھیں
آج بھول گئیں —— ایک ھی دن میں ! وہ
ایک دن ھوا یا تین سال ھوے ایک ھی
بات ھے -

کلو — تم ہو کون آخر ؟

پہلا اجنبی — کاھے کو ؟ — کاھے کو ؟ اب کہل جاؤ - کسٹڈی والے مقدمہ کو بھول گئیں !

کلو — میں کہہ چکی کہ میں تم کو نہیں جانتی -

[بیگم ھل کرایسٹ سے]

تم یہ ناگن کب سے ہو گئیں ؟

پہلا اجنبی — تو کیا مجھے آپ کی یاد داشت تازہ کرنی پڑیگی کیا ؟

[اپنا نوٹ بک نکالتا ھے]

سنئے آج سے تین سال پیشتر تاریخ ۳ اکتوبر بیگم وین کو فیس اور اخراجات کے لئے دئے گئے ۲۰ پونڈ بولو ہوٹل میں - اسی طرح ۱۰ اکتوبر کو پھر فیس وغیرہ دئے گئے ۲۰ پونڈ -

[ھارن بلوئر سے]

آپ ذرا ان اندراجات کو دیکھ کے اپنا

اطمینان کر لیجئے - بالکل سچ اور صحیح
اندراجات ہیں -

[ہارن بلوئر دیکھنے کے لئے آگے بڑھتا ہے لیکن پھر
ٹھہر جاتا ہے اور کلو کی جانب دیکھتا ہے]

کلو —

[مرگی کی سی کیفیت سے]

جھوٹ ! سراسر جھوٹ !

پہلا اجنبی — کیوں بلتی ہو؟ ہم کچھ تمہاری
عزت خاک میں ملانے نہیں آئے ہیں -

کلو — مجھے یہاں سے لے چلو - میں ایسا برتاؤ
برداشت نہیں کر سکتی -

بیگم ہل کرایست —

[دبی زبان سے]

اب کھل جاؤ - کیوں بھانڈا پھوڑتی ہو ؟

کلو — بہتان ! سراسر بہتان !

ہارن بلوئر — کبھی تم کو وہیں بھی کہتے تھے ؟

کلو — نہیں، کبھی نہیں -

[کھڑکی کی طرف جانے کو بڑھتی ھے لیکن چونکہ راستے میں ڈاکٹر کھڑا ھے ٹھہر جاتی ھے -]

پہلا اجنبی —

[داھنے کو جو دروازہ ھے اس کو کھول کے]

ھنری، چلے آؤ -

[جلدی سے دوسرا اجنبی شخص داخل ھوتا ھے - اس کو دیکھ کے کلو کے رھے سہے حواس جاتے رھتے ھیں - ھاتھ پھیلا دیتی ھے، ھانپنے لگتی ھے اور بائیں جانب پراسیمہ گر پڑتی ھے - اپنا منھ دونوں ھاتھوں سے چھپاکے کھڑی ھو جاتی ھے - اس سے اقبال حقیقت اس قدر واضح ھو جاتا ھے کہ ھارن بلوئر ست پڑتا جاتا ھے اور اس کے پاؤں کانپ جاتے ھیں - ایک رنگین رومال جیب سے نکال کے اپنا منھ پونچھنے لگتا ھے -]

ڈاکٹر — اب یقین آیا کہ اب بھی نہیں ؟

ھارن بلوئر — ان لوگوں کو یہاں سے ھٹا دو -

ڈاکٹر — اگر اب بھی کچھ کسر باقی ھو تو اور

شہادت حاضر ہے۔ دفتر کا دفتر شہادت
کا ہے۔

ہارن بلوئر —

[کلو کی طرف دیکھتا ہوا]

نہیں، کافی ہے! ان لوگوں کو باہر لے جاؤ۔
مجھکو اور کلو کو یہاں تنہا رہنے دو۔

[ڈاکر داهنی جانب سے اُن لوگوں کو باہر لے جاتا
ہے – بیگم ہل کرایست ہارن بلوئر کے پاس سے کھڑکی پر
چلی جاتی ہے – ہارن بلوئر ایک دو قدم کلو کی جانب
بڑھتا ہے –]

ہارن بلوئر — میرے خدا!

کلو —

[پھوٹ کے روتی ہے]

چارلی کو معلوم نہ ہونے پائے! چارلی نہ
جاننے پائے!

ہارن بلوئر — چارلی! یہی کمائی کرتی تھیں!

[کلو نہایت غمناک آواز سے روتی ہے]

تو یہی حاصل تمہارے خاندان میں شادی
کرکے ! ڈوب مر ' چڑیل کہیں کی !

کلو — چارلی سے نہ کہنا !

ہارن بلوئر — ستیاناس کر دیا ! اب کہتی ہے
ایسا نہیں ویسا نہیں ! میرا خاندان ' میرا
کاروبار ' میری آیندہ بہبود سب مٹی میں
مل گئی !

کلو — اگر آپ میری جگہ ہوتے تو ....

ہارن بلوئر — ہائے رے یہ ہل کرایسٹ لوگ !
ان سے جان کی بازی لگی ہوئی ہے -

کلو —

[بالکل بے دم ہو کے]

میرے ابا جان !

ہارن بلوئر — اب جو کمبخت تونے پھر ہم کو
ابا جان کہا — تیرے منھ کو —

کلو — میرے پیٹ میں بچہ ہے!

ہارن بلوئر — ہائے، ہائے! ارے غضب!

کلو — اُسی اپنی اولاد کی اولاد کے صدقے میں! جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں مان جاؤ اور کسی سے نہ کہنا - چارلی پر یہ راز نہ کھلنے پائے -

ہارن بلوئر —

[دوبارہ اپنی پیشانی پونچھتے ہوئے]

آپس میں یہ چوری! ہائے، میں کیسے چھپاونگا ستم ہو گیا! غریب چارلی کی تو زندگی پر پانی پھر گیا!

کلو —

[یکبارگی غضبناک ہوکے]

راز نہ رکھو گے؟ تم کو راز رکھنا پڑیگا - دیکھوں تم کیسے چارلی سے کہتے ہو - میں دل پر رکھ لوں جب ہی تک خیر ہے، ورنہ خیر نہ سمجھنا - میں نے بہت

دنیا دیکھي ہے اور جوانی ویسے ہی
نہیں گنوائي ہے میں کہے دیتي ہوں —

ہارن بلوئر —

[اس کو اس نئي روشني میں دیکھ کے متعجب]

ارے ، ارے ! تو تو عجیب شیرنی ہے !
کمبخت ہم تو تجھے دیوی سمجھتے
تھے -

کلو — میں چارلي سے محبت کرتي ہوں ! میں
چارلی کے لئے جینے مرنے کو تیار ہوں -
میں جي نہیں سکتي بغیر چارلی کو
دیکھے ! میں جانتي ہوں کہ آپ ہم کو
نہ بخشینگے لیکن چارلي ....

[ہارن بلوئر اپنے بڑے بڑے ہاتھوں سے ایک سخت
گھبراہٹ کا اشارہ کرتا ہے]

ہارن بلوئر — مجھ سے تو کچھ کرتے ہي نہیں
نبتا ! میری تو لوتیا ڈوب گئي - چلو ! موٹر
کے پاس انتظار کرو ، میں آتا ہوں -

[کلو اس کے پاس سے ہو کے بائیں جانب سے چلی جاتی ہے]

[خودبخود بڑبڑاتا ہوا]

میں تو کسی کام کا نہ رہا ! دشمن اب کچل ڈالینگے ، لیکن خیر دیکھیں اب کیا ہوتا ہے ۔

[کھڑکی تک جاتا ہے اور داھنی جانب اشارہ کرتا ہے]

[بیگم ھل کرایست اندر آتی ہے]

آخر اِس رازداری کا معاوضہ کیا چاھتی ہیں آپ ؟

بیگم ھل کرایست — کچھ نہیں !

ھارن بلوئر — کچھ نہیں ۔ کیوں نہ ہو ! کچھ نہیں ۔ اتنی دردسری کی ہے بیکار کے لئے !

بیگم ھل کرایست — جو چٹکی کاٹیگا اس کو پنجہ مارا جائیگا ۔ آخر سنتری کا تمھارے پاس کیا کام ہے ؟

هارن بلوئر — اسی لئے مجھ سے نو ہزار پانچ سو
پونڈ دلوا دئے!

بیگم هل کرایست — تو ہم پھر خرید لیں گے تم
سے -

هارن بلوئر — کتنے میں ؟

بیگم هل کرایست — اتني هي قیمت پر سنٹري
جتنی میں مس ملنز دے رهي تهیں - اور
لانگ میڈو جتنے میں هم سے تم نے لي
هے - کل چار هزار پانچ سو پر -

هارن بلوئر — کیا کهي هے! اور میرے نو هزار
خاک میں مل گئے مفت هی میں!
نه ، نهیں! میں خود اپنے قبضه میں
رکھونگا - اور جب تک یه جایداد میرے
قبضه میں هے دیکھوں تم کیسے منھ سے
نکالتي هو تم لوگ یه بات -

بیگم هل کرایست — نهیں ، هارن بلوئر! پھر سوچ
لو - مصلحت یهي هے کہ هم کو یه

جایداد قیمتاً دے دو - جیکمین والے معاملہ
میں تم نے اپني زبان دے کے وعدہ‌خلافي
کي - اب تمہارا کیا اعتبار؟ غارت
هو جائے گھر همارا - کیا پروا! لیکن تم
کو بھي اس کے غارت کرنے کے قابل
نہ رکھینگے هم! یہ نہ هوگا کہ جب
چاهو هم کو کچل ڈالو - اب تو صاف
سي بات هے ' یا تو سنٹري اور لانگ
میڈو همارے هاتھ بیچ دو نہیں تو پھر تم
جانو!

هارن بلوئر — ایسا نہ هوگا - یہ سراسر بہتان هے!

بیگم هل کرایست — اچھي بات هے ' چلئے قصہ
چکا - تم اپنے گھر خوش هم اپنے گھر خوش -
کسي کے سامنے تو هوئي نہیں یہ بات
چیت!

هارن بلوئر —

[سخت غضبناک لہجہ میں]

قسم خدا کي ! هو بڑي چالاک - کهاؤ قسم اپنے پیر پیغمبر کي کہ تم یا تمہارے خاندان کا کوئي یا تمہارے مختار یا جیتے جی کسي سے اس کا نام تک نہ لینگے -

بیگم هل کرایست — اگر جایداد دے دو گے تو نہ کہینگے -

هارن بلوئر — ڈاکر کہاں ہیں ؟

بیگم هل کرایست —

[داهنے دروازہ تک جاکے]

ڈاکر صاحب !

[ڈاکر اندر آتا هے]

هارن بلوئر — آپ کا "زبردستي نامہ" تو تیار هی هوگا ؟

[ڈاکر دانت نکال کے دستاویز پیش کرتا هے]

یہ تو بڑی شیطنت هے سازش کا هے کي - یہاں انجیل هے ؟

بیگم ھل کرایست — میري زبان کي کہي بات پتھر کي لکیر ھے - یہاں تو وھي مثل ھے
جان جائے پر آن نہ جائے -

ھارن بلوئر — معاف کیجئیگا - لیکن میرا اطمینان بھي تو کوئي چیز ھے ؟

بیگم ھل کرایست — بہتر ھے -

[الماري سے ایک چھوٹي جلد انجیل کي لے کے]

یہ لیجئے انجیل حاضر ھے -

ڈاکر —

[دستاویز کو خانہ‌دار میز پر پھیلا کے -]

یہ ایک مختصر سي دستاویز انتقال جایداد ھے یعني سنٹري اور لانگ میڈو — پہلے مس ملڈز کے بیعنامہ کا تذکرہ ھے اور پھر جان ھل کرایست کے بیعنامہ کا ذکر ھے اور پھر وھي رسمي عبارت - چونکہ مذکورہ بالا جایداد کا بیعنامہ جان ھل کرایست کے نام بدرستي ھوش و حواس کر دیا ھے -

بالعیوض مبلغ چار ہزار پانسو پونڈ کر
دیا ہے - لہذا آج سے انتقال جایداد بحق
ہل کرایست وغیرہ وغیرہ - یہاں دستخط
کر دیجئے - میں گواہی کئے دیتا ہوں -

ہارن بلوئر ---

[بیگم ہل کرایست سے]

وہ کتاب ہاتھ میں اُٹھاؤ اور پہلے حلف
لو " میں خدائے لایزال کی قسم کھاتی
ہوں کہ کلمو ہارن بلوئر کی بابت کسی شخص
سے بھی کوئی لفظ اپنے معلومات کا زبان
پر نہ لاؤنگی -"

بیگم ہل کرایست --- نہیں، ہارن بلوئر صاحب! آپ
پہلے دستخط کر دیجئے - ہم لوگوں کا قول
جان کے ساتھ ہے -

[ہارن بلوئر خوفناک انداز سے ان کی طرف دیکھ کے
قلم اُٹھاتا ہے - دوبارہ دستاویز پر ایک سرسری نظر
ڈالتا ہے اور دستخط کر دیتا ہے - ڈاکٹر گواہی کرتا ہے]

بیگم ہل کرایست --- ہم اپنی حلف میں اتنا اضافہ

کرنا چاھتے ھیں کہ وہ جب تک ھارن
بلوئر کے خاندان والے ھمارے ساتھ کوئي
بدي نہ کرینگے " -

ھارن بلوئر —

[ناک سکوڑ کے]

اس کو اپنے ھاتھ میں لو اور دونوں کے
دونوں ساتھ ساتھ قسم کھاؤ -

بیگم ھل کرایست —

[کتاب ھاتھ میں لے کے]

میں حلف لیتي ھوں کہ میں دنیا میں
کسي شخص سے بھی اپني معلومات کا
ایک لفظ بھي کلو ھارن بلوئر کي بابت
نہ کہونگي جب تک ھارن بلوئر خاندان
کے لوگ میرے ساتھ بدي نہ کرینگے -

ڈاکر — میں بھی حلف لیتا ھوں -

بیگم ھل کرایست — میں اپنے خاوند کو بھي پابند
کرتي ھوں -

ھارن بلوئر — اور وہ دونوں آدمي کہاں ھیں ؟

ڈاکو — وہ تو چلے گئے - ان سے کیا واسطہ ؟

ھارن بلوئر — اور تم ھي سے کیا واسطہ ؟ تم سے مطلب کیا ھے کہ کس عورت نے پچھلے زمانے میں کیا کیا ' کیا نہیں کیا ؟ خیر ' آداب عرض !

[جاتي دشمن کي نظر سے اُن کو دیکھ کے بائیں جانب سے چلا جاتا ھے اور پیچھے پیچھے ڈاکو جاتا ھے -]

بیگم ھل کرایست —

[دستاویز پر ھاتھ رکھ کے -]

محفوظ !

[بڑي کھڑکي پر سے ھل کرایسٹ اور اس کے پیچھے جل داخل ھوتي ھے -]

[دستاویز ھاتھ میں اُٹھا کے]

دیکھئے ! ابھي ابھي تو رخصت ھوئے ھیں ھارن بلوئر صاحب - دھمکي دینا تو لابدي تھا - بس پھیل گئے اور چپکے دستخط کر دیئے - کان تک نہیں ھلایا - ھم

نے حلف لي ھے کہ کسي سے کچھہ نہ کہینگے -
اب تھیک کر دیا ھے ھم نے -

[هل کرایست دستاویز کو غور سے پڑھتا ھے]

جل ---

[خوف زدہ ھو کر]

ھاں ، کلو گاڑي میں جاتي ھوئي ملي تھي -
امي جان کلو کا کیا حال ھوا ؟

بیگم هل کرایست --- پہلے تو انکار کیا لیکن جب ھمارے گواہ کو دیکھا تو ھاتھہ پاؤں پھول گئے -

[اپنے خاوند سے]

بڑي خیر ھوئي تم یہاں نہ تھے اُس وقت -

جل ---

[یکایک]

میں جاتي ھوں - کلو سے ملاقات کرونگي -

بیگم هل کرایست --- خبردار ، جل ! تم کو کیا خبر ھے وھاں کیا کیا کرشمہ کر چکی ھے ؟

جل — میں تو ضرور جاؤنگي - بچاري کا برا حال هو گا !

هل کرایست —

[جل سے]

تو تم اس کے ساتھ کون سا سلوک کروگی جاکے ؟

جل — سلوک کیوں نه کرونگي ؟ بہت سلوک کر سکتي هوں -

بیگم هل کرایست — سمجھتي بھي هے کچھ چھوکري کم نہیں ؟ جیتے زندگاني هم لوگ ایک دوسرے کے جانی دشمن هیں - اب اگر نه سمجھے تو گدھي هے اور کیا کہوں !

جل — کچھ بھي هو - میں تو ضرور جاؤنگي -

بیگم هل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

منع کرو اس کو -

ھل کرایست —

[بھویں تان کے کہتا ھے]

جل ، تمیز سیکھو -

جل — اگر میرا پاؤں اس طرح اونچا نیچا پڑ
جاتا تو کسي کي بھي میري موافقت میں
ایک بات کتني بھلي لگتي ، ابا جان !

بیگم ھل کرایست — تمھارا پاؤں اس طرح اونچا
نیچا پڑ ھي نہیں سکتا -

جل — اب یہ تو جب تک پڑے نہ جب تک
کیا معلوم ! کون کیا کہے !

ھل کرایست —

[اپني بیوي سے]

اچھا ، جانے دو - اس جوان جہاں عورت کي
خرابي کا مجھے سخت افسوس ھے -

بیگم ھل کرایست — ھاں ، تم تو کوئی تمہاری
جیب کتر لے تو اس کي حالت پر بھي
افسوس کرو گے -

ہل کرایست — ضرور ، اس کی حالت پر بھی افسوس
کرنا چاہئے - اُس کو غریب کو ملیگا ہی
کیا جب ہم سنتری کے دام دینگے ؟ بڑا
دھوکا ہو گیا اس کو !

بیگم ہل کرایست —

[ترشروئی سے]

یہ خوب ہے ! گھر کا گھر تباہ ہونے سے
بچایا ! اس کا یہ انعام تم بھی دو اور
جل بھی - احسان مندی اسی کا نام
ہے !

جل —

[دھیمی ہوکے]

اور امی جان ، ہم لوگ بڑے شکر گذار
ہیں - ابا جان ، آپ بھی شکریہ ادا کر
دیجئے -

ہل کرایست — اب گھر بچنے کا حال تو یہ ہے
کہ گھر نہیں بچا جان بچی ہے - مجھے

باتیں تو بہت بنانی آتی نہیں - لیکن
آخر شکریہ میں کیا کروں ؟ ایک
ٹانگ پر کھڑے ہوکے ککڑوں کُوں بولوں کیا ؟

جل — ہاں ، ہاں ابا ! بس یہ ٹھیک ہے - امی
جان ان کر پکڑ لو ذرا اور میں —

[یکایک اس کا انداز سنجیدہ ہو جاتا ہے]

نہیں ، نہیں ! کلو کا خیال دل سے نہیں
اُترتا -

ایک منٹ کے لئے پردہ گرتا ہے

دوسرا سین

— —

شام کا وقت

جب پردہ اُٹھتا ھے تو کمرہ خالي ھے اور اندھیرا ھے - صرف کھڑکي کھلي ھے اور اس میں سے چاندني آ رھي ھے -

کلو ایک کالا برقع پہنے کمرے سے باھر چاندني میں دکھائی دیتي ھے — وہ آکے پہلے جھانکتي ھے ' کچھ دور آگے نکل جاتي ھے ' واپس آتي ھے ' اور رکتے رکتے کمرہ میں داخل ھوتي ھے - برقع اُتارنے پر سفید لباس میں نظر آتي ھے اور وہ کبوتري اس دھندلکے میں اس طرح کھڑي ھے کہ کبھي آگے بڑھتي کبھي پیچھے ھٹتي ھے جیسے ایک جگہ پر ٹھہرنا دشوار ھے - یکبارگي کھڑي ھو کے کان لگا کے سننے لگتي ھے -

رولف —

[باھر سے آواز دیتا ھے]

کلو ! کلو !

[خود سامنے آتا ھے]

کلو —

[کھڑکي تک جاکے]

یہاں کیا کر رھے ھو ؟

رولف — اور آپ کیا کر رھي ھیں ؟ میں تو تمہارے پیچھے پیچھے چلا آیا -

کلو — جاؤ یہاں سے -

رولف — آخر بات کیا ھے ؟ کچھ معلوم بھی ھو -

کلو — چلے جاؤ - زیادہ بک بک نہ کرو — واہ ! واہ رے گلاب !

[کھڑکي کے پاس ایک میز پر ایک بڑے سے گلدان میں گلاب کا گلدستہ رکھا ھے - اس کو سونگھنے لگتي ھے -]

واہ کیسے مزے کي خوشبو ھے !

رولف — آج شام کو جل کیسے آئي تھي ؟

کلو — میں کچھ نہ بتاؤنگي - تم چلے جاؤ یہاں سے -

رولف — میں تم کو اس حالت میں یہاں کیسے چھوڑ سکتا ہوں ؟

کلو — کس حالت میں ؟ اچھي تو ہوں میں - مجھے کیا ہوا ہے ؟ خیر ، اگر یہي چاہتے ہو تو راستہ میں انتظار کرو ، ورنہ جیسا جي چاہے -

[رولف وہاں سے چلنے کو تیار ہوتا ہے ، پھر رک جاتا ہے - کلو کي جانب دیکھتا ہے - بالاخر چلا جاتا ہے -]

[ایک غمزدہ آواز سے پھر تھرا کے رہ جاتي ہے - کبوتري کي طرح اِدھر اُدھر ٹہلتي ہے اور کھڑکي کے پاس کان لگا کے کھڑي ہو جاتي ہے - کچھ آوازیں سنائي دیتي ہیں - بائیں جانب جیسے ہل کرایست اور جل کو آتے دیکھتي ہے - تیر کي طرح کھڑکي سے باہر چلي جاتي ہے اور داھنے کو مڑ جاتی ہے -]

[وہ لوگ آکے بجلی کا بٹن دباتے ہیں اور کمرہ
میں روشنی ہو جاتی ہے اور آتشدان کے قریب آجاتے
ہیں – هل کرایست ایک آرام کرسی پر بیٹھ جاتا ہے
اور جل هتھے پر بیٹھ جاتی ہے – یہ لوگ شام کی
بہت سادی پوشاک میں ہیں]

هل کرایست — اچھا ، اب بتاؤ کیسی گزری ؟

جل — کوئی بات خاص نہیں ہے ، آبا جان - مارے
ڈر کے میرے تو حواس گم ہو گئے کہ ایسا
نہ ہو کہیں اوروں سے ملاقات ہو جائے -
اور آخر کار رولف سے مڈبھیڑ ہو ہی گئی -
لیکن میں نے اس کو بُتّا دیا اور وہ
مجھے اپنے کمرہ میں لے گیا - "دیوانخانہ"
کہتے ہیں اس کو - یہ دیوانخانہ کہاں سے
کھود کے نکالا گیا ہے ؟ عجب لفظ ہے یہ
تو !

[غور کرتے ہوئے]
لیٹنے کا کمرہ - خیر ؟

جل — وہ تو اس حلیہ سے بیٹھی ہوئی تھی -

[دونوں گھٹنوں پر کہنیاں ٹیک کے ٹھڈی دونوں ہاتھوں پر لئے ہوئے]

اور عجیب ایک ڈراؤنی آواز سے کہا "کیا مانگتی ہو؟" میں نے کہا "مجھے سخت افسوس ہے، لیکن میرا خیال تھا کہ تم شاید اسے پسند کروگی -

ھل کرایسٹ — پھر؟

جل — اس نے تو مجھے گھور کے دیکھا اور کہا "جانتی تو سب ہو - کیا جانتی نہیں ہو" میں نے کہا "یوں ہی کچھ کچھ جانتی ہوں" اور حقیقتاً میں جانتی تو ہوں نہیں - کہنے لگی "بڑی مہربانی کی جو آ گئیں" - آبا جان، وہ تو بالکل ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی تھی آخر اس کا قصور کیا ثابت ہوتا ہے؟

ھل کرایسٹ — اصل جرم تو اس کا یہی ہے کہ اس نے نوجوان ھارن بلوئر سے شادی کر لی اور اس سے بتایا تک نہیں - "ہر کسے بہر

کارے ساختند" وہ دنیا ھي دوسري ھے -

جل --

[اپنے سامنے نظر جمائے دیکھتي ھوئي]

آبا جان ' وہ دنیا کیا بہت بھیانک ھے ؟

ھل کرایست --

[پریشان ھوکے]

معلوم نہیں ' جل - بعض لوگ اس کي پروا
بھي نہیں کرتے - بعض مر مٹتے ھیں - اب
معلوم نہیں کلو کس ڈھنگ کي ھیں -

جل -- ایک بات تو ضرور ھي ھے - اس کو چارلي سے
دلي محبت ھے -

ھل کرایست -- یہي تو بري بات ھے ' یہی تو ستم
ھے !

جل -- بیچاري ایسي سہمی ھوئي ھے ! میں کہتي
ھوں کیا جانے کیا کر گزرے وہ -

ھل کرایست -- ایسي عورتیں بڑي سخت جان ھوتی

هیں - تم اپنے مزاج سے اس کا اندازہ نہ لگایا
کرو -

جل —— نہیں ' میں تو صرف ...... آہ ! بڑا ظلم
هے - میں تو دیکھ کے سوکھ گئی بالکل !

هل کرایست —

[احساس کرتے هوئے]

هاں ' ایسا تو هوتا هي هے لیکن ایک طرح
پھر خیریت هوئی نہیں تو هم لوگ بھي
بھٹکے بھٹکے پھرتے اندھیرے راستہ میں -

جل —— یہي تو میں نے کہا - آبا جان ' مجھے سخت
افسوس هے - آدمی کو آدمي کے کام آنا
چاهئے -

هل کرایست —— بڑے اندیشہ کي بات تھی ' جل -

جل ——

[بیچین هوکے]

میں تو کچھ کہنا چاهتي تھی - بہت اچھا

هوا میں چلي گئی وهاں - دل بهر آیا
بالکل - درد معلوم هوتا هے !

هل کرایست — کیا کیا جائے ؟ لڑائي هي ایسي
چهڑ گئي - گهر کي حفاظت تو ضروري هی
تهي - نه لڑتے تو کرتے کیا ؟ پیٹهہ دکهانا تو
مصلحت نه هوتا -

جل — مجهے تو آج گهر اچها نهیں لگتا -

هل کرایست — کیا کیا جائے ؟ بڑي مشکل ' بڑے
عذاب میں جان پڑ گئی هے -

جل — امی جان تو پهولی نهیں سماتیں ' اور ڈاکر
کے چهرے سے تو مسرت ٹپکي پڑتي هے -
ابا جان ' میں اس آدمي کا بالکل هي
اعتبار نهیں کرتي - یه تو بڑا هي لڑاکو '
لڑاکو کیوں بلکہ جهگڑالو هے -

هل کرایست — هے تو ضرور -

جل — میرا تو خیال هے کہ کلو اگر خودکشي بهي
کرلے تو اس کے کان پر جوں نه رینگے -

ھل کرایسٹ —

[مضطرب ھوکے]

خدا نہ کرے ! خدا نہ کرے !

جل — بھلا ایسا ھو تو آمي جان کو غم ھو کہ نہ ھو !

ھل کرایسٹ —

[کھڑکی کي طرف گھوم کے]

کیا ھے ؟ جیسے کچھ آھٹ معلوم ھوتي ھے -

[زیادہ آواز سے]

کیا کوئي باھر ھے کیا ؟

[کوئي جواب نہیں - جل اُچھل کے کھڑکي کے پاس دوڑ جاتي ھے -]

جل — ارے تم ھو !

[داھنے کو لپکتي ھے اور کلو کا ھاتھ پکڑ کے لے آتي ھے]

چلي آؤ! چلی آؤ! کوئي غیر نہیں ھے
یہاں -

[ھل کرایسٹ سے]

ابا جان!

ھل کرایسٹ ---

[پریشان ھوکے لیکن مہذبانہ انداز سے]

آئیے ' تشریف رکھئے!

جل --- بیٹھئیے بیٹھئیے ' بہت پریشان معلوم ھو
رھي ھیں آپ!

[کلو کو آرام کرسي پر بیٹھا دیتي ھے - اسي آرام
کرسي پر جس پر ابھي تک خود یہ لوگ بیٹھے
تھے - دروازہ بند کرکے کھڑکي کے پلے بند کر دیتي ھے
اور جلدي سے پردہ برابر کر دیتي ھے -]

ھل کرایسٹ ---

[جیسے مشکل میں لیکن آرزومندي سے]

کوئي خدمت ؟

کلو — بڑی آفت ہے ! آپ سے دریافت کرنے آ رہے ہیں وہ !

ھل کرایست — کون ؟

کلو — وہ خود آ رہے ہیں !

[گہري سانس لے کے ' ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سر سے پاؤں تک کانپي جا رھي ہے لیکن بالاخر بڑی ھمت کر کے]

اب جلد ھي واپس جاؤنگي - سوالات کي بوچھار رھتي ہے - ان کو پورا شک ہے کہ کوئي نہ کوئي راز ہے -

ھل کرایست — آپ اطمینان رکھئے ھم لوگ منھ سے ایک لفظ نہیں نکال سکتے -

کلو —

[منت کرتي ھوئي]

ارے ' ارے ! یہ تو کافي نہیں ہے - کیا ایسا نہیں ھو سکتا کہ اُن سے کوئي ایسي

بات کہ دی جائے کہ جس کو درگزر کر سکیں ؟ بڑی تقصیر پڑی - مجھے تو اس دن کا شان گمان بھی نہ تھا - میں تو یہی سمجھتی رہی کے اب مجھ جیسی بدنصیبوں کی تقدیر کھل گئی جو چارلس سے ملاقات ہوئی - میں بھی کوئی ایسی ویسی نہیں ہوں - خیر ، اب اس ذکر سے کیا حاصل ہے ؟

[اس کے ہونٹھ اس قدر کانپ رہے ہیں کہ گفتگو بند کر دیتی ہے -]

[جل کرسی کے پاس کھڑی ہے اور اس کے بازو تھپکتی ہے ہل کرایسٹ بالکل خاموش کھڑا ہے اور دانت تلے انگلی دبائے ہوئے - دانت سے جیسے اُسے کاٹ رہا ہے -]

آپ یہ خیال کیجئے کہ میرے باپ البتہ دوالیہ ہو گئے تھے اور میں خود ایک دوکان پر کام کرتی تھی جب —

ھل کرایست —

[اطمینان دلاتے ھوئے اور آیندہ انکشافات روکتے ھوئے]

ھاں ، ھاں ! ھاں ، ھاں !

کلو — میں نے اپنی عمر میں کسی کو دھوکا نہیں دیا ، نہ کوئی بے شرمی کا کام کیا - لیکن اُس ظالم پیٹ کے لئے سب ھی کچھ کرنا پڑتا ھے - اور میں نے جو کچھ کیا اس دوزخ کے لئے کیا جب چارلی سے ملاقات ھوئی -

[پھر ھونٹھ کانپنے کی وجہ سے سلسلہ تقریر روک دیتی ھے -]

جل — تو اس میں کسی کا کیا اجارہ ؟

کلو — اُنھوں نے بھی سمجھا کہ یہ عزت آبرو والی ھے اور میں نے خیال کیا کہ ٹھکانے کا گھر ملا ! اسی میں ھماری ان کی —

جل — ابا جان ، یہ تو بڑا غضب ھے !

ھل کرایست — ھے تو بڑا غضب۔

کلو — اور جب شادي ھوگی تو محبت ھوگي۔
اگر میں ایسا جانتی تو یہ نوبت ھي
کیوں آنے دیتي۔ لیکن یہ کس کو خبر ؟
آپ ھي کو کیا خبر ھو سکتی ھے — ھے
کم نہیں ؟ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت
ھوتا ھے۔

جل — بے شک !

کلو — اور اب میري گود بھري جانے کو ھے۔

جل —

[سخت گھبراھٹ میں]

سچ مچ ؟ توبہ ! توبہ !

ھل کرایست — خدا رحم کرے !

کلو —

[پست ھوکے]

مہینہ کا مہینہ ! جس دن سے یہاں سے گئی

هوں اس روز سے تڑپ تڑپ کے گذرا - دهکتے
انگاروں پر دن کتتے هیں - میں جانتی
تهي کہ سُن گئي هو رهي هے ' وہ حلق
نکلی خلق پهیلي -

[کهڑي هو جاتي هے اور هاتهہ بڑها کے بات کرتي هے]

جگہ جگہ چرچے هونے لگتے هیں -

[بے تابي سے]

کوئي ایسا تهوڑا هي رہ جاتا هے جو نہ
جانے -

[اب آواز میں غصہ پیدا هو جاتا هے]

اب تو هو گئي جو بیوقوفي هو گئي -
ایسي زندگي بهي کوئي دل لگي بازي
نہیں هے - میں سچ آپ سے کہتي هوں -
میں شادي نہ کر چکي هوتي تو مجھے
کیا تها ' میرا کوئي کیا بناتا ؟ اور اس
میں غصہ کي بات هی کیا تهي ؟ لیکن
اب ایک مرتبہ جان جائینگے تو مجھے
مار هي ڈالینگے - میں اپني عزت کو

نہیں روتي ' ان کي عزت کو روتي ہوں -
اور پھر میرے پیٹ میں بچہ ھے - مجھے
محبت نہ ہوتي جب بھي کچھ بات
نہ تھي ' لیکن اب آؤ تو جاؤ کہاں ؟
حد ہو گئي !

جل —

[تیزي سے]

تو اس میں بات ھي کیا ھے ؟ بس معلوم
نہ ہونے پائے اُن کو !

کلو — ھاں ھے تو - لیکن "اب تو بات پھیل گئي
جانے سب کوئی" - اور وہ تو کوشش کر ھي
رھے ھیں ' جانتے ھیں دال میں کچھ
کالا ھے - غضب ھے غضب ! یہ جلاپا
بڑا برا ہوتا ھے ' جہاں عورت پر شبہہ
ھو جاتا ھے پھر دن رات جیسے کانٹے
چبھتے رھتے ھیں مرد کو - چارلي کو
چین نہ آئیگي ' آ ھي نہیں سکتی - وہ تو
بڑے ھوشیار ھیں - اور احساس اہانت

ان میں بہت ہے - اے لو! آرہے ہیں -

[چپ ہو جاتی ہے اور وحشیانہ انداز سے اِدھر اُدھر کان لگاتی ہے]

جل — ابا جان، کیا کہنا چاہئے کہ وہ بھانپ بھی نہ پائیں؟

ہل کرایست — کوئی بات پھبتی ہوئی -

کلو —

[جیسے اسی تنکے کا سہارا لیتے ہوئے]

ہاں، ہاں! بس، اب دیکھئے نہ جانے کیا ہو جائے - خاطروں خاطروں میں باؤلی ہو گئی ہوں بالکل، بڑی محبت کرتے ہیں مجھ سے! اور جو اُنھوں نے دھتکار دیا تو بس دین دنیا دونوں سے گئی! اور کیا؟

ہل کرایست — آخر تمہاری کیا صلاح ہے؟ کیا کہا جائے تم بھی تو کچھ بتاؤ -

کلو —

[اُمید بھرے انداز سے]

یہی کہ کوئی پکی پھبتی ہوئی بات ہو
جسے وہ جان لیں - لیکن ایسی نہ ہو
جس سے معاملہ ہی غارت ہو جائے -
فرض کرو یہ کہ دیا جائے کہ میں کسی
دفتر میں کام کرتی تھی اور وہاں سے
خیانت کے شبہہ پر نکالی گئی - میں
پھر ان کو سمجھا لونگی -

جل — اور یہ بات بھی جھوٹی ! یہ بہت عمدہ
رائے ہے - اس بات کا تو اُنھیں یقین
دلا ہی دینگے ' کیوں ابا جان ؟

ھل کرایست — مجھ سے جو کچھ بن پڑے میں
حاضر ہوں ' کیا کہوں مجھے سخت
رنج ہے -

کلو — بڑی مہربانی ہوگی ' اور یہ نہ کہئیگا کہ
میں یہاں آئی تھی ' بڑے شکی ہیں وہ !

اب دیکھئے یہ تو وہ جانتے ہي ہیں کہ
والد صاحب نے وہ جایداد پھر آپ کے ہاتھ
بیچ دي ہے - اب کیوں بیچ دي ہے ؟ -
یہي ان کو کھلبلي پڑی ہوئی ہے - اس
پر جو کہیں ان کو پتہ چل گیا کہ
میں یہاں سویرے آئي تھي تو پھر غضب
ہوا - یہ بھي ان کو شبہہ ہے کہ ان سے
کچھ باتیں چھپائی جا رہی ہیں - اور
کل انھوں نے اس اجنبي کو ڈاکر کے
ساتھ دیکھا ھی ہے - میري خادمہ خود
میری تاک میں لگي رهتي ہے ' لیکن میں
نے کہ دیا ہے کہ کوئی ایسي بات نہیں ہے
جس کے متعلق ان کو پریشان ہونا پڑے -
نہ کوئي بات ہے جس کي کچھ اصلیت
ہو -

ھل کرایست -- عجب مشکل ہے !

کلو — میں روپیہ پیسہ کے معاملہ میں بہت صاف
اور محتاط ہوں ' اس لئے میري نسبت ان

کو اس پر یقین ھي نہ آئیگا اور بڑے
صاحب چارلي سے نہ بنائیںگے اس کا
مجھے یقین ھے -

ھل کرایست — ھاں ؛ اب تو یہی سب سے بہتر
صورت معلوم ھوتي ھے -

کلو —

[کسي قدر بےخوفي سے]

مجھ جیسي بیوي بھي ان کو مشکل ھي
سے ملیگی -

جل — یہ تو ظاھر ھے -

ھل کرایست — بھئي، بڑے رنج کا مقام ھے - کچھ،
کہا نہیں جاتا، دھوکا دینا تو میري
سرشت میں نہیں ھے - لیکن ....

کلو —

[جھٹ پٹ]

جب میں ان کو دھوکا دیتي ھوں تو
سمجھئے کہ خدا کو دھوکا دیتي ھوں -

لیکن اب کیا کیا جاے ؟ کوئي چارہ‌کار
نہیں - آپ کو تو کبھي ایسي جھنجھٹ
میں پڑنے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا - آپ کو
کیا خبر ؟ یہ تو کوئي مجھ سے پوچھے -
مجھ پر کیا کیا گزر چکي ہے !

ہل کرایست — ہاں ، ہاں ! تو اس میں کیا ہے ؟
میں تو تمہاري جگہ ہوتا تو میري بھي
یہي حالت ہوتي میں اس کو کچھ —

[کلو اپني آنکھیں اپنے ہاتھوں سے بند کر لیتي
ہے]

ہاں ، ہاں ! گھبراؤ نہیں -

[اپنا ہاتھ کلو کے شانہ پر رکھ دیتا ہے]

جل —

[اپنے آپ]

میرے ابا ، کیا ہوگا ؟

کلو —

[چونک کر]

کوئي دروازہ پر ہے ؟ میں جاتي ہوں ،

مجھے یہاں نہیں ٹھہرنا چاھئے -

[دوڑ کے کھڑکي کے پاس اور پردہ ھٹاکے اُدھر ھو جاتي ھے -]

[دروازہ کا کھٹکا پھر سے بند ھو جاتا ھے]

جل —

[بالکل سراسیمہ ھوکے]

ارے ، ارے! مجھے یاد ھي نہیں رھا ، دروازہ تو مقفل ھے ؟

[جھپٹ کے دروازہ کے پاس جاتي ھے - قفل کھولتي ھے اور ھل کرایسٹ خانہ دار میز پر جا بیٹھتا ھے -]

کوئي مضایقہ نہیں - فیلوز آیا ھے - میں ایک بڑی ضروري بات کہنے کو تھي -

فیلوز —

[دروازہ بند کرنے کے بعد ایک دو قدم آگے بڑھتا ھے -]

مس صاحب ، چارلس ھارن بلوئر صاحب ھال میں کھڑے آپ سے یا بیگم صاحب سے ملنا چاھتے ھیں -

جل — کیا مشکل ھے ! ابا جان ، آپ ملینگے ؟

ھل کرایست — ھاں ، کیا ھرج ھے ؟ فیلوز ، ان کو اندر بلا لو -

[جب فیلوز باھر جاتا ھے جل کھڑکي کے پاس لپک کے جاتي ھے لیکن صرف اتنا وقت ملتا ھے کہ پردہ برابر کر دے - اور جھٹ پٹ آکے اپنے والد کے پاس کھڑي ھو جاتي ھے - اتنے میں چارلس آ جاتا ھے - شام کي پوشاک پہنے ھوے جو سفید رنگ کي ھے - اس کے بال اُلجھے ھوئے ھیں جو اس کے جیسے خوش پوشاک آدمي کے لئے کچھہ ناموزوں سے ھیں -]

چارلس — کیا میري بیوي یہاں ھیں ؟

ھل کرایست — جي نہیں !

چارلس — آئي تھیں اس سے پہلے ؟

ھل کرایست — ھاں، آج صبح کے وقت آئی تھیں - کیوں جل ؟

جل — جي ھاں ، آج صبح کو آئی تھیں -

چارلس --

[اس کی طرف گھور کے دیکھتے ہوئے]

ہاں، یہ تو میں جانتا ہوں میرا مطلب ہے کہ ابھی یہاں تھیں کہ نہیں ؟

جل — نہیں تو !

[ہل کرایست اپنا سر ہلا دیتا ہے]

چارلس -- اچھا، یہ بتائیے کہ آج صبح کیا بات چیت ہوئی تھی ؟

ہل کرایست --- میں آج صبح کو یہاں نہیں تھا -

چارلس — مجھے چکمہ نہ دیجئے - خوب جانتا ہوں !

[جل سے]

آپ -

جل --- کیوں ابا ؟ میں ......

ہل کرایست — نہیں، میں بتاؤنگا - آپ تشریف رکھئے -

چارلس — نہیں ' اچھا بتائے -

هل کرایست —

[اپنے ھونٹھ چاٹتے ھوئے]

معلوم یہ ھوتا ھے کہ یہ جو میرا مختار ڈاکر ھے اس نے —

[چارلس جو بھر بھر کے سانسیں لے رھا ھے ایک غصہ کي آواز سے]

کچھ پتہ لگایا ھے کہ کچھ عرصہ ھوا آپ کي بیوي کسي کارخانہ میں ملازم تھیں - آپ سے زیادہ میں کہنا مصلحت نہیں سمجھتا - خاص طور سے اس لئے کہ مجھے خود اس بات کا یقین نہیں ھے -

جل — قطعی نہیں ! ھم کو کسی کو یقین نہیں آتا -

چارلس — اچھا پھر کیا ھوا ؟

هل کرایست — خیر ' اگر آپ نہیں مانتے تو سنئے - عام خبر یہ مشہور ھے کہ تحویل میں کچھ

گڑبڑ تھا - اور مشبتہ حالت میں آپ کی
بیوی صاحب کو نوکری سے دست بردار ہونا
پڑا - لیکن جیسا میں نے پہلے ہی کہا ،
یہاں کوئی اس کا یقین نہیں کرتا -

چارلس —

[بہت جوش کے ساتھہ]

جھوٹے ہیں - بے ایمان !

[جلدی سے دروازہ کی جانب جھپٹتا ہے]

ہل کرایست —

[چونک کر]

کیا کہا ؟ کیا کہا ؟

جل —

[اپنے باپ کا ہاتھہ پکڑ کے]

ابّا جان !

[بالکل آہستہ سے]

جھوٹے تو ہم بھی ہیں ، کیا اس میں کوئی
شک ہے ؟

چارلس —

[ان کي طرف پیٹھ کرکے]

کیوں جھوٹ کہتے ھیں بے وجہ ؟ مجھے ابھی
اس کمظرف بد معاش سے سب حقیقت
دریافت ھو چکي ھے - میري بیوي ابھي
یہاں آئی تھی اور اُسي نے یہ قصہ گڑھا
ھے -

[کلو دونوں ھاتھوں سے پردہ بیچ سے کھولے ھوئے ھے
اور اس کي صورت بالکل درمیان میں جیسے جمی
ھوئي ھے]

اُسي نے ! اسي نے یہ پٹي پڑھائي ھے جھوٹي
کمبخت ! وہ تو مجسم افترا ھے - تین سال سے
اس نے اپنے کو دروغ بیانی کا مجسمہ ثابت
کر دیا ھے !

[ھل کرایسٹ جس کا رخ پردہ کي طرف ھے دیکھتا
ھے کہ بت کي طرح کلو سب قصہ سن رھي ھے —
جذبات سے بالکل بے قابو ھو کے اس کے ھاتھ بلند
ھو جاتے ھیں —]

اور اب مجھ سے کھیلنے کی ہمت نہیں
پڑتی - بس ہو چکا - ایسی کمبخت کے
بطن سے میں اولاد ہی لیکر کیا کرونگا ؟

[ایک سرد آہ بھر کے کلو پردہ سے ہاتھ ہٹا لیتی
ہے اور چلی جاتی ہے -]

ھل کرایست — خدا کے لئے ! مرد خدا ، ذرا سوچو تو
کہ کیا کہہ رہے ہو تم - اس کی مصیبت کا
بھی کچھ اندازہ ہے تم کو ؟

چارلس — اور میری مصیبت ؟

جل — وہ تو تم پر جان دیتی ہے -

چارلس — اچھی محبت ہے ! اس کمظرف ڈاکٹر
نے مجھ سے کہا ہے — خدا کی مار ! —
خدا کی مار —

ھل کرایست — مجھے بڑا افسوس ہے کہ ہمارے
جھگڑے کا یہ انجام ہوا ہے -

چارلس —
[بے حد شکستہ آواز سے]

زندگي خاک میں ملا دي آپ لوگوں نے !

[سب کي نظر بچا کے بیگم هل کرایست بائیں جانب
کے دروازہ سے داخل هوکے کمرہ میں کھڑی ھے]

بیگم هل کرایست -- کیا آپ جانتے هیں کہ یہ کچھ
حال نہ کھلتا ؟ اور رنگ رلیاں جیسي
هوتي تھیں هوا کرتیں ؟

[سب کے سب اس کي طرف دیکھنے لگتے هیں]

چارلس --

[بہت بیقراری سے]

اب اس سے کیا ھے ؟ لیکن تم — یہ سب
بیل تمھیں نے بوئے هیں !

بیگم هل کرایست -- پہلے کیوں نہ سوچا ؟

چارلس -- لیکن همارا عمل اور تمہارا عمل برابر ھے !
کیوں ؟ هم نے کیا کیا تھا ؟

بیگم هل کرایست — جو کچھ امکان میں تھا ! اور
کیا کر سکتے تھے ؟

هل کرایست — بس ' بس ! اب بتائیے هم کیا کریں آپ کے لئے ؟

چارلس — صرف یه بتا دیجئے که میری بیوی ہے کہاں ؟

[جل پردہ هٹا دیتی ہے - کھڑکی کھل جاتی ہے - جل باهر دیکھتی ہے اور سناٹا چھا جاتا ہے -]

جل — معلوم نہیں کہاں هیں !

چارلس — اس کا مطلب یه هوا که ابھی یہاں تھی -

هل کرایست — جی ' تھیں تو ! اور آپ کی بات چیت بھی سنتی تھیں !

چارلس — اچھا ہے ' اگر هماری بات چیت سنی هوگی ' اس کو معلوم تو هوا هوگا که میرے دل پر کیا گزرتی ہے -

هل کرایست — صبر کرو - صبر کرو - اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاهئے -

چارلس — اچھا برتاؤ ؟ قطامه کے ساتھ ! جس نے ......

ھل کرایست — بڑی بدنصیب ھے بیچاری! آیں کیا؟

چارلس — بھاڑ میں جائے تمھاری ھمدردی!

[چاندنی میں باھر چلا جاتا ھے اور بائیں جانب سے ھو کے گزرتا ھے]

جل — آبا جان! دیکھنا چاھئے کہ کہاں گئی! مجھے تو بڑا اندیشہ معلوم ھوتا ھے - خیر نہیں ھے -

ھل کرایست — ابھی تو وھاں کھڑی سب سن رھی تھی - حاملہ ھے! خدا جانے کیا ھو! جل، تم ذرا ادھر کے گڑھے میں تو دیکھو میں تالاب میں دیکھتا ھوں — یا نہیں، ٹھہرو ساتھ ھی چلینگے -

[باھر جاتے ھیں]

[بیگم ھل کرایست آتشدان کے پاس آتی ھے - گھنٹی بجاتی ھے اور کھڑی ھو جاتی ھے خیالات میں منہمک - فیلوز اندر آتا ھے -]

بیگم هل کرایست — ذرا کوئی هو تو کهو کہ ڈاکر کے پاس چلا جائے -

فیلوز — ڈاکر صاحب تو خود هي یہاں هیں ' آپ سے ملنا چاهتے هیں !

بیگم هل کرایست — اندر بهیج دو - هاں فیلوز ' تم جیکمین صاحب سے کہ دو کہ اب وہ مکانوں میں جا سکتے هیں -

فیلوز — بہت اچها ' سرکار !

[باهر جاتا هے]

[بیگم هل کرایست خانہ دار میز میں تلاش کرتي هے - دستاویز مل جاتي هے اور وہ اس کو نکال لیتي هے - ڈاکر اندر آتا هے - بہت پریشان جهنجلایا هوا سا معلوم هوتا هے -]

بیگم هل کرایست — چارلس هارن بلوئر سے آخر بات کیا هوئی ؟ کیا هوا ' کیسے هوا ؟

ڈاکر — وہ میرے پاس آئے - میں نے کہ دیا کہ میں کچهہ نہیں جانتا - آپ مانتے هي

نہیں - میرے درپے ہو گئے! جان چھڑانا
مشکل ہو گیا - کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں
رکھا — گالی ، تو تو ، میں میں! کہنے
لگے مجھ کو سب معلوم ہے - دھمکی پر
دھمکی یہ کرینگے وہ کرینگے - مجھے بھی غصہ
آ گیا اور میں نے بھی کھری کھری سنائی ،
پھر —

بیگم ہل کرایست — ڈاکٹر ، یہ بہت بیجا بات
ہوئی - اس قدر پکا وعدہ کرکے! صاحب بہت
پریشان ہیں!

ڈاکٹر —

[پژمردہ انداز سے]

اس میں سرکار میرا قصور نہیں ہے -
ایسا بھی کوئی کسی کے پیچھے پڑتا ہے ؟
ناک میں دم کر دیا! اس کے علاوہ یہ
تو اب عام خبر ہو گئی ہے کہ کچھ بدنامی
ہے - بچہ بچہ جانتا ہے - ممکن ہے واقعات

لوگ نہ جانتے ہوں ' لیکن کھچڑی جگہ
جگہ پک رہی ہے - اب ان کے پاؤں اُکھڑ
جائینگے - میں تو کہتا ہوں اچھا ہے !
خس کم جہاں پاک ! اس بغلی گھونسہ
سے نجات تو ملی !

بیگم ہل کرایست — ہاں ' ہے تو - لیکن ڈاکر یہ
دستاویز تم اپنے ہی پاس رکھو -

[دستاویز دے دیتی ہے]

یہ لوگ تو جان پر کھیل رہے ہیں -
اور صاحب جب دھن میں آ جاتے ہیں
تو جو کچھ کر بیٹھیں تھوڑا ہے -

[ایک موٹر رکنے کی آواز سنائی دیتی ہے]

ڈاکر —

[کھڑکی سے بائیں جانب دیکھ کے]

شاید ہارن بلوئر ہیں - ہاں ' وہی ہیں !
اُتر رہے ہیں -

بیگم هل کرایست ---

[سنبھل کے]

تو ذرا ٹھہرو !

ڈاکر --- اب هم سے نہ بھڑائیں تو بہتر ھے ! هم سے بہت بھڑ چکے -

[دروازہ کھلتا ھے - هارن بلوئر فیلوز کے اس قدر قریب پیچھے آتا ھے کہ اس کے نام کی اطلاع سنائی بھی نہیں دیتی -]

هارن بلوئر --- مجھے وہ دستاویز دے دو ؟ تم نے بے ایمانی مکاری سے مجھ سے لکھوا لیا ھے ! تم نے حلف لی کہ کسی کو اس کی کانوں کان خبر نہ هوگی، اور اب خود میرے ایک ایک نوکر کو معلوم ھے !

بیگم هل کرایست --- تو اس کو هم لوگ کیا کریں ! آپ کے سپوت آئے، اور گالی دے دے کے دھمکا دھمکا کے، سب حال پوچھ کے چلے گئے ! کوئی اس کو کیا کرے ؟ اب ایک بات

اور ہے — آدمیت سے بات چیت کرو! نہیں
تو گردن پکڑ کر نکال دئے جاؤگے -

هارن بلوئر — دے دو مجکو وہ دستاویز؟ ادھر لائیے،

[یکایک ڈاکر کی طرف جھک پڑتا ہے]

کمبخت، حرامزادے! وہ کیا ہے تیرے
جیب میں دستاویز ہي تو ہے!

[ڈاکر کے اوپر کي جیب سے دستاویز کا کونا واقعي
نظر آ رہا تھا -]

ڈاکر —

[لال پیلا ہوکے]

سنا، هارن بلوئر کي دم! میں نے تمہارے
لڑکے کي بہت سني اب جو منھ سے کچھ
نکالا تو —

هارن بلوئر —

[بیگم هل کرایسٹ سے]

کیا تم سمجھتي ہو کہ تمہارا گھر بچا
جاتا ہے؟ بچے گا نہیں! غارت کرکے خاک

میں ملاکے چھوڑونگا !

[ڈاکر سے]

دے دو ہم کو دستاویز، نہیں پکڑ کے
گردن ......

[ڈاکر سے ھاتھا پائی کرنے لگتا ھے - گتھم گتھا ھو
جاتی ھے اور ھارن بلوئر دستاویز چھیننے کی کوشش
کرتا ھے -

[ڈاکر بھی اس سے بھڑ جاتا ھے اور دونوں دھکا مکا
کرتے ھوئے ایک دوسرے کے حلق کی طرف ھاتھ بڑھاتے
ھیں - بیگم ھل کرایسٹ گھنٹی بجانے کے لئے بڑھتی
ھے، لیکن چونکہ بیچ میں یہ لوگ دست و گریباں ھیں
اس کا ھاتھ نہیں پہنچتا -

[یکبارگی رولف کھڑکی پر آ جاتا ھے - وحشت سے
اس منظر کو دیکھتا ھے اور ڈاکر کے ھاتھ پکڑ
لیتا ھے جو قریب قریب ھارن بلوئر کے حلق کے پاس
تھے - جل جو پیچھے پیچھے آ رھی تھی دوڑ کے
اس کے بازو پکڑ لیتی ھے -]

جل — رولف تم، ارے سب کے سب ! — آیں،

آیں ! یہ کیا ؟

[ڈاکر کا ہاتھ ذرا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور وہ چکر کھا کے الگ ہو جاتا ہے — ہارن بلوئر لڑکھڑا کے گرتے گرتے بچتا ہے ، ہانپنے لگتا ہے - سب کے سب کھڑکی کی طرف بڑھتے ہیں — کھڑکی سے باہر چاندنی میں ہل کرایست اور چارلس ہارن بلوئر کلو کا بے حس و حرکت قالب اپنی گود میں لئے ہیں -]

گڈھے میں ! ابھی کچھ کچھ سانس باقی ہے — بالکل نزع کا عالم ہے !

بیگم ہل کرایست — اندر لے آؤ ، اندر لے آؤ ! جل ، برانڈی لاؤ !

ہارن بلوئر — نہیں ، اس کو موٹر پر لے چلو ، الگ رہو ! بس بیگم صاحب ، میں تم سے کسی سے کوئی مدد نہیں چاہتا ! رولف — چارلی — لے چلو اس کو !

[وہ لوگ کلو کو لے چلتے ہیں - بائیں جانب - پیچھے پیچھے جل جاتی ہے -]

هل کرایست، تم نے هم کو تباہ کیا اور هماري
آبرو مٹی میں ملادي! تم نے همارے لڑکے
کي بیاهي زندگي پر جهاڑو پهیر دي!
همارے پوتے کا خون تمهاري گردن پر هے!
اس جگه تو میں آگ لگانے کے لئے بهي
نه ٹههرونگا - لیکن اگر کبهي چڑھ گئے
داؤ پر تو وہ پٹخني بتاؤنگا کہ یاد هی
کروگے!

ڈاکر —

[بڑبڑاتا هوا]

هاں، یه ٹهیک! روتے جاؤ، دهمکاتے جاؤ!
کمزوري میں غصه مار کهانے کي نشاني!
اور شروع تو آپ هي نے کیا! اچهے گهر
نوید دیا تها!

هل کرایست — ڈاکر، اب خدا کے واسطے! هارن بلوئر،
جهوٹ کهنے والا زمین میں سما جائے!
میں دل سے افسوس کرتا هوں -

هارن بلوئر — هت، تیرے مکار کي!

[کسی قدر متانت کے ساتھ کھڑکی سے ہو کے ان کے
پاس سے گزر کے موڑ تک جاتا ھے -]

[ھل کرایسٹ جو تھوڑی دیر بالکل خاموش کھڑا رہا
آھستہ سے بڑھتا ھے اور اپنی گھومتی کرسی پر بیٹھ
جاتا ھے -]

بیگم ھل کرایسٹ —— ڈاکر ' فیلوز سے کہو جلدی سے
ڈاکٹر رابنسن سے ٹیلیفون میں کہ دے کہ
جا کے فوراً ھارن بلوئر کے یہاں دیکھ لیں!
کہنا دیر نہ کریں -

[ڈاکر انگلی سے دستاویز کا نکلا ہوا حصہ جیب
میں رکھتے ہوئے جاتا ھے - جاتے جاتے ایک آواز
سنائی دیتی ھے جیسے ڈاکر کہہ رہا ہو "کمبخت
کتیا کا پلا"]

[آتشدان کے قریب خاوند سے]

جیک ' کیا تم میرا قصور سمجھتے
ہو ؟

ھل کرایسٹ ——

[بے حس و حرکت]

نہیں !

بیگم ھل کرایسٹ --- پھر کیا ڈاکر کو خطاوار سمجھتے
ھو ؟ جو اس سے بن پڑا سب کچھ تو
کیا غریب نے !

ھل کرایسٹ --- نہیں !

بیگم ھل کرایسٹ ---

[پاس آ کے]

پھر کیا ھے ؟

ھل کرایسٹ --- مکارہ !

[جل دوڑتی ھوئی کھڑکی سے اندر آتی ھے]

جل --- ابا جان ' اس نے ھاتھ پاؤں ھلائے ! اب تو
بولی بھی ھے - خدا کرے بچ جاے ' جیسے
نکلی جان واپس آئی ھے !

ھل کرایسٹ --- خدا کا شکر ھے ' بڑی خیریت ھوئی !

[بائیں جانب سے فیلوز داخل ھوتا ھے]

فیلوز --- جیکمین صاحب آئے ھیں !

ھل کرایسٹ --- کون ؟ آخر یہ کیوں ؟

[جیکمین داخل ھوکے دروازے سے لگے ھوئے کھڑے
ھیں -]

بیگم جیکھین —— بڑی خوشی کی بات ھے کہ ھم لوگ
پھر گھر واپس جا رھے ھیں ! سرکار کا شکریہ
ادا کرنے آئے ھیں ھم لوگ -
[خاموشی چھا جاتی ھے - وہ محسوس کرتے ھیں
کہ ان کا زیادہ ٹھہرنا بے موقع ھے -]
آپ کا بہت بہت شکریہ ۔ آداب عرض !
[وہ لوگ علحدہ ھو جاتے ھیں]

ھل کرایست —— مجھے تو ان کی یاد بھی نہیں
آتی تھی -
[اُٹھہ بیٹھتا ھے]
کیا ھو جاتا ھے انسان کو جب اس کو
غصہ آتا ھے اور کسی سے مخاصمت ھو
جاتی ھے ! جیسے کوئی بھوت سوار ھو جاتا
ھے جو اپنے آپ میں انسان کو آنے ھی
نہیں دیتا ! شیطان بالکل اندھا کر دیتا
ھے ! شیطان کے پھیر میں آکے جیسے
آدمی کو سوجھتا ھی نہیں - آغاز چاھے جو
کچھہ ھو لیکن انجام ھوتے ھوتے بس جان
کی بازی لگ جاتی ھے ! جان کی بازی !

جل —

[باپ کے پاس دوڑ کر]

ابّا جان، اس میں آپ کا کیا قصور ؟
پیارے ابّا، اس کو آپ کیا کرتے ؟

ہل کرایست — نہیں، یہ سب قصور میرا ہے ! اس
گھر میں جب میرا ہی کہا نہ ہوا تو
غضب ہے ! میرا حکم قطعی ہونا چاہئے
تھا -

بیگم ہل کرایست — میں نہیں سمجھی کیا مطلب
ہے آپ کا !

ہل کرایست — شروع میں ہم بے قصور ہی سہی،
مگر ایسی شرافت ہی کیا جو ذرا سی
آنچ نہ برداشت کر سکے اور کسوٹی پر
کھری نہ اُترے ؟

پردہ گرتا ہے